

۱۵-۱۶۶

# مکتوبات افغانی

بنام!

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب

مرتب

القاسم اکیدمی  
مولانا عبیدلکریم حقانی

شمس الاولیاء حضرت علامہ مولانا شمس الحق افغانی کے مکتوبات قدسیہ کا واقع مجموعہ جن میں تصوف و سلوک، طریقت و راہ معرفت، عبدیت و انابت، اہتمام سنت و اطاعت، اصلاح ظاہر و باطن، شیخ کامل سے استفادہ و افادہ، بے نفسی و فنائیت، اخلاص کامل و للہیت، تفویض و توکل، معشوق رسول و محبت اور اکابر علماء دیوبند کے مسلک اعتدال کی اچھوتے انداز میں تشریح و توضیح کی گئی ہے۔

القاسم اکیدمی ۰ جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد، ضلع نوشہرہ سرحد پاکستان

2005

۱۵-۱۶۶

# مکتوبات افغانی

بنام!

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب

مرتب

القاسم اکیدمی  
مولانا عبیدلکریم حقانی

شمس الاولیاء حضرت علامہ مولانا شمس الحق افغانی کے مکتوبات قدسیہ کا واقع مجموعہ جن میں تصوف و سلوک، طریقت و راہ معرفت، عبدیت و انابت، اہتمام سنت و اطاعت، اصلاح ظاہر و باطن، شیخ کامل سے استفادہ و افادہ، بے نفسی و فنائیت، اخلاص کامل و للہیت، تفویض و توکل، معشوق رسول و محبت اور اکابر علماء دیوبند کے مسلک اعتدال کی اچھوتے انداز میں تشریح و توضیح کی گئی ہے۔

القاسم اکیدمی ۰ جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد، ضلع نوشہرہ، سرحد پاکستان

2005

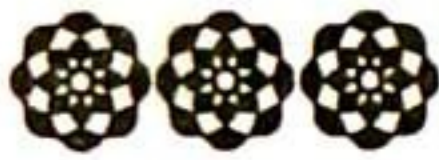
# مکتوباتِ افغانی<sup>رح</sup>

بنام !

شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی



مرتب : مولانا عبدالقیوم حقانی



شمس الاولیاء حضرت علامہ مولانا شمس الحق افغانی<sup>رح</sup> کے مکتوباتِ قدسیہ کا  
 واقع مجموعہ جن میں تصوف و سلوک، طریقت و راہِ معرفت، عبدیت و انابت، اہتمام  
 سنت و اطاعت، اصلاح ظاہر و باطن، شیخِ کامل سے استفادہ و افادہ، بے نفسی و فنائیت،  
 اخلاصِ کامل و للہیت، تفویض و توکل، عشقِ رسول و محبت اور اکابر علماء دیوبند کے  
 مسلک و اعتدال کی اچھوتے انداز میں تشریح و توضیح کی گئی ہے۔

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد، ضلع نوشہرہ، سرحد پاکستان

۲۵۵۵

جملہ حقوق بحق القاسم اکیڈمی محفوظ ہیں

نام کتاب	-----	مکتوباتِ افغانی <sup>۲</sup>
بہ نام	-----	قاضی عبدالکریم کلاچوی
تالیف	-----	مولانا عبدالقیوم حقانی 83965
پروف ریڈنگ	-----	حضرت مولانا محمد زمان کلاچوی
ضخامت	-----	202 صفحات
کمپوزنگ	-----	جان محمد جان ، رکن القاسم اکیڈمی
طباعت بارِ دوم	-----	ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ / جون ۲۰۰۵ء
ناشر	-----	القاسم اکیڈمی ، جامعہ ابوہریرہ برائچ پوسٹ آفس ، خالق آباد ، نوشہرہ ، سرحد ، پاکستان

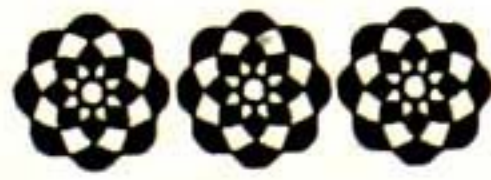
## ملنے کے پتے

- ☆ صدیقی ٹرسٹ ، صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس 458 گارڈن ایسٹ ، نزد لسبیلہ چوک کراچی
  - ☆ مولانا سید محمد حقانی ، مدرس جامعہ ابوہریرہ ، خالق آباد ، ضلع نوشہرہ
  - ☆ کتب خانہ رشیدیہ ، مدینہ کلاتھ مارکیٹ ، راجہ بازار ، راولپنڈی
  - ☆ مکتبہ سید احمد شہید ، ۱۱۰ الکریم مارکیٹ ، اردو بازار ، لاہور
  - ☆ زم زم پبلشرز ، نزد مقدس مسجد ، اردو بازار ، کراچی
  - ☆ مولانا خلیل الرحمن راشدی صاحب ، جامعہ ابوہریرہ ، چنوں موم ضلع سیالکوٹ
- اس کے علاوہ اکوڑہ خٹک اور پشاور کے ہر کتب خانہ میں یہ کتاب دستیاب ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط



دل کی ساری آرزوئیں ہو گئیں آتش بجاں  
تو نے اے لطفِ نگاہِ دوست یہ کیا کر دیا

عارفی







صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۴	دل ایک شاہی سڑک ہے، جس پر ہر کوئی گزرتا ہے	۶۵	غصہ کی حقیقت اور علاج
۷۵	مبشراتِ الہیہ	۶۶	دفعِ مرض کے لئے تلخ دوائی نافع ہے
۷۶	وقت کو غنیمت جانو	۶۶	ازالہ کسل و تحصیل استقامت کے لئے نسخہ اکسیر
۷۷	لطائف اور مشائخ کا تذکرہ	۶۶	مجاہدہ سے قربِ الہی کی راہیں کھل جاتی ہیں
۷۹	مسائل میں احتیاط کی تاکید	۶۷	راہِ تفویض اختیار کرنے سے
۸۰	احساسِ کثرتِ سیئات خود حسنات میں داخل ہے	۶۸	صدمات کی جڑ کٹ جاتی ہے
۸۱	دین کو آلہ اغراضِ دنیا بنانا غیر موزون ہے	۶۸	توبہ شکنی کا مکرر علاج بھی تجدیدِ توبہ ہے
۸۱	امارۃ کیلئے ذکورۃ کی شرط پر اجماع ہے مدرسہ کا قطعی نقصان نفعِ مظنون کے	۶۹	علم کے ہتھیار سے نفس اور شیطان کو مارا جاسکتا ہے
۸۲	مقابلہ میں زیادہ قابل توجہ ہے دستار بندی حضرت مدنیؒ میں تکمیل نسبت نقشبندیہ کی طرف اشارہ ہے	۷۰	وساوسِ ایمان کی علامت ہیں معصیت سے قلب کو بچانے اور نفس کو کچلنے کا طریقہ
۸۲	عداوتِ نفس و شیطان کا تصور کر کے مقابلہ کیا جائے	۷۰	تم اپنا کام کئے جاؤ، نتائج اللہ کے حوالے کرو
۸۳	مسلم کی شان ہے لایخافون	۷۱	سستی اور کاہلی کا علاج
۸۳	لومۃ لائم	۷۲	اتباعِ سنت اور عشقِ حدیث کا عالم
۸۵	حضراتِ دیوبند کے اکابر کی نسبت	۷۳	بالا میں شہرہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۳	معلومات کی اُمتِ محمدیہ میں اشاعت ہو	۸۶	رشتہ نکاح میں تین اُمور ملحوظ رہیں۔ متعلقین کیلئے خصوصیت سے دعا کا
۱۰۴	”باعزت رہائی تائیدِ ربانی کا ثمرہ ہے“ کی وضاحت	۸۷	اہتمام
۱۰۵	معمولات پر استقامت ضروری ہے سلامتِ اجسامِ انبیاء و شہداء کی وضاحت	۸۸	انسان کے ہاتھ میں سعی و عمل ہے، نتائج قبضہ خداوندی میں ہیں۔ تلاوت اور ذکر سے اصل مقصود تعلق
۱۰۵	خواب میں حضور کی معیت دلیل قربِ فرائض ہے	۸۹	مع المذکور ہے
۱۰۷	نقلی معمولات کے ترک کا عملی علاج ایصالِ ثواب میں قلبی توجہ اور اخلاص کے اثرات	۹۰	متوسلین کے حالات سے آگاہی کی فکر
۱۰۸	اگر مستحب سے ہنگامہ اختلاف اور منازعت پیدا ہو تو اس کا چھوڑنا جائز ہے	۹۰	ہر چیز کی یہ قیمت نہیں ہوتی کہ اس کی تردید کی جائے
۱۱۰	عمارتِ دنیا کو طلاق دیکر عمارتِ آخرت میں لگ جائیں	۹۰	والد ماجد مولانا قاضی نجم الدین صاحب کے سانحہ ارتحال پر تعزیتی تحریر
۱۱۱	تاثیر اللہ کے ہاتھ میں ہے	۹۲	قتیلِ عشق کا مختصر تعارف
۱۱۲	استحضارِ حق قلب و تصور پر غالب آجائے	۹۳	راہِ عشق کے راہِ روؤں کی قربانیاں۔ ختمِ خواجگان کی اجازت۔
۱۱۲		۹۵	۵/ صفر کے مکتوب کا حاشیہ۔
		۹۶	آدم برسرِ مطلب۔
		۹۷	دلچسپ مکتوبِ تعزیت۔
		۹۸	بڑی تمنا یہ کہ اپنے ذہنی دینی
		۱۰۰	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۲۱	فتنِ دین کا تعلق ہو رہا ہے، دفاع عن الدین کی ضرورت مؤکد ہے۔	۱۱۳	مقام تمکین کو دوام نہیں قلبی تعلق کی وجہ سے جلسہ میں
۱۲۱	ایک اجتماعی اور مستحکم تصنیفی ادارے کی ضرورت	۱۱۳	شرکت کی خواہش ہے اعذار کی صورت میں اطلاع کا
۱۲۲	لا تفریط فی النوم رسوخِ محبتِ الہی، وحیِ رسول کیلئے	۱۱۴	اہتمام ناجائز ذرائع سے حج ناپسند ہے اللہ
۱۲۲	دو مراقبوں کی ضرورت متوسلین کو خیر و عافیت کی اطلاع	۱۱۵	کی عظمت ذہولِ معاصی کا سبب ہے
۱۲۳	دینے کا اہتمام	۱۱۶	رسیدِ خط کا اہتمام ایکشن لڑنے سے معذرت، غیر
۱۲۳	رسالہ قشیریہ اور ایو اقیوت و الجواہر۔	۱۱۶	سرکاری ادارہ تحقیقاتِ اسلام کے قیام کی ضرورت
۱۲۴	قساوتِ قلبی دور کرنے کا وظیفہ علم کی روح فکرِ آخرت ہے نصرت و حجیت حدیث کی جدوجہد کی زیادہ	۱۱۷	البدل نہیں ماہِ رمضان، ماہِ قرآن ہے
۱۲۶	ضرورت ہے تصنیف کے سلسلے میں احتیاط	۱۱۸	تدریس کی ضرورت گھر کے بجائے بیرون تدریس کی اہمیت
۱۲۷	ضروری ہے روح ترقی مدرسہ اخلاص و ابتغاء	۱۱۹	برکاتِ رمضان سے حرمان، علامت شقاوت ہے
۱۲۸	مرضات اللہ پر ہے امام غزالی کی اربعین فی احوال	۱۲۰	مدرسہ صولتِ شریعت ہے
۱۲۹	الدین، روح دین کی جامع ہے۔	۱۲۰	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۴۳	تفنیخ عائلی قوانین سے اقتدار کی موت نہیں بلکہ مقبولیت ہے۔۔۔۔۔۔۔	۱۳۰	تفاوت کمالات دنیوی کا نتیجہ تفاوت مراتب آخرت مرتب ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔
۱۴۵	”کتاب سوشلزم اور اسلام“ مفصل اور جامع ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۳۲	قیام لیل اور تلاوت قرآن سے حرمان ممتد ایک عظیم مصیبت ہے۔
۱۴۶	کو ا لا لپور کا نفرنس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۳۳	دفع اعداء کا وظیفہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۱۴۶	شیخ افغانی کی تجویز سے سب نے اتفاق کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۳۴	خدا خود میر سامان است ارباب توکل را۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۱۴۷	چار نکاح کی اجازت کا اثبات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۳۵	برکات قرآن اور برکات رمضان میں شدید مناسبت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۱۴۷	خاندانی منصوبہ بندی پر بحث۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۳۶	عظمت الہی کا استعلاء مفتاح راہ سلوک ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۱۴۷	نقل العین والقلب من المیت الجدید الی المریض۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۳۸	بعض منامی تعبیرات و مبشرات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۱۴۸	متوسلین کے لئے دعاؤں کا اہتمام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۳۹	ذکر اسم ذات کی تلقین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۱۴۹	والدہ مرحومہ کی وفات پر تعزیتی مکتوب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۴۰	بدن اولاد اور اموال میں تصرف فعل الہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۱۵۱	شغل لطائف برکت کی چیز ہے طالب علم کو بھی اذکار کی کچھ چاشنی رہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۴۰	عمر کا ایک ایک لمحہ اربوں روپے سے زیادہ قیمت رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۱۵۲	مولانا مفتی محمود سے مشاورت پر اظہارِ اطمینان و مسرت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۴۱	جو ابی لفافہ صحت بدن کتابوں کی اشاعت عام اور لاؤڈ سپیکر پر اعلان صورت اور روح اعتکاف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۱۵۳	جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں ملازمت کا آخری سال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۱۴۳	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۵	ضعف و امراض کے باوصف معمولات میں فرق نہیں آیا ---	۱۵۴	عروج کے بعد نزول بڑا سانحہ ہے، نصرتِ الہی کیلئے ولایت شرط ہے۔
۱۶۶	حکومت کا رئیس الجامعہ کے عہدہ پر اصرار و المعارف کی اشاعت -	۱۵۵	مولانا خیر محمد جالندھری تمام طبقوں کیلئے نقطہ اتصال تھے ----
۱۶۸	شمس العرفان -----	۱۵۶	ممبران قومی اسمبلی کے ایمان کا امتحان -----
۱۶۸	سقوطِ مشرقی پاکستان کا صدمہ --	۱۵۷	تلاوت، خالق کائنات سے حکماً ہم کلامی و حاضری دربارِ الہی کی عظیم نعمت ہے -----
۱۶۹	ترجم علی الصغائر کی واضح تفسیر --	۱۵۷	دورانِ امراض دل مطمئن تھا کہ یہ کفارۃ ذنوب کا سامان ہے ---
۱۷۰	اہلیہ کی بیماری اور معالجہ و خدمت -	۱۵۸	دعا اور بزرگوں کے دو حکیمانہ نسخے برائے دفع بواسیر -----
۱۷۱	غیب سے اعجازی نصرت کا اظہار -	۱۵۹	دفع مرض، عقدہ علمی کے حل کے وظائف -----
۱۷۲	خدمتِ دین پیش نظر ہونا چاہئے	۱۶۰	اوقات خاصہ میں دعاؤں کا اہتمام۔
۱۷۲	تدریس پر مسرت، شرح صدر اور اعانت و فیضانِ علم کی دعا ---	۱۶۱	تشکیل و تکمیل آئین کی مساعی --
۱۷۳	مرضِ مومن کفارۃ ذنوب ہے --	۱۶۲	مکتوب الیہ کی وصیت -----
۱۷۳	درس قرآن کے انوار و برکات اور نقد ثمرات -----	۱۶۳	حضرت کشمیریؒ کی درس کتاب و سنت سے دلچسپی -----
۱۷۴	تعلق مع الشیخ اور تکمیل سلسلہ کے منامی اشارات -----	۱۶۳	محفوظ اور معصوم میں فرق -----
۱۷۵	متوسلین کے غیر شرعی حرکات کے ارتکاب پر اظہارِ افسوس ---		
۱۷۷	اوامرِ الہی کی بجا آوری اور منہیات سے اجتناب روحِ تصوف ہے -		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۹۳	معمولات پر استقامت، دلیل تعلق مع اللہ ہے	۱۷۸	بعض رویا کے دلچسپ تعبیرات اور منامی ہدایات و مبشرات
۱۹۳	والدین کا ادب و احترام بہر حال ضروری ہے	۱۸۰	مقامِ خوف کے غلبہ سے احساس عصیان بھی موجب برکت ہے۔
۱۹۵	استقامتِ قیام لیل کی توفیق دلیل مقبولیت ہے	۱۸۲	سفارشِ مسنونہ
۱۹۶	احباب و متعلقین کیلئے جواب خطوط کا اہتمام	۱۸۳	خواب میں زندہ عالم کی موت واقع ہوتے دیکھنے کی تعبیر
۱۹۶	امرِ مطلوب کے لئے وظیفہ	۱۸۴	خواب میں رویتِ عنب و دیگر امور دیکھنے کی تعبیر
۱۹۷	فیوضِ حرمین سے استفادہ کی ضرورت حج کے بعد معصیات سے	۱۸۵	تہجد میں اضافہ پر استقامت کی دعا۔
۱۹۷	اجتناب کی تاکید	۱۸۶	زیارتِ منامی دلیل ربطِ روحانی ہے
۱۹۸	متوسلین کیلئے کمال و اکمال کی دعائیں	۱۸۷	منامی مبشرات، اخلاص کا ثمرہ ہے۔
۱۹۸	دوامِ تلاوت و اشغال پر مسرت اور للہی تعلق پر اظہارِ محبت	۱۸۸	المصطفیٰ عبدالرزاق
۱۹۸	تاخیرِ مکانی دلیل تذل نہیں، تواضع ہے	۱۸۸	فتنہ کی تشریح
۱۹۹	اسلامی نظریاتی کونسل میں شرکت۔	۱۸۹	قبر عالم آخرت کا دروازہ ہے۔
۲۰۰	عنایتِ الہی دین اور رزقِ حلال کی طرف متوجہ ہے	۱۹۰	سلف کی تعلیم پر واقع عربی تحریر۔
۲۰۲		۱۹۱	آیت لا تقنطوا من رحمة اللہ کا مراقبہ
		۱۹۲	قابلِ غبطہ بشارتیں
		۱۹۳	خانگی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اوراد و وظائف



## عرض مرتب

الحمد لحضرة الجلالة والصلوة والسلام على خاتم الرسالة و على آله و اصحابه و ازواجه و ذرياته و اتباعه اجمعين الى يوم الدين

حلقہ علم و ادب میں اکابر اور مشاہیر شخصیات کے جن کمالات و خصائص کو بطور خاص جو مقبولیت و محبوبیت حاصل ہوئی، وہ ان کے علمی و دینی، تعلیمی و تربیتی، ادبی و اصلاحی اور رشد و ہدایت سے پر نور مکاتیب اور واقع تحریریں بھی ہیں۔ ہمارے برگزیدہ علماء اور صوفیاء نے خطوط سے اپنے شاگردوں، پیروؤں اور مریدوں کی تعلیم و تربیت کا کام لیا۔ دینی مسائل اور رشد و ہدایت کا ذریعہ بنایا۔ اکابر علماء کے یہ مکاتیب مختلف علوم و فنون کے بیش بہا علمی ذخیرے ہیں۔ مکتوبات مجد الف ثانی اور مکتوبات شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی اس کی متداول مثالیں ہیں۔

استاذی و استاذ العلماء اپنے مربی و محسن، شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی دامت برکاتہم فاضل دارالعلوم دیوبند کا شمار ان چند خوش نصیب اور ممتاز ہستیوں میں ہوتا ہے، جنہیں وقت کے مشاہیر اہل علم و ادب، مشائخ و صوفیاء سے استفادہ، تعلقات اور بڑے بڑے لوگوں سے مراسلت کا موقع ملتا رہا۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ

دسیوں کتابوں کے مصنف، عظیم مفسر و فقیہ اور احقر کے درسِ نظامی کے اولین استاذ و مربی ہیں۔ اپنے تعلیمی ایام کے بالکل آغازِ کار میں حضرت قاضی صاحب نے صرف مجھے تنہا خصوصی شفقت و محبت سے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پٹی کی ”ارشاد الطالبین“ درس پڑھانا شروع کر دی تھی، جو تصوف و سلوک میں ابتدائی، لیکن معرکے کی کتاب ہے۔

آپ کئی حیثیتوں سے ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے معروف مدرسہ نجم المدارس کے بانی و مہتمم بھی ہیں۔ شیخ الحدیث بھی ہیں اور شیخ التفسیر بھی، مفتی بھی ہیں، مدرس بھی، قلم و قرطاس سے شغف بھی ہے، تقریر و بیان کی ذمہ داریاں بھی، شرعی مسائل میں عوام کے رہنما و مقتدی بھی ہیں اور علاقائی مسائل اور مشکلات میں مرجعِ خلاق بھی۔ آپ کو وقت کے بلند پایہ محدث شیخ العرب و العجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ اور بلند پایہ شیخ، امام العصر حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانی قدس سرہ سے شرفِ تلمذ بھی حاصل ہے اور شرفِ بیعت و سلسلہ مکاتبت بھی رکھتے ہیں۔

آپ کے پاس مکاتیب افغانی کا بہت بڑا ذخیرہ جمع ہے۔ مکاتیب افغانی کا شمار تاریخی اہمیت کے علمی و روحانی اور اصلاحی شہ پاروں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے بزرگوں، خوردوں اور معصروں کو ہزاروں کی تعداد میں خطوط لکھے، جو تاریخ کا گر انقدر سرمایہ ہیں۔ علامہ شمس الحق افغانی نور اللہ مرقدہ ایک بلند پایہ شیخ الحدیث، بے مثل مفسر، عظیم المرتبت فقیہ اور دیگر علوم و فنون کے جید، محقق عالم تھے۔ بیسویں صدی کی ابتداء میں علوم و معارف کا یہ سورج ضلع چارسدہ کے ایک گاؤں ترنگزئی کی وادیوں میں طلوع ہوا اور ایک عالم کو نورِ ہدایت کی کرنوں سے منور کر گیا۔

آپ کی ہمہ جہت شخصیت سے نہ صرف برصغیر بلکہ جزیرۃ العرب اور دنیائے اسلام کے چپہ چپہ میں رہنے والے متعارف ہیں۔ علامہ افغانی کی علمی خدمات و مساعی قابل ستائش ہیں۔ آپ نے نہ صرف دینی اداروں میں اپنے علوم و معارف سے طلبہ کو بہرہ



ور فرمایا بلکہ سیاسی میدان میں ریاستِ قلات کی وزارت معارف الشرعیۃ کا منصب سنبھال کر نظامِ مصطفیٰ ﷺ کا عملی نفاذ بھی فرمایا اور جب محسوس ہوا کہ اللہ کے قانون پر انسانی قانون کی بالادستی قائم ہو رہی ہے تو وزارت کے عہدے کو ٹھوکر مار کر علماءِ حق کے کردار اور اسلاف کی روایات کو زندہ فرمایا۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ آپ کے محبوب استاذ تھے۔ دیوبند میں آپ نے ان سے حدیث کی کتابیں پڑھیں۔ علامہ کشمیریؒ کو حضرت افغانیؒ سے بہت محبت تھی۔ وہ اپنے لائق شاگرد کو دل کھول کر دعائیں دیتے۔ یہی محبت و شفقت اور نسبت تامہ تھی کہ اللہ کریم نے استاذ کے علوم و فیوض کو شاگرد پر ایسے القا فرما دیا کہ وہ استاذ کی زبان بن کر ان کے علوم و معارف کی ترجمانی کرنے لگے۔ علامہ کشمیریؒ کے علوم علامہ افغانیؒ کے سینے میں منتقل ہو گئے۔ حضرت افغانیؒ خود فرماتے تھے کہ میں اپنے سارے اساتذہ میں سب سے زیادہ علامہ کشمیریؒ سے متاثر ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا کردار و عمل علامہ کشمیریؒ کا عکس نظر آتا تھا۔

۱۹۷۱ء میں جب اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل ہوئی، تو حضرت افغانیؒ کو پیرانہ سالی کے باوصف اس کونسل کا رکن نامزد کیا گیا اور آپ کے علم اور تجربہ سے کئی سال تک فائدہ حاصل کیا جاتا رہا۔ آپ کی زندگی اور سیرت و کردار تاریخ اسلام کا سنہری باب ہے۔ علماءِ دیوبند میں تمام اکابر کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ انہیں علوم نبوت اور معارفِ ظاہری و باطنی سے سرفرازی حاصل ہوئی۔ علامہ افغانیؒ نے بھی صرف حروف و نقوش کے علم پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ تزکیہٴ نفس اور علوم باطن کے میدان میں قدم رکھا تو حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ کے پاکیزہ دامن سے وابستگی اختیار کر لی۔ ان کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور اپنے شیخ کے رنگ میں رنگ گئے۔ آخر دم تک ان کے معمولات حضرت تھانویؒ کے طریق پر رہے اور علمی انداز حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے طرز

درکھے جام شریعت ، درکھے سندان عشق

ہر ہوسنا کے نداند جام و سنداں باختن

کتاب ہذا کے کمپوزنگ شدہ تمام مسودات سمیت احقر کے عرض مرتب پر استاذی الکریم حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم نے جب نظر ثانی فرمائی، تو عرض مرتب میں درج ذیل مزید اضافہ بھی فرمایا، جو من و عن ان ہی کے الفاظ میں شریک ہذا ہے۔

اضافہ از نا کارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ !

”قادر یہ میں جہاں تک سنایا غالباً کسی نقشہ میں بھی نظر سے گذرا ہے۔ آپ اپنے آباء کرام سے نسبت باطنیہ میں مجاز ہیں اور نقشبندیہ میں حضرت علاؤالدین عراقی سے آپ کو اجازت حاصل ہے۔ آپ ایک سال تک مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہے ہیں اور حضرت عراقی قدس سرہ سے استفادہ اور استفاضہ کا واقعہ اس نا کارہ راقم الحروف عبدالکریم کلاچوی کو اس تقریب سے سنایا کہ میں ۱۹۷۶ء میں پہلی بار حج بیت اللہ اور زیارت روضہ رسول اللہ ﷺ کے سفر پر جانے والا تھا۔ حضرت مرحوم نے از رائے نصیح و خیر خواہی فرمایا..... کہ حج کی عبادت تو سراسر دیوانگی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فنا ہو جانے کی عبادت ہے۔ دیکھئے! بیت اللہ کے ارد گرد گھومنا بار بار گھومنا اور اس گھومنے کو عبادت سمجھنا، اسی طرح صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانا، پھر میلین اخضرین سبز ستونوں کے درمیان کوئی بھی چیز دیکھے بغیر دوڑنا تیز چلنا، اس پر خوش ہونا، اسے رضاء الہیہ کا ذریعہ خیال کرنا، پھر جمرات پر کنکریاں مارنا، عرفات کے میدان پر لازماً پہنچنا، الحج العرفہ کہ حج تو نام ہی

عرفات پر جانے کا ہے۔ اسی طرح شرائط معلومہ کے ساتھ عصر کی نماز کو وقت سے پہلے پڑھنا اور مغرب کی نماز کو جان بوجھ کر وقتِ خاص سے مؤخر کرنا یہ سب احکام اس کی کھلی علامتیں ہیں کہ اب یہ مسلمان بندہ اللہ کا واقعی عاشق ہے، جو اس وقت عقل سے بیگانہ اور فہم انسانی سے بہت آگے نکل چکا ہے۔

یہی درجہ فنا ہے۔ حضرت مولوی صاحبان کے نفسیات سے تو واقف تھے ہی کہ مولویت کے ساتھ مرضِ تشہیر کا داعیہ تو ہوتا ہی ہے، اس لئے زور دے کر فرمایا کہ اس سے بچنے کی کوشش کرنا، اسی میں فرمایا کہ تمہارے سمجھانے کو بتلاتا ہوں کہ میں کچھ عرصہ مدینہ پاک رہا ہوں اور وہاں شیخِ عراقیؒ کی مجلس میں مسلسل حاضری دیتا رہا، مگر نشست و برخاست اور گفت و شنید سے حضرت شیخِ عراقیؒ کو یہ اندازہ نہیں ہونے دیا کہ میں ایک دینی طالب علم بھی ہوں، ایک دن اکیلے میں کوئی مشکل کتاب دیکھ رہا تھا کہ حضرت تشریف لائے۔ میں اٹھا، کتاب ہاتھ میں تھی، اسی دن حضرت کو معلوم ہو کہ میں دارالعلوم دیوبند کا مدرس بھی ہوں۔“

استاذی حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم کے نام مکاتیبِ افغانیؒ کے گرانقدر علمی ذخیرہ کا علم ہوا تو جیسے دشتِ بے آب و گیاہ میں پیاسے کو پانی کی جھلک نظر آ جائے۔ ان مکاتیبِ قدسیہ کو تاریخ کا حصہ بنا کر افادہ عام کی غرض سے کتابی شکل میں شائع کرنے کے لئے حضرت استاذ مدظلہ کے جانشین و فرزندِ کبیر استاذِ مکرم مولانا قاضی عبدالحلیم صاحب دامت برکاتہم سے رابطہ ہوا۔ باہم مشورہ سے مکاتیبِ قدسیہ کی اشاعت کے لئے حتمی درخواست حضرت استاذِ مکرم مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کی گئی، جو نہ صرف بخوشی قبول فرمائی بلکہ حوصلہ افزائی اور دعاؤں سے بھی نوازا، جس سے مزید ہمت بندھی اور حوصلہ بڑھا۔ آپ کی خصوصی توجہات اور

دعا ہائے نیم شبی کے برکات و ثمرات کی ایک جھلک دینی و علمی مرکز جامعہ ابو ہریرہ کی شکل میں بھی ظاہر ہوئی ہے۔ یہ پودا بھی انہی کا صدقہ جاریہ ہے جو اب بحمد اللہ ایک تناور اور ثمر آور درخت بن چکا ہے۔ والحمد لله على ذلك حمداً كثيراً۔

حضرت الاستاذ مدظلہ کی محبتوں، شفقتوں، عنایتوں اور اصاغر نوازیوں کا یہ عالم ہے کہ انتہائی مصروفیات، پیرانہ سالی اور عوارض و امراض کے باوصف اتنی دور دراز سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے نوشہرہ بھی تشریف لائے۔ جامعہ ابو ہریرہ کو اپنے قدم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا، اور احقر کو اعزاز بخشا.....

ع کلاہ گوشہ دہقاں بہ آسمان رسید

ایک ہفتہ تک اپنے اس گلشنِ علوم نبوت میں رونق افروز رہے۔ اپنے فرمودات سے علوم و معارف کے چشمے بہاتے اور تشنگانِ علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ جلوہ آرائیاں اور وصال کی لذتیں حاصل رہیں۔ اس دوران ”نجم الفتاویٰ جلد اول“ کی کمپوزنگ، ترتیب و اصلاح اور تصحیح کا کام اپنی نگرانی میں کراتے رہے۔ حضرت مدظلہ کی یہاں موجودگی کے ایام جامعہ کے لئے باعثِ خیر و برکت اور ہم گناہ گاروں کے لئے باعثِ اعزاز و افتخار ثابت ہوئے۔ واجرہم علی اللہ۔

اب چونکہ کبرسنی، ضعف اور عوارض و امراض کی وجہ سے سفر مشکل ہو گیا ہے۔ لہذا اپنے گھر اور مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی ہی میں قیام رہتا ہے۔ وہاں بیٹھ کر بھی نگاہِ شفقت و محبت ہم گناہ گاروں پر رہتی ہے۔ خصوصی تو جہات اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ تہجیح و حوصلہ افزائی سے بھرپور مکاتیب مبارکہ سے بھی سرفراز فرماتے ہیں۔ واجرہم علی اللہ۔ حضرت کے یہ مفصل اور مختصر مکاتیب بھی مستقبل میں تاریخ کا حصہ بنیں گے۔ ان شاء اللہ۔

مکاتیبِ قدسیہ کی کمپوزنگ کے بعد نظر ثانی اور اصلاح حضرت الاستاذ مدظلہ خود

بھی فرماتے رہے اور استاذِ مکرم حضرت مولانا محمد زمان صاحب مدظلہ، بھی اس میں بھرپور معاونت فرماتے رہے۔ بہر حال ہر دو حضرات پروف ریڈنگ اور تصحیح پر توجہ فرماتے اور وقتاً فوقتاً گرانقدر اور مفید مشوروں اور ہدایات سے بھی نوازتے رہے۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ اپنی ایک تحریر میں فرماتے ہیں کہ :

”مکاتیب قدسیہ پہلے بھی کسی صاحب نے طلب کئے تھے۔ غالباً شائع

نہیں کئے۔ اس دفعہ آپ صاحبان کی طلب یا تجویز کا خاص اثر اور بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ان سب کی جدید زیارت نصیب ہوئی۔“

یقیناً حضرت علامہ افغانی ”جیسے جامع العلوم علماء کرام اب تاریخ کے اوراق ہدایات و مکاتیب اور ان کی تحریروں میں ہی دیکھے جاسکتے ہیں۔ ایسے حضرات اب نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہو چکے ہیں۔“

علامہ افغانی کے مکاتیب میں ان کی سوانح حیات کا رنگ اور عادات و خصائل کا باب بھی نظر آتا ہے۔ مکاتیب قدسیہ کا یہ مجموعہ علامہ افغانی کی شخصیت، افادات اور ان کے علوم و معارف کو متعارف کرانے میں مفید ثابت ہوگا۔

ایسی نابغہ روزگار ہستیاں جن کی زندگی شرافت، تقویٰ، اخلاص، للہیت، تعلیم و تعلم اور تصنیف و تالیف سے عبارت ہو، ان کی علمی کاوشیں، حالات و واقعات زندگی، مکتوبات و تحریرات کو مرتب کر کے نسلِ نو کے سامنے پیش کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

مکاتیب قدسیہ ”حق بہ حقدار رسید“ کے مصداق قوم کی امانت کو تاریخ کے اوراق میں محفوظ کر کے منظر عام پر لانے کی ایک ادنیٰ سی کاوش ہے۔ اللہ کریم اسے عوام و خواص کے لئے باعثِ استفادہ ثابت کرے۔

اس مجموعہ کی تیاری میں معاونت کرنے والوں، دعاؤں میں یاد رکھنے والوں اور

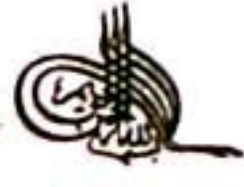
مخلصین احباب کی نیک تمناؤں پر شکر گزار ہوں۔ بالخصوص استاذِ مکرم حضرت مولانا محمد  
 زمان صاحب، حضرت مولانا سید محمد حقانی مدرس جامعہ ابو ہریرہ، برادرِ محترم مولانا جان محمد  
 رکن القاسم اکیڈمی، برادرِ محترم جناب محمد شفیق عالم کشمیری ناظم ماہنامہ القاسم کا ممنون احسان  
 ہوں کہ وہ کتاب کے تمام مراحل میں میرے شریکِ کار رہے۔ واجرہم علی اللہ۔  
 اللہ کریم سب کو اجر عظیم عطا فرماوے اور اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے سرفراز فرماوے۔

عبدالقیوم حقانی

خادم جامعہ ابو ہریرہ

خالق آباد، نوشہرہ، سرحد

۹ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ / ۳۰ اپریل ۲۰۰۴ء



## مُقَدِّمَةٌ

استاذی و استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی فاضل دیوبند، شیخ مدنی کے تلمیذ خاص۔ امام لاہوری، حضرت بنوری مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا مفتی محمود، حضرت درخوasti، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے رفیق کار و معتمد۔ احقر کی اولین مادر علمی مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی کے بانی و مہتمم، دسیوں کتابوں کے مصنف اور عظیم مفسر و فقیہ اور احقر کے درس نظامی کے اولین استاذ و مربی ہیں۔ انہوں نے احقر کے ایک خط کے جواب میں شدید علالت، امراض و عوارض کے باوصف کئی قسطوں میں سترہ (۱۷) دن میں ایک مفصل تحریر لکھی ہے جس میں ۸۵ سال کی عمر میں حضرت کے مشاغل، عزم و حوصلہ، اخلاص و للہیت، حرص عمل صالح، درس و تدریس اور سیرت و سوانح کے نمایاں نقوش ہم ناکارہ طالب علموں کے لئے نشانِ راہ اور محرک عمل ہیں۔ نیز آپ کی یہی واقع تحریر چونکہ اصلاً حضرت افغانی کے مکاتیب کے سلسلہ میں وجود پذیر ہوئی ہے، اس لئے اسے من و عن اس کتاب کا مقدمہ بھی بنایا جا رہا ہے۔ (عبدالقیوم حقانی)

برادر محترم مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی سلمک اللہ و عافاک عما آذاک  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

## شغلِ درس و تدریس کی مساعی :

ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ کا تیسرا ہفتہ کچھ امراض، شدتِ قبض اور منہ و زبان اور  
مسوڑھوں میں سوزش جسے عام زبان میں ملاش کہتے ہیں، شدید گرمی کے باعث کچھ تکلیف  
میں گذرا۔ تدریس وغیرہ کا شغل ترک تو نہیں کیا لیکن مدرسہ تک جانے کی ہمت نہ کر سکا۔  
حجرہ یا مسجد کے متصل حجرہ میں بیٹھ جاتا اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد خوب تھک جاتا۔ گرمی  
سے بچنے کا علاج ٹھنڈے مقام پر سفر کر کے جانا ہے۔ جناب قاری علی جان صاحب سلمہ و  
عافاہ کو اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے اس نے ابو ظہبی سے چار دفعہ فون کیا اور موکد تاکید  
سے کہا وانا ضرور آ جاویں، میں نے بچے کو تاکید کی ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مکان آپ کی  
خاطر بنایا ہے، اکیلے نہ آ سکیں دس بارہ طلباء کو ساتھ لے آئیں، میں جون کے آخر تک آ رہا  
ہوں۔ یہ بھی کہا اگر پہلے نہ آ سکے تو میں آ کر زبودستی لے آؤں گا۔

اس وقت میں نے صاف لفظوں میں بہ ہزار شکر یہ ان سے کہا کہ میں نے فیصلہ کیا  
ہے کہ اس آخری وقت میں مدرسہ اور آباء و اجداد کا گھر اور بچوں کو چھوڑ کر لاش لٹکوانا نہیں  
چاہتا، آپ کو اللہ تعالیٰ ہزار ہزار جزاء خیر عطا فرماویں۔ (اگر زندگی رہی تو پھر اصل مقصود کا  
جواب انشاء اللہ کل لکھوں گا)

## تحریر جواب کی مساعی :

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ کو مختصر سا ڈرپ لگوا یا تھا۔ جمعہ کا دن تھا، نہ صبح کی نماز پڑھا  
سکا نہ شب جمعہ کی مجلس ذکر میں بیٹھ سکا، نہ جمعہ کا بیان خطبہ اور درس حدیث دے سکا البتہ

83965



دوگانہ جمعہ کے لئے حاضری نصیب ہوئی۔ اسی تاریخ کی ڈاک پر نظر ڈالی تو خاک کی وردی (جامعہ ابو ہریرہ کے لفافہ کارنگ) میں آپ کا قاصد (عریضہ) بزبان حال کہہ رہا تھا، پس پردہ حقانی صاحب بول رہے ہیں۔ لفافہ کھولا، حسب سابق شکریوں کا ڈھیر اور دعواتِ صالحہ کا لشکر باصرہ نواز ہوا۔ میں نے کیا تیر مارا جواب ایک ہی تھا کہ میں نے آپ کو خط لکھا اور حسب عادت اپنے تند و تیز لہجہ سے، بہر حال اللہ تعالیٰ آپ کو صبرِ تلخ پر میوہ شیریں کا اجر عظیم عطا کریں۔ بظاہر ڈرپ کی وجہ سے اس وقت طبیعت حاضر تھی، قلم اٹھایا اور آپ سے قلمی ملاقات کرنے لگا جسے عام اصطلاح میں نصف ملاقات بھی کہتے ہیں۔ صفحہ ڈیڑھ سیاہ کر دیا۔ آپ کو شاید مبالغہ معلوم ہو صبح گھر سے آتے وقت وہی کاغذات ساتھ لیکر حجرہ یا مسجد تک لے آتا، گیارہ بارہ بجے واپس لے جاتا۔ عصر کی نماز کے لئے نکلتا تو وہی کاغذات ساتھ لیکر مغرب کے بعد پھر گھر لے جاتا۔ پانچویں دن شاید عصر کے بعد وقفہ ملا اس کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ پھر وہی ناکامی۔ (مکتوب الیہ کے لئے یہ توجہ و عنایت دنیا میں استناد اور آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے)

### فکرِ جواب بھی اور فکرِ تدریس بھی :

آج ۲۸ ربیع الثانی پھر ڈرپ لگایا اور اذان مغرب کے قریب تک یہاں تک لکھا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ "مغز ماخورد و حلق خود بدرید" کے مصداق ہے۔ آج ۲۹ ربیع الثانی صبح پونے سات بجے بیٹھ گیا۔ سات بجے تک آرام کرنے کی عادت ہے۔ ساڑھے سات آٹھ بجے تک طلباء کی خدمت میں حاضری ہے۔ دیکھئے کتنے سطریں لکھتا ہوں۔ اب تطویل لا طائل کے بعد۔

### مکاتیبِ افغانی کی تدوین کی تجویز :

آدم برسر مطلب! آپ نے لکھا ہے استاذ محترم حضرت مولانا قاضی عبدالحمید

صاحب کی تحریک و تجویز پر حضرت افغانیؒ اور آپ کے درمیان جو باہمی مکاتبت ہوتی رہی ہے۔ ”القاسم“ ان تمام علوم النخ برخوردار مذکور کی تحریک و تجویز پر سیدی حضرت افغانی قدس سرہ اور اس نالائق ترین کے درمیان کوئی مکاتبت نہیں ہوئی۔ برخوردار سلمہ نے غالباً ۱۳۹۰ھ میں دورہ حدیث شریف پڑھا ہے اور حضرت قدس سرہ کی خدمت میں میرے معروضات کا سلسلہ غالباً ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء سے بھی قبل کا ہے۔

بہر حال آپ کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ان مکاتبت کو شائع کرنے کی تجویز و تحریک، آپ کے استاد محترم کی ہو مگر عبارت کے الفاظ موہم ہیں۔ مکاتبت کا لفظ اس ناکارہ کے نزدیک حضرت اقدس قدس سرہ کے لئے میں موجب توہین سمجھتا ہوں اگر کسی وقت آپ اسے شائع کرنا بھی چاہیں تو اس میں مکاتبت فیما بین کا لفظ ہرگز نہ آئے۔ حضرت افغانی قدس سرہ کے مکاتبت قدسیہ بنام عبدالکریم غفرلہ (کلاچی) یا اس قسم کے کوئی مناسب الفاظ لکھ دیں۔

### عنایات و شفقات کا گنجینہ :

حضرت قدس سرہ کے ان دُررِ گرانمایہ کی اشاعت میں مجھے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرماویں۔ مکاتبت کا لفظ اس لئے بھی بے جا اور بے جوڑ ہے کیونکہ میرا کوئی عریضہ ان میں شامل نہیں ہے، نہ شامل ہونے کے قابل اور نہ اس وقت سے اب تک میرے گوشہ خیال میں یہ بات آئی۔ عنایات اور شفقات بے عنایات کا یہ گنجینہ احقر کے ہاتھ میں تو ”زاغ کے چونچ میں انگور کا دانہ“ خدا کی قدرت کی ایک تازہ مثال ہے۔ ہاں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات میں احقر کے معروضات کا کچھ نہ کچھ اتہ پتہ چل سکتا ہے مگر حد یہ ہے کہ مجھے اپنے معروضات میں کئی واقعات باوجود کوشش کے یاد نہیں

آرہے حالانکہ یہ بالکل یقین محکم ہے کہ نہ تو میں نے باوجود مجسمہ اٹم و عصیان کے نہ منامی اور نہ ہی اس قسم کے واقعات نہ تو گھڑے ہیں اور نہ حضرت قدس سرہ نے از روئے کشف ان کو معلوم فرما کر جواب تحریر فرمایا ہے۔ ہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے مکاتیب عالیہ کے بالخصوص سرنامہ میں جن تشجعی الفاظ سے اس ناکارہ کو نوازا ہے ان کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ واللہ، باللہ ثم تا اللہ۔

## حضرت افغانیؒ کے تشجعی کلمات :

پھر کیا حضرتؒ نے غلط بیانی سے کام لیا ہے، کلاً و حاشا! اس کا وہم بھی اپنے ایمان کا نقصان سمجھتا ہوں۔ غلط بیانی اور ناجائز خوشامد کاروباری مشائخ اور سیاست پرست علماء سے تو ممکن ہے۔ میں نہ عمر بھر کسی محکمہ میں چپڑا سی رہا ہوں نہ کسی پارٹی وغیرہ کا سربراہ۔ حضرتؒ کے تمام مکاتیب قدسیہ میں صرف ایک مکتوب شریف میں کسی ڈاکٹر کے لئے بھائی قاضی عبداللطیف صاحب سلمہ سے محکمانہ تصدیقات کے باوجود تحریر فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو اپنے واقف کار کسی ممبر وغیرہ کو توجہ دلانے کی کوشش کریں۔ بھائی صاحب موصوف نے غالباً اس کے لئے کسی سے کہا ہوگا۔ کام تو اس وقت تک نہیں ہوا تھا لیکن حضرتؒ نے اپنی علمی جلالت، دنیوی وجاہتوں کے باوجود ان کا جن بھاری بھر کم الفاظ سے شکر یہ ادا کیا ہے وہ صرف ان کی اعلیٰ شرافت کا تقاضا تھا جو اسی مکتوب میں پڑھا جاسکے گا۔ جیسا کہ میں نے پہلے لکھا اس وقت تک تو کام بھی نہیں ہوا تھا، بعد میں بھی معلوم نہیں، کام ہو گیا کہ نہیں ہوا۔ پھر ان تشجعی الفاظ کا مطلب کیا لیا جائے گا۔ میری گزارش ہے کہ اس کا مطلب چھوٹوں کا دل بڑھانا ہے اور گرتے کو سہارا دینا ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے ﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران: ۱۳۹) اور سورتہ غم نہ کھاؤ

اور تم ہی غالب رہو گے، اگر تم ایمان رکھتے ہو) حضرت نے جہاں اوپر بڑا ظاہر کرنے کی کوشش فرمائی۔ انہیں مکاتیب میں ﴿ اِنْ كُنْتُمْ ﴾ کی شرطیہ میں بڑا بننے کا جو طریقہ ہے وہ بھی بتایا ہے۔ بعض مکاتیب میں غفلت پر ڈانٹ بھی پلائی ہے جسے میں نے ﴿ اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ﴾ (آل عمران: ۱۲۲) (جب قصد کیا دو فریقوں نے تم میں سے کہ نامردی کریں اور اللہ مددگار تھا ان کا) میں جس طرح ان طائفتان نے ان تَفْشَلَا کا تا قیام قیامت کے اعلان کو ” وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا “ کی وجہ سے نہ صرف محسوس کیا بلکہ باعث صد فخر اور موجب صدا عزاز سمجھا۔ بہر حال یہ بالکل اسی طرح کی ہمت افزائی ہے جس طرح سیدنا حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اخوان یوسف کا حال معلوم ہونے کے باوجود یہ فرمادیا ﴿ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوسُفَ وَ اٰخِيْهِ وَ لَا تَيْتَسُوْا مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ ..... الخ ﴾ (یوسف: ۸۷) (ای بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف کی اور اس کے بھائی کی اور نا اُمید مت ہو اللہ کے فیض سے) حضرت آخر تک سہارا دیتے رہے اگر اس طرح بات سمجھ میں نہ آئے تو یوں سمجھئے کہ لاعلاج مریض کو بھی آخر تک نَفْسُوْا لَهٗ اَجَلَهٗ اَوْ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حکم کی تعمیل ہے۔ نفسوا اجله اس بیمار کا اجل دور ظاہر کرنے سے اس کی تسلی کراتے رہو۔

### حضرت مدنی اور امیر شریعت کا ایک واقعہ :

غالباً ۶۲ھ میں سید المشائخ حضرت مدنی قدس سرہ ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لائے تھے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علیحدگی میں حضرت کا کچھ وقت لیا۔ باہر نکلے اور حضرت کو کار میں سوار کرانا تھا۔ ہجوم زیادہ تھا، راستہ ملنا کافی دشوار معلوم ہو رہا تھا۔ حضرت شاہ جی نے جلالی انداز میں فرمایا بھائی وقت تھوڑا ہے، راستہ

چھوڑ دو ورنہ ہم ڈنڈا چلائیں گے (احرار یوں کے پاس ڈنڈے ہوتے تھے) بعض لوگوں نے حضرت شاہ جی کی عظمت اور بعض نے ڈنڈا کے خوف سے (وَ لِلنَّاسِ فِيمَا يَعَشِقُونَ مَذَاهِبٌ كُوْنِي شَرِيْفٌ اَوْ كُوْنِي ..... ) راستہ چھوڑ دیا اور راستہ فوراً صاف ہو گیا۔ شاہ جی نے حضرت کو آرام سے کار میں بٹھایا اور پھر اونچی آواز سے اپنے داؤدی لحن میں یہ شعر پڑھا..... ع

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے

آپ نے آخری لفظ بار بار پڑھا۔ مقصد دوسرا مصرع سنانا ہے اور وہ یہ کہ ..... ع

مزه تو تب ہے کہ گرتے کو تھام لے ساقی

اور پھر ساقی کے لفظ پر حضرت شیخ مدنی قدس سرہ کی جانب ہاتھ مبارک سے اشارہ فرما کر کار کو روانہ کرادیا۔

معاصی و آثام کا معاف کرنا خرقِ عادت ہے :

حضرت افغانی قدس سرہ نے اگر کسی گرتے کو تھامنے کے لئے سرنامہ پر اونچے الفاظ لکھ دیئے ہیں تو ان کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں جو عرض کیا گیا۔ اب پڑھنے والوں اور سننے والوں کو ان الفاظ سے فریب اور دھوکہ میں نہیں آنا چاہیئے۔ ہاں اپنے ذنوب کثیرہ اور کثرت خطایا اگر آڑے نہ آئے اور وقت موعودہ پر ایسے اہل اللہ کے دعواتِ مقبولہ کام آئے اور کلمہ شہادت نصیب ہوا تو پھر کوئی فکر نہیں ورنہ رحمت کی آیتیں کوئی ضابطہ نہیں۔ عادت اللہ معاصی اور آثام پر گرفت ہے۔ بلا توبہ نصوح اور بلا کسی طاعتِ مقبولہ اور بلا کسی شفیع کی شفاعت کے جو کسی وجہ سے باذن اللہ ہی ہو سکتی ہے۔ معاصی اور آثام کا معاف کرنا خرقِ عادت ہے۔ حضرت کے ان ارشادات میں بصورتِ ایک مکتوب کے حضرت شاہ ولی اللہ

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے اس کی تصریح بھی میری ہی اصلاح کے لئے موجود ہے۔

## خرقِ عادت پر عادت کا اعتماد نادانی ہے :

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی سے استدلال فرمایا ہے کہ حضرت مریم علی نبینا وعلیہا الصلوٰۃ والسلام کے قصہ سے کوئی عورت اسی امید پر بیٹھ جائے کہ خداوند تعالیٰ بغیر شوہر کے بچہ عطا فرما سکتے ہیں تو جواب یہی ہے کہ یہ عادت کے خلاف ہے اور تَزَوُّجُوا اور فَانكِحُوا (نکاح کرو) کے بھی خلاف ہے یہ خرقِ عادت ہے، اسی پر بھروسہ کر کے رات دن اپنے لئے اولاد کی دعا کرنے میں وقت ضائع کرنا کسی طرح جائز نہیں۔

## میری اشد اور ناگزیر ضرورت :

میری یہ ادنیٰ ضرورت بھی نہیں ہے کہ احباب حضرت افغانی قدس سرہ یا اس قسم کے دوسرے اکابر کے الفاظ کو اللہ فی اللہ میرے حق میں کچھ اعلیٰ الفاظ کو من مانی معنی پہنائیں یا کچھ باتیں جو خود آپ نے نجم المدارس میں کچھ عرصہ میں مجھ میں دیکھیں یا مجھ سے سنیں اور اتفاقاً حسن ظن سے آپ کو پسند آئیں ان کو اچھا لانا بالکل کھلی حقیقت ہے کہ مجھے اس سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔ اگر فرشتہ نے سکرات یا موت و برزخ میں ان کو دکھا کر پوچھا کہ ”اَکُنْتَ هَكَذَا“ (کیا تو ایسا تھا) آپ کو معلوم ہے کہ اپنے نفس کا علم حضوری ہوتا ہے، اگر میں اس کا جواب ہاں میں دوں تو فوراً اِقْرَأْ كِتَابَكَ اپنا اعمال نامہ سامنے رکھ دیں گے۔ خود میں نے بار بار پڑھا پڑھایا ہے اور یہی عقیدہ اور پختہ یقین ہے کہ وَ لَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا (وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی نہ چھپا سکیں گے) بزرگوں کا یہ قول سنتا اور سناتا آ رہا ہوں۔

روز یکہ زیر خاک تن ما نہاں شود

آہا کہ کردہ ایم یکا یک عیاں شود

جس دن ہمارا جسم مٹی میں چھپا دیا جائے جو کچھ عمل بھی ہم نے کیا سب ہمارے سامنے آ جائے گا۔

## حسنِ خاتمہ کی فکر :

تو فرمائیے! کہ ان حقائق کے ہوتے ہوئے ہاں کے جواب نے مجھے فائدہ پہنچایا یا اچھی طرح گرفتار کرایا۔ میری اشد اور ناگزیر ضرورت اس وقت یہی اور صرف یہی ہے کہ ۸۵ سال میں جتنی غلطیاں ہوئی ہیں دانستہ یا نادانستہ، ظاہری یا باطنی، کبیرہ یا صغیرہ، قدیمہ یا حدیثہ آپ اس کے لئے پُر خلوص دعا فرماتے رہیں اور بکرات و مرآت کہ اللہ تعالیٰ وہ سب مفت میں معاف فرماویں اور ان اکابر اہل اللہ نے جتنی شفقتیں فرمائی ہیں ان کو شہاداتِ تزکیہ کے طور پر مفت میں قبول فرما کر ان کے بدلہ میں حسنِ خاتمہ کی دولت سے نوازیں۔ انہیں کے حسن ظن کو قبول فرما کر سکراتِ موت کو آسان تر فرمادیں اور جب تک سانس میں سانس چلے دور حاضر کے فتنِ مَآظْهَر و مَآ بَطْن سے حفاظت فرمادیں.....

مراد و خضر عنماں گیر باید از چپ و راست

کہ کجروی نکنم ورنہ عزمِ راہِ خطا است

مجھے دورا ہبر دائیں اور بائیں ملنے چاہئے تاکہ غلط راستہ پر نہ چل پڑوں۔

سوء کبر اور محتاجی (تاکہ کسی کی دستگیری کی ضرورت ہو) سے ضرور محفوظ رکھیں کہ اس کے تصور سے بھی دیر تک مجبوظ رہتا ہوں۔

## سفرِ آخرت کیلئے دو ضروری کام :

یہی میری سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اس طرف توجہ فرمادیں تو آپ کا انتہائی احسان ہوگا۔ اس سے اگلے مرحلہ میں تشویش نہیں ہوگی اور ہرگز نہیں ہوگی ان شاء اللہ تم ان

شاء اللہ۔ عمر کے تقاضا کے علاوہ بہت سے خواب بھی ایسے ہی ہیں کہ جانا صبح و شام کی بات معلوم ہوتی ہے۔ ہاں آپ میں اخذ کا مادہ سمجھ کر اتنا عرض کر دوں کہ میں اس کے لئے تیاری کرنے سے ہر طرح غافل رہنے کے باوجود دو کام کرنے لگا ہوں۔ ایک یہ کہ ہر دعا اور نماز کے آخر میں ”رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي اِلَى رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ“ (ابراہیم: ۴۰، ۴۱) (اے رب میرے کر مجھ کو کہ قائم رکھوں نماز اور میری اولاد میں سے بھی اور قبول کر میری دعا اے ہمارے رب بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہو حساب) کو خاص کر اس خیال سے پڑھنے لگا ہوں کہ کل کو اگر رحمت الہی نے ”الْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ“ کا معاملہ فرمایا تو یہ خاص محسنین والدین کرامؑ یہ شکوہ نہ فرماویں کہ تم نے مرور زمانہ سے ہم کو ہمیشہ یاد نہیں کیا۔ الحمد للہ بھولا کبھی نہیں لیکن اس خاص خیال سے ان آخری ایام میں یہ دعا پڑھا کرتا ہوں۔ نماز کے اندر بھی اور بعد از نماز بھی کہ انہیں قبولیت دعا کے اوقات کہا گیا ہے۔

اور ذریت میں جو کمی محسوس کرتا ہوں وہ اپنی ناقص زندگی کا نتیجہ ہے اور صورت

حال وہی ہے جسے مولائے رومؑ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے .....

کہ حملہ بر خود میکنی اے سادہ مرد

ہمچوں آں شیرے کہ بر خود حملہ کرد

کہ ممکن ہے اس سے اپنی کوتاہیاں معاف ہوں یا میرے بعد ان دعاؤں کے

مقبول ہونے کا کچھ اثر ظاہر ہو۔ شعر میں مولائے رومؑ نے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے

کہ شیر نے کنویں کے پانی میں اپنی تصویر دیکھی تو اس پر حملہ کرنے کنویں میں کود پڑا اور

ہلاک ہو گیا۔ تم بھی اپنے اعمال کے آئینہ میں اپنی شکل دیکھ کر جو اعتراض کر رہے ہو یہ اپنے

ہی پر اعتراض ہے۔



کھانے پینے کے برتنوں کو صاف کرنے کا اہتمام :

دوسری اس بات کی کوشش کرتا ہوں کہ جس پیالہ میں چائے یا دودھ وغیرہ کچھ پی لیتا ہوں اسے فوراً پانی ڈال کر صاف کرتا ہوں۔ اسی طرح جس برتن میں کھانا کھایا اسے بھی ملوث نہیں چھوڑتا، خود پانی سے صاف کر دیتا ہوں یا برتن اٹھانے والی بچی کو کہہ دیتا ہوں اور یہ اس خیال سے اور اس تبلیغ سے کہ صاف پیالہ اور صاف برتن تسبیح پڑھا کرتے ہیں۔ ہم اس خیال سے اسے صاف کر دیں تو ہم مفت میں ان کی تسبیح میں شریک رہیں گے۔

حضرت افغانیؒ کے مکتوب قدسیہ :

بہر صورت حضرت قدس سرہ کے مکتوباتِ قدسیہ کو آپ ہی کی توجہ دلانے سے جب بہ تعاون برخوردار مولوی حافظ محمد نسیم سلمہ دوبارہ پڑھنے لگا تو ایک عجیب حظ محسوس ہونے لگا، اس کی تکمیل تک زندگی رہی تو آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا۔ پھر آپ جانیں اور آپ کا کام لیکن خود کو یہ شرمندگی حاصل ہو رہی ہے کہ ان عجیب و غریب نصائح کو نہ صرف یہ کہ بار بار پڑھ کر مستفید نہ ہو سکا بلکہ اپنی نالائقی سے ان کو پوری طرح محفوظ بھی نہ رکھ سکا حتیٰ کہ بعض کا مکمل طور پر عکس بھی نہ لیا جاسکا۔ فیا اسفیٰ علیٰ ما فرطت فیہا۔

اکابر کی شامِ زندگی :

جملہ معترضہ (۱) برادر عزیز مولوی عماد الدین صاحب کا رسالہ ”اکابر کی شامِ زندگی“ کو

پڑھتے ہوئے مسلسل جو آنسو گریے کیا عجب وہی اپنی نجات کا ذریعہ بن جائے۔ (یہ رسالہ

القاسم اکیڈمی نے شائع کیا ہے)

## ”القاسم“ منفرد دینی جریدہ :

جملہ معترضہ (۲) : القاسم بابت جولائی ۲۰۰۳ء کل پرسوں مل گیا۔ سوانح حضرت مولانا محمد احمد مرحوم پر احقر کے معروضات کا آخر ترین حصہ ”انتہا یہ کہ شریعت ساز کمیٹی میں غیر مسلم اقلیت کو شریک کرنے پر احتجاج شائع کرنے میں غالباً القاسم نہ صرف پہلا دینی بلکہ منفرد اسلامی جریدہ ہو، اس کے باوجود اگر بقول حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ دو ڈومنیوں کی بیداری پر پورا قصبہ رب قہار و جبار کے عذاب سے بچ گیا تھا تو کیا عجب اس ضعیف ترین آواز سے پورے ملک کے دینی زعماء دین کی اس کھلی بے حرمتی پر مکمل خاموشی پر آئیوا عذاب بھی روک دیا گیا ہو۔ اللہم فلیکن ہکذا۔ و اللہ بصیر بالعباد۔

## تیرہ سطری خط، سترہ صفحات کا جواب :

آپ کے بارہ تیرہ سطری خط کے جواب میں سترہ صفحے سیاہ کر کے بھی قلم کی جوع ہل من مزید کہنے کو ہے۔ ۱۹ ربیع الثانی سے ہی جواب لکھنا شروع کیا۔ آج ۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ قریب غروب عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سترہ دن جو بخار گرمی وغیرہ کے باعث اچھے بھلے صبر آزما تھے۔

## صورتِ بے جان بھی مطلوب ہے :

مگر بجز اللہ سیدی حضرت افغانی قدس سرہ جیسے اکابرین کی توجہات اور آپ جیسے احباب کے دعاؤں سے ضروری معمولات از قسم تدریس و تعلیم بعض مسائل کے ضروری جوابات، تنازعات کے بیانات وغیرہ کے ساتھ تلاوت و درود شریف کا حال تو اول سے

صورتِ بے جان کی ہے لیکن مشہور مقولہ یا مصرعہ ”یارب این صورتِ بے جان نمی خواہم“ سے کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ صورت خود مطلوبِ شرعیہ ہے اس کے بغیر نہ کوئی عمل مقبول ہے اور نہ ہی کوئی عقیدہ تو ”خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل“ اس لئے صورت کی بے قدری اور ناشکری سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں البتہ اس میں روح جان افزا ڈال دینے کی ہر وقت دعا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور آپ سے بھی اسی کی بصد تضرع و زاری دعا چاہتا ہوں اور اسی کو اپنی انتہائی ضرورت سمجھتا ہوں.....

دل مے رود ز دستاں صا حبد لاں خدارا

فردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا

کلیجہ منہ کو آ رہا ہے، کیونکہ کل فردائے حشر تو سب کچھ سے پردہ اٹھا دیا جائے گا۔ ہاں کم اور مقدار کی کمی ہے مگر وہ فرائض و سنن کے علاوہ باعث مزید پریشانی نہیں۔ یعنی فرائض، واجبات اور سنن موکدہ کے سوا دوسرے معمولات میں دوام مطلوب ہے اور یہی احب الأعمال ہے۔

مکاتیب کے مطالعہ کے برکات :

مکاتیب قدسیہ پہلے بھی کسی صاحب نے طلب کئے تھے غالباً شائع نہیں کئے ورنہ کوئی ایک آدھ نسخہ بھیج دیتے۔ اس دفعہ آپ صاحبان کی طلب یا تجویز کا خاص اثر اور بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ان سب کی جدید زیارت نصیب ہوئی۔ تقریباً سو سو (۱۲۵) تک ان کی تعداد ہو سکتی ہے۔ ۸۲ ہجری سے حضرت اقدس کی یہ توجہ جن کے ایک ایک لفظ سے بِالْمُؤْمِنِينَ رَوْفٌ رَّحِيمٌ کی نیابت مترشح ہو رہی ہے اور جس کے ایک ایک حرف سے حضرت کافناء الفناء بلکہ وراء الوراء کے مقام پر فائز ہونے کا بے اختیار تصور جمنے لگتا ہے۔ الحمد للہ آخر تک یہی کیفیت رہی۔

## ایک خواب اور اس کی تعبیر :

گذشتہ دنوں کے ایک خواب میں، میں اپنے مخدومزادہ صاحبزادہ غلام قاسم جان شیرانی فاضل حقانیہ و ریاض یونیورسٹی، مستفیض مدینہ یونیورسٹی سے کہہ رہا ہوں کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس شیخ افغانی قدس سرہ کا وصال یہیں کلاچی میں ہوا۔ خواب میں صاحبزادہ صاحب نے لاعلمی کا جواب دیا۔ آنکھ کھلی تو خیال آیا کہ یہاں تو احقر کے شیخ ثالث حضرت میاں جمیل احمد صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تھا نہ کہ حضرت افغانی قدس سرہ کا۔ معاً یہ خیال بھی آیا کہ بزرگان دین کے مطابق کہ شیخ ثانی دراصل لطیفہ ہوتا ہے شیخ اول کا۔ اس طرح حضرت دہلویؒ کا یہاں وصال گویا حضرت افغانیؒ ہی کا وصال ہے۔ ثانیاً یہ کہ حضرت کے الطاف بے غایات اس کا قرینہ ہے۔ قریب بہ قطعہ کہ حضرت قدس سرہ آخر تک الحمد للہ ثم الحمد للہ اس جانب متوجہ رہے اور یہی حضرت کا یہیں وصال ہے جو خواب میں بتایا گیا ہے۔

## روزِ محشر میں نگاہِ یار کی تمنا :

بہر حال زندگی کا اپنا سارا سرمایہ یہی رہا ہے کہ اول سے آخر تک اپنے بڑوں نے واللہ باللہ ثم باللہ بلا کسی استحقاق و اہلیت کے اس ناکارہ کو سہارا دیا اور آپ سے پھر وہی درخواست کروں گا کہ مجھ پر آپ جیسے مخلص احباب اور قدیمی رفقاء نجم المدارس کا سب سے بڑا احسان یہ ہے اور یہی میری سب سے بڑی زندگی اور برزخی ضرورت ہے کہ دل سے دعا فرماتے رہیں .....

فردا کہ روزِ حشر کہ عرضِ خلّاق است

باید دریاں میاں بمن افتد نگاہ او

یعنی کہ کل قیامت کو ان حضرات کی نگاہ سے محروم نہ رہوں۔ (آمین)

فَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ اگر زندگی کی آخری سانس تک یہ رشتہ قائم رہا تو بے اختیار منہ سے فُزْتُ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ کے مبارک الفاظ نکلیں گے، ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ۔

بہر حال یہ ڈرر گر انما یہ انشاء اللہ مرتب ہو کر پیش خدمت کر دیئے جائیں گے۔ اگر زندگی نے وفا کی تو ہو سکتا ہے کہ جا بجا ضروری نوٹ بھی بعض مکاتیب قدسیہ کے متعلق دیدیئے جائیں گے ورنہ وَكَمْ مِنْ حَسْرَاتٍ فِي بُطُونِ الْمَقَابِرِ تو آپ کو معلوم ہی ہے۔

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ

۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ



## مکتوبِ اوّل کا پس منظر اور تفصیلی وضاحت

پہلے مکتوب کو سمجھنے کے لئے درج ذیل معلومات ذہن میں رہیں۔ (یہ حضرت کے محفوظ مکتوبات قدسیہ کا پہلا مکتوب ہے)

(۱) ۵۸ء میں صدر ایوب کا مارشل لاء آیا تو جمعیتہ علماء اسلام کا نام نظام العلماء رکھا گیا۔

(۲) اس وقت جمعیتہ بنام نظام العلماء کے امیر اعلیٰ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری صاحب قدس سرہ تھے اور ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ۔ جمعیتہ اس وقت مغربی پاکستان تک محدود تھی۔

(۳) ۵۶ء کے دستور سے متعلق آئینی کمیشن نے ایک سوالنامہ جاری کیا تھا جو کہ ملک کی اہم شخصیتوں، بعض دینی مدارس اور بی ڈی کے ممبران کے نام بھی وہ بھیجا گیا اور ملک بھر سے اس پر رائے لینے کا اظہار کیا گیا۔ یہ سوالنامہ وزیراعظم محمد علی صاحب کے

دور حکومت میں مرتب ہوا تھا اور جماعت اسلامی نے اس کے اسلامی دفعات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعظم کو مبارکباد دی تھی۔ ۱۹۵۸ء میں جمعیت علماء اسلام نے اس مسودہ کے اسلامی دفعات پر سخت تنقید کی تھی۔ اس کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی سیدی افغانی قدس سرہ اس کے اہم رکن تھے۔ شیخ حسام الدین اور جناب تاج الدین انصاری مرحومین اس کمیٹی میں قانونی مشیر تھے۔ اس کا مقدمہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مرحوم نے لکھا تھا جو اس کمیٹی کے اہم رکن بھی تھے۔ خیال یہی ہے کہ علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ بھی اس کے رکن تھے۔ جمعیت کے عاملہ کے اُس اجلاس میں جولاءِ ہور ہی میں تھا احقر بھی بحیثیت رکن عاملہ کے شریک تھا جس میں تنقیدی کمیٹی کا تقرر ضروری سمجھا گیا تھا۔ مارشل لاء لگنے کے بعد عاملہ جمعیت کا پہلا اجلاس ملتان میں ہوا۔ احقر اس میں بوجہ بیماری شریک نہیں ہوا۔

حضرت کے مکتوب میں اسی کا ذکر ہے کہ جمعیت بنام نظام العلماء نے مجھے اس کا جواب لکھنے کے لئے کہا۔ بعد میں جامعہ اشرفیہ لاہور میں اس کا جواب لکھنے کے لئے انیس علماء اکٹھے ہوئے تھے۔ غالباً اس کی صدارت حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے کی ہوگی۔ مودودی صاحب وہاں جمعہ پڑھا کرتے تھے۔ اندازہ یہی ہے کہ اصل اہتمام ان لوگوں کا تھا اور اسی لئے اس سوالنامہ کے اسلامی دفعات کی مطلقاً تائید کی گئی تھی۔ حضرت ذراتا خیر سے پہنچے۔

حضرت کے مکتوب میں ہے کہ مجھے مولانا غلام غوث ہزاروی نے بحیثیت ناظم جمعیت نظام العلماء کے حکم بھیجا کہ میں اس میں شرکت کروں۔ چونکہ اس جواب میں سوالنامہ کے اسلامی دفعات کی مطلقاً تحسین کی گئی تھی، مولانا غلام غوث صاحب مرحوم تیز طبیعت کے تھے ہی انہوں نے چالیس علماء کو بلایا اور مودودی صاحب سے بغض فی اللہ تو ان کی طبیعت

ثانیہ تھی تو اسی تیز لہجہ میں ہی انیس علماء کے جواب پر لکھ دیا۔ اسی پر انہوں نے حضرت افغانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی خط لکھا جس کا ذکر حضرت کے مکتوب میں ہے۔

احقر لاہور کے اس اجلاس میں بھی اسی بیماری کی وجہ سے نہ جاسکا جس کی وجہ سے ملتان نہیں گیا تھا۔ انیس علماء کے جواب کی تائید و تحسین پر ہم لوگوں نے بھی علاقہ کے احباب کو اکٹھا کیا تھا۔ چالیس علماء کا تردیدی بیان مجھے آپ کے شہر چودھوان شریف (احقر عبدالقیوم حقانی کا آبائی گاؤں) میں ملا جس سے بے حد پریشانی ہوئی۔ میں وہاں حضرت مولانا عطا محمد صاحب اور شہر کے دوسرے علماء جن کی قیادت حضرت مولانا عبدالحق صاحب مرحوم کر رہے تھے، ان کے حکم پر ایک مسئلہ پر اختلاف کی وجہ سے بطور حکم کے گیا ہوا تھا اور آپ کے غالباً اولین استاد عزیز القدر صاحبزادہ مولانا حافظ عبدالحلیم صاحب مرحوم فاضل دیوبند ہی مجھے لینے کو آئے۔ حضرت نے اپنے مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا ہے کہ جو جواب مولانا ہزاروی مرحوم کو لکھا ہے اسی کی نقل تم کو بھی بھیج رہا ہوں۔ مولانا ہزاروی مرحوم کی تو بہر حال ایک شخصیت تھی لیکن احقر کی اتنی دلجوئی جو کہ آپ کے ادنیٰ سے ادنیٰ شاگردوں کی صف میں بھی کھڑا ہونے کے قابل نہیں ہے۔ یہ حضرت کی فناء الفناء پر فائز ہونے کی کھلی دلیل ہے اور صدر آئینی کمیشن کو گرامی نامہ لکھ کر کھلے لفظوں میں فروگذاشت کا اعتراف وَ كَانَ وَقَافًا لِكِتَابِ اللَّهِ كَ شَانِ فَارُوقِ كَا كَهْلَا ثَبُوتِ هِے۔

آپ کو شاید خیال نہ ہو یہ وہی حضرت افغانی ہیں جو سالہا سال دارالعلوم دیوبند کے اعلیٰ اساتذہ میں شامل رہ چکے ہیں جو اس کے بعد دارالعلوم دیوبند کے شوریٰ کے انتخاب سے ڈابھیل کے مدرسہ میں خود علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی کامیاب جانشینی کا فریضہ ادا کر چکے ہیں اور پھر جو غالباً گیارہ سال تک ریاست قلات کے محکمہ شرعیہ کے چیف



جسٹس قاضی القضاة کے عہدہ پر رہ چکے ہیں اور جب ون یونٹ بننے کے بعد آپ کے شرعی فیصلوں کی اپیل پاکستان کے سپریم کورٹ میں ممکن بنا دی گئی تو صرف احترام شریعت کے لئے فوراً استعفیٰ دیدیا کہ شرعی فیصلہ پر غیر شرعی عدالت کی اپیل شریعت کی توہین ہے حالانکہ خود والی قلات نے پر زور استدعا کی کہ ایک ہی سال کے بعد آپ ریاست کے ضوابط کے پیش نظر پنشن کے حقدار بن سکیں گے۔ فرمایا شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی توہین ایک منٹ کے لئے بھی برداشت کرنا ایمان کا نقصان ہے، او کما قال رحمة الله عليه۔

ان فضائل کے باوجود اپنے نیاز مندوں کے ساتھ مل کر پوری پابندی سے فرائض ادا کرنا اپنی مثال آپ ہی ہے۔

حَلَفَ الزَّمَانُ لِيَأْتِيَنَّ بِمِثْلِهِ

حَنَثُ يَمِينِكَ يَا زَمَانُ فَكُفِّرْ

( زمانہ نے قسم اٹھائی ہے کہ تیری مثل لاؤں گا اس سے کہہ دو کہ کفارہ ادا کر دو تو

حانث ہو گیا، یعنی ان کی مثل نہیں لاسکا اور نہ ہی لاسکے گا)

ایک ذیلی مگر ضروری گزارش :

مکتوب گرامی کو سمجھنے کے لئے نہیں مگر اس سے ایک اہم تعلق کی بناء پر عرض کرتا ہوں کہ علماء کی اس تنقیدی رسالہ کی تمہید جو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے قلم سے لکھی گئی ہے اس میں ۱۹۵۶ء کے آئین کی شدید غلطیوں میں سے یہ بھی ہے کہ پاکستان کی باختیار اسمبلیوں میں غیر مسلم کی شرکت اسلام کے ساتھ استہزاء ہے اور یہ کہ جمعیتہ کا فرض ہے کہ وہ اس خرابی کو دور کرے۔

اب بیسوں سال سے اس کے خلاف آواز اٹھانے کی توفیق سے علماء محروم ہیں اور اس پر ڈنکے کی چوٹ نظامِ اسلام لے آنے کی دعوے دار بھی۔ (اور جو افراد خداوند کریم کو حاضر ناظر جانتے ہوئے حلفیہ وعدہ کر گئے کہ اس کے خلاف اسمبلی کے اندر اور باہر ہر طرح آواز اٹھائیں گے اور دس بارہ سال سے مکمل اسکی خلاف ورزی کر رہے ہیں وہی سب کے سربراہ اور مختار کل ہونے کے شرف کے مستحق بھی بنے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون)

ع وائے گرد رپس امروز بود فردائے  
(خدا بچائے اگر دوسرا دن بھی ایسا ہی ہو جیسا یہ دن)

## دوسری ذیلی گزارش :

جو اس ناکارہ کے نزدیک تو باقلام من ذہب اشاعت کے قابل ہے اور وہ یہ کہ یہی آئینی سوالنامہ جب حکومت نے دینی مدارس بی ڈی ممبران وغیرہ کو بھیجا، تو نجم المدارس میں بھی آیا۔ علاوہ ازیں یہاں کے ایک زمیندار حاجی غلام قاسم خان مرحوم برہ خیل کے پاس بھی آیا جن کا تعلق غالباً مسلم لیگ ہی سے تھا۔ شہر کے عام مجلسوں میں ان کے بیانات بھی ہوا کرتے تھے۔ علماء کے خلاف بھی بولا کرتے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے ہم لوگ اس کی زد میں ہوتے۔ جب یہ سوالنامہ اس نے پڑھا اور اس کے اسلامی دفعات پر نظر پڑی تو جماعتی اختلاف، ذاتی اور شخصی وقار اور پٹھانی ضد سب بھول گئے اور بے ساختہ بولے میں بے ایمان ہو کر نہیں مرنا چاہتا، میں اسلام سے ناواقف ہوں۔ یہ سوالنامہ قاضی عبدالکریم کے پاس بھیج دیں، ان سے کہیئے مہربانی کر کے ان سوالات کے جواب اسلام کے روشنی میں لکھ کر مجھے واپس کر دیں جس پر میں پورے اطمینان سے دستخط کر کے بھیج دوں گا۔

دیکھا آپ نے ایک عام مسلمان کا جذبہ ایمانی جس کا مقابلہ اگر نصف صدی بعد اب اپنے جیسے دیندار اور دین سے واقف لوگوں سے کیا جائے تو شاید بے ساختہ کہنا پڑے کہ.....

فضیحت بود بروز شمار

بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر

(بڑی شرمندی ہوگی قیامت کے دن کہ غلام تو اللہ کی گرفت سے آزاد ہو اور

مالک پابہ زنجیر) (والعیاذ باللہ العظیم)

ہاں اور بندہ نے ان کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا کہ مرحوم میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور خان موصوف چارپائی کے آخر میں زمین پر بیٹھے ہوئے والد صاحب مرحوم کے پاؤں پکڑے ہوئے ہیں، دفعۃً یہی تعبیر دل میں آئی کہ ان کا انشاء اللہ یہی دینی تعلق ان کے کام آ رہا ہے۔

بود مورے ہو سے داشت کہ بہ کعبہ رسد

دست برپائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

(چیونٹی کو شوق ہوا کہ کعبہ کی زیارت کروں، کبوتر کے پاؤں پر بیٹھی اور حرم پہنچ گئی)

مکتوب (۱)

(۲۵ ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ)

اجتماعی کام میں حزم و احتیاط کی ضرورت

مخلصم فی اللہ جناب قاضی صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاص نامہ پہونچا۔ آپ کے خط کے جواب کے ساتھ حضرت

مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب کے دوسرے خط کا بھی تقریباً اسی مضمون کا جواب لکھا گیا۔ آئینی کمیشن کے صدر کی طرف سے میرے پاس ترنگ زائی مستقل سوالنامہ آیا تھا لیکن اس کا جواب لکھنے نہیں پایا تھا کہ نظامت اعلیٰ کے حکم پر لاہور اشرافیہ جانا پڑا۔ وہاں سے جب ترنگ زائی واپس آیا تو چند دن کے بعد انیس علماء کا ٹائپ شدہ جوابنامہ پہنچا جس کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ سابق دستور کے جن اجزاء و دفعات کو باقی رکھنے کی سفارش کی گئی ہے ان میں ہماری ترمیمات کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ بناء برآن میں نے اس جوابنامہ کی کاپی صدر آئینی کمیشن کے نام بھیجی اور اپنا ایک خط بھی اس کے ساتھ منسلک کر دیا جس کی نقل درج ذیل ہے۔

جناب محترم صدر آئینی کمیشن پاکستان

سلام مسنون کے بعد عرض آنکہ انیس علماء کے جوابنامہ کے ایک رکن کی حیثیت سے میں جناب کی توجہ ایک فروگذاشت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو جوابات کے سلسلے میں پیش آئی ہے وہ یہ کہ مذکورہ جوابنامہ میں سابق دستور کی جن دفعات اور اجزاء کو باقی رکھنے کی سفارش کی گئی وہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ ان کو ہماری ترمیمات کی شکل میں باقی رکھا جائے جو ہم نے ۲۲-۲۳-۲۴ جون ۱۹۵۸ء کو بمقام مردان سابق دستور کے متعلق پاس کی ہیں اور جس کی مطبوعہ کاپی ہمراہ جوابنامہ ہذا ارسال خدمت ہے۔ (شمس الحق افغانی صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان) اس کی تصدیق آئینی کمیشن کے دفتر لاہور سے کی جاسکتی ہے۔

(نوٹ) اس کے بعد مجھ پر کیا ذمہ داری باقی رہ جاتی ہے۔ آپ خیال فرمادیں

کہ عاملہ جو نظام العلماء کی قوتِ حاکمہ ہے، اس نے ملتان کے اجلاس میں مجھے مامور کیا کہ میں خود ہی جوابنامہ مرتب کروں۔ بعد ازاں جب میں جوابات ترتیب دینے لگا تو نظامت

اعلیٰ نے اس فیصلہ کو منسوخ کر کے مجھے مشترک جوابات کے لئے اشرفیہ لاہور بھیجا۔ اشرفیہ کی کارروائی جب منظر عام پر آئی تو مجھ سے دریافت کئے بغیر چالیس علماء کا مخالف محاذ تیار کیا گیا اور مخالفت کا وہ ناموزوں مظاہرہ کیا گیا جو لیڈرانہ شان کے موافق ہو تو ہو لیکن عالمانہ وقار کے خلاف تھا۔ ان حالات کے پیش نظر میں اس امر کے معلوم کرنے سے قاصر رہا کہ ہمارے نظام العلماء کا نظام اجتماعی اور اصولی ہے یا شخصی و جذباتی ”خواہ وہ جذبات للہیت ہی کا نتیجہ سہی“ ان حالات میں اجتماعی کام سے دل سرد ہو گیا ہے اور اب ایسی تدبیر زیر غور ہے کہ جماعتی مفاد کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اپنی ذمہ داری میں کمی کر دوں۔ آپ کے والد ماجد، مولوی عبداللطیف صاحب و دیگر احباب کو سلام۔

شمس الحق عفا اللہ عنہ

ترنگ زائی، پشاور

نوٹ :- ”خواہ وہ جذبات للہیت ہی کا نتیجہ سہی“ کا جملہ غور سے پڑھیں اور حضرت کی للہیت خوف و خشیت خداوندی کا اندازہ لگائیں اور پھر اپنی ذمہ دارانہ حیثیت کا لحاظ ایسے خصوصیات کی جامع شخصیت کا ملنا ناممکن تو نہیں بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ”لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي..... الخ“ لیکن عنقا صفت ضرور ہیں۔

مکتوب (۲)

استقامت فوق الکرامت

(۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۲ھ)

برادر محترم جناب قاضی عبدالکریم صاحب نور اللہ قلبکم بآلہ... ریسرٹان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں بجز اللہ خیریت سے ہوں۔ بر خود ارم حافظ نور الحق کو مع والدہ اش پشاو رو روانہ کر چکا ہوں تاکہ آب و ہوا کی مخالفت کی وجہ سے پھر مرض عود نہ کرے۔ آپ کے خط کا پہلا حصہ سلوک سے متعلق ہے اور پچھلا حصہ کیفیات سے۔ حصہ اول کے متعلق امر اول: کہ معمولات میں ناغہ نہیں ہوتا اس کا نام استقامت ہے جو فوق الکرامت ہے۔ امر دوم: کہ رقت و بکاء کی کیفیت طبعی ہے یا قلبی؟ ظاہر ہے کہ قلبی ہے کیونکہ طبعی محرک مثل موت اقارب صدمہ بدنی و مالی موجود نہیں جس کا وجود بکاء طبعی کے لئے ضروری ہے لہذا استدراج کا شبہ تو ہم ہے۔ باقی رہی معصیت اس کا علاج ماضی کے لئے توبہ اور مستقبل کے لئے عزم و ہمت و تصور عذاب و حساب و عظمت الہی ہے۔ امر سوئم: کہ ترک معصیت اور قیام اللیل کی توفیق نہیں ملتی۔ یہ دونوں امر اختیاری ہیں جس کا منشأ سستی ہے اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ سستی کا علاج چستی ہے۔ ہمت اس راہ میں مدارِ اعظم ہے۔ پہلے پہل دو چار مرتبہ تکلیف ہوگی بعد میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے.....

نسیم جاگو کمر کو باندھو  
اٹھالو بستر کہ وقت کم ہے

اصل شئی طاعت ہے، کیفیت نہیں :

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک انگریزی خوان نو جوان کو ہمت کے لئے اس کے مزاج کی مناسبت سے صرف یہی شعر لکھا تھا اس سے اصلاح ہوگئی۔ بزرگان سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی ملاقات و معیت چاہے کس شکل میں ہو دلیل برکت و انس ہے۔ بہر حال اعمال و اشغال مطلوب ہیں، کیفیات غیر مطلوب ہیں بلکہ بعض صورتوں میں کیفیات کا تصور غیر واصل کے لئے بوجہ فقدان یکسوئی و دلجمعی کے مانع فیضان بن جاتا ہے لہذا اصل شئی

طاعتِ حق ہے اسی پر نظر رہنی چاہیے۔ درسِ قرآن و حدیث بھی ایک ذریعہ تسکین ہے کیونکہ وہ بھی ذکر اللہ ہے جس کا ثمرہ اطمینان قرآن میں مذکور ہے، ممکن ہے کہ ذکر کے اس نوع سے آپ کی مناسبت زیادہ ہو بہ نسبت ذکر متعارف کے لہذا یہی چیز باعث تفاوت اثر ہو۔ خطوط محفوظ رہیں اور دیکھا کریں تاکہ کوئی مکرر سوال جس کا جواب دیا گیا ہو نہ کیا جائے۔ آپ کے والد ماجد اور برادران صاحبان کو دعا و سلام عرض کریں۔

دعا گو و دعا جو

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ

مکتوب الیہ کی وضاحت :

یہ ہے حضرت قدس سرہ کا خلق جسیم ایک ادنیٰ ترین نااہل اور نالائق شاگرد اور احقر انام مرید برائے نام کو برادر محترم لکھ کر گرتے ہوئے کا سہارا دینے کا اپنا فرض ادا فرما رہے ہیں اور فخر انام سید الانبیاء والمرسلین عَلَیْهِ وَ عَلَیٰ کُلِّہِم اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ التَّسْلِیْمَاتِ وَ عَلَیٰ آلِ کُلِّہِم وَ اصْحَابِ کُلِّہِم وَ اتْبَاعِہِم اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ کی سنت سنیہ کو دست مبارک سے نہیں جانے دیتے ” اِذْ قَالَ لِاصْحَابِہِ اِنِّیْ لَوَدِدْتُ لَوْرَاِیْتُ اِخْوَانِیْ اَوْ کَمَا قَالَ ” میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا۔

عرض کیا گیا حضرت! ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا تم تو صرف بھائی کیا تم تو ہمہ وقتی اصحاب ساتھی دین کے ہر کام میں ہر گام میں میری مدد کرنے والے ہو۔ فرمایا بھائیوں سے میری مراد وہ مسلمان ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔ یہ حاصل ہے آپ کی تمنا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سوال اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا۔ دیکھا نبی مرسل

فخر الاولین والآخرین نے ان مسلمان ہونے والوں کو شاید قیامت تک مسلمان ہونیوالوں کو اپنا بھائی کے نام سے یاد فرمایا۔ خیال آتا ہے کہ جس طرح ایک سچے مسلمان کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ کاش مجھے جان مال، ال اولاد کی قربانی دیکر حضور پاک کی زیارت ہو جاتی کما فی احادیث المشکوٰۃ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک سچے مسلمان کے ملاقات کی تمنا ہی ہے.....

الفت کاتب مزا ہے کہ وہ بھی ہو بیقرار

دونوں طرف سے آگ برابر لگی ہوئی

بہر حال ہم جیسے تنگ ظرف لوگ اگر حضرت کی ایسی عزت افزائی پر مغرور ہونے لگیں تو اپنی حماقت ہوگی۔ حضرت تو سنت پر عمل کرنے کا شوق پورا فرما گئے، فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ باقی مضمون تو ظاہر ہے کہ سینکڑوں کتب تصوف کا عطر ہے۔ ماشاء اللہ ماشاء اللہ والامر بید اللہ یھدی بہ من یشاء۔

مکتوب (۳)

استقامت بدون الاحوال زیادہ کمال ہے

(۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۴ھ)

محترم جناب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! پہلے خط کا جواب دے چکا ہوں لیکن دیر سے کہ کثرت خطوط کی وجہ سے ذہول ہو گیا۔ راہ سلوک میں کیفیات غیر اختیاری طور پر وارد ہوتے ہیں، ان کو احوال کہتے ہیں مگر یہ دین میں مقصود نہیں۔ سلوک سڑک پر چلنا ہے ارد گرد پھول اور درخت نظر



آئیں یا نہ آئیں سڑک بہر حال قطع ہوگی لہذا ان کے فقدان سے پریشان نہوں بلکہ استقامت بدون الاحوال زیادہ کمال ہے کہ مجاہدہ اتم ہے۔ محققین صوفیہ کرام کے نزدیک حرکات لطائف بھی کمال نہیں کہ وہ جوگیوں کو بھی بوجہ ریاضت کے حاصل ہو جاتے ہیں اور کبھی اکمل اکاملین کو حاصل نہیں ہوتے جیسے صحابہ کرام کو، تو اصل مقصود ذکر و فکر، نماز و تلاوت سے حصول نسبت ہے اور اسی کو وصول الی اللہ کہتے ہیں جس کی علامت استقامت علی الطاعة، رقت قلب، لذت فی الطاعت یا وحسی جیسے بھوکے کو روٹی اور پیاسے کو پانی کی یاد ہوتی ہے۔ غیر مقصود ہے اس کو مقصود سمجھنا اس راہ میں مضر ہے۔ اسی معیار کے تحت آپ آئندہ احوال لکھا کریں۔ خواب بھی مبشرات ہیں لیکن مقصود نہیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تقریباً اکثر مریدوں کے خواب کے جواب میں یہ شعر لکھا کرتے تھے.....

نہ شہم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

کہ غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم

(میں نہ رات ہوں، نہ رات کو پوجنے والا کہ خواب کی باتیں کروں میں تو آفتاب

نبوت کا غلام ہوں اسی کی بات بتلاؤں گا۔ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم۔

فقط حَفِظْكُمْ اللَّهُ عَنْ مَضْرَبَةِ الدَّارَيْنِ وَرَفَأَكُمْ إِلَى مَقَامِ الرِّضَا وَالْقَبُولِ۔ سب

احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاولپور

مکتوب کا خلاصہ :

سلوک، تصوف، مشیخت کا کچا چٹھا طول و عرض آثار، احوال، مقاصد و مبادی سب

کو دریا بکوزہ کی صورت میں لکھدینے کی عجیب مثال ہے۔ فَجَزَاهُمْ اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ  
وَوَفَّقَنَا بِتَعْمِيلِهِ فِي الدُّنْيَا وَشَرَّفَنَا بِآثَارِهِ وَاسْرَارِهِ فِي الْعُقْبَىٰ۔

## مکتوب (۴)

راہ سلوک میں ذکر الہی و رضاء حق کو مطلوب بنانا مقصود ہے

(۹ جمادی الثانیہ ۱۳۸۲ھ)

محترم المقام زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مکتوب سامی کاشف احوال ہوا۔ (۱) نوم میں نقش و نگار انوار ذکر  
ہیں۔ سرخ رنگ لطیفہ قلب کے انوار ہیں۔ (۲) بٹن دبانے میں طلب نور ہے کہ نور پیدا  
نہیں ہوتا۔ (۳) اس صورت میں لائین بجھانا ترک نور ہے لیکن نور موجود ہے جس میں  
اشارہ ہے کہ راہ سلوک میں طلب انوار و کیفیات کا ثمرہ عدم انوار ہے اور ذکر الہی و رضاء حق  
کو مطلوب بنانا اور انوار و کیفیات کو غیر مطلوب قرار دینا سبب انوار ہے۔ (۴) توفیق قیام  
اللیل سب سے بڑی بشارت ہے اور یہی توفیق رضاء و قبولیت حق کی دلیل ہے..... اَللّٰهُمَّ زِدْ  
فِرْدُ . (۵) ندامت قبول توبہ کی دلیل ہے۔ حضرت نور المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ کی تعبیر  
وہ بھی ہو سکتی ہے جو آپ نے لکھی ہے اور یہ بھی کہ آپ کی حالت لاحقہ حالت سابقہ سے  
اچھی ہے اور یہ کہ اذان رفعت دین و دعوت الی الحق کی طرف اشارہ ہو۔ سورہ فاتحہ و اخلاص  
و درود قبل از مراقبہ ہونا بہتر ہے تا کہ مراقبہ میں فیضان مشائخ نقشبندیہ رضوان اللہ عنہم شامل  
ہوں۔ دعاء ترقیات روحانی کرتا ہوں اور یہ بھی کہ خداوند مقدمہ معہودہ کا انجام بخیر کرے۔  
میں بحمد اللہ خیریت سے ہوں۔ ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء کو تعطیل ہوگی تین ماہ دسمبر جنوری فروری

انشاء اللہ گھر پر ہوں گا۔ تمام متعلقین کو سلام و دعا عرض کر دیں۔

احقر العباد دعا گو و دعا جو

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

## مکتوبِ بالا کی وضاحت :

بٹن دبانے کے باوجود روشنی کا ظاہر نہ ہونا اور لائٹیں بجھانے کی ظاہری تشویشناک تعبیر کی بجائے یہ سمجھانا کہ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کیفیات کی طلب چونکہ غیر مقصود کو مقصود بنانا ہے اس لئے وہ سعی لا حاصل ہے۔ مقصد یہ کہ اس سے پریشان نہ ہونا چاہیے اگر اصل مقصد حاصل ہو، یعنی اعمال مفروضہ واجبہ اور مستحبہ تک کی توفیق مل رہی ہو۔ فَجَزَاهُ اللَّهُ مِنْ شَيْخٍ مُّحَقِّقٍ -

ع اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رخِ زیبا لیکر

## مکتوب (۵)

اصلاحِ نفس کی طرف ہر وقت توجہ ضروری ہے

(یکم شعبان ۱۳۸۲ھ)

محترم المقام زاد کم اللہ قربا و معرفتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بعد از دعاء از دیا و عرفان آنکہ صاحبزادہ عبدالحلیم صاحب سے متعلق خواب کا مطلب استحباب من غیر اللزوم معلوم ہوتا ہے اس لئے احیاناً پڑھنا اور احیاناً ترک میں حرج نہیں۔ میں اس وقت اپنے علاج میں مصروف ہوں۔ ۱۵-۱۶ شعبان مطابق ۱۲-۱۳ جنوری ملتان اجلاس وفاق کے لئے جانے کا خیال ہے۔ وہاں تو انشاء اللہ تعالیٰ

ملاقات ہو سکے گی۔ یہاں کی تشریف آوری ہمارے لئے موجب مسرت ہے لیکن مصروفیت علاج آپ کے مقصد میں عائق ہونے کا احتمال ہے۔ اس ملاقات میں صحت کے متعلق اندازہ ہو جائیگا۔ میرا اندازہ انشاء اللہ تعالیٰ صحیح ہوگا کہ آپ کی باطنی حالت عروج پر ہے۔ اصلاحِ نفس کی طرف ہر وقت توجہ ضروری ہے اور عزمِ صمیم کے ساتھ۔ میں توجہ کے ساتھ دعا کرتا ہوں۔ آپ کے والد ماجد اور برخورداران کو دعاء۔ میری صحت اور خاتمہ بالا ایمان اور استقامت علی الشریعہ کے لئے صمیم قلب سے دعا کیا کریں۔ موت سے قبل عبد کا قلب خطرہٴ تقلیبِ حق میں ہے۔ قُلُوبُ الْخَلَائِقِ بَيْنَ اَصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمَانِ (کہ مخلوق کے دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں) سن لیا ہوگا۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مقام وڈاک خانہ ترنگ زائی پشاور

مکتوب مبارک کے آخری کلمات طیبہ ہم سب کے لئے باعثِ صد عبرت ہیں۔

سچ ہے ..... ع مقرر باں را بیش بود حیرانی

(اللہ تعالیٰ کے مقررین کو بڑی زیادہ حیرانگی ہوتی ہے)

مکتوب (۶)

عاقبتہ الامور حضرت حق جل مجدہ کے ہاتھ میں ہے

(۱۲۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء / ۸۲ھ)

محترم المقام جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! گرامی نامہ کاشفِ احوال ہوا۔ ۲۳ تاریخ کے مقدمہ کے انجام سے

تشویش ہوئی بالخصوص جبکہ مدرسہ کی تعلیم پر بھی اس کا اثر پڑ جانا ناگزیر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کر دے۔ نتیجہ مقدمہ سے اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مشکلات حل فرمادیں۔ عاقبۃ الامور حضرت حق جل مجدہ کے ہاتھ میں ہے۔ اپنے والد ماجد اور برادران صاحبان کو دعاء و سلام عرض کر دیں۔ دعاء ترقیات دارین کرتا ہوں اور خود مستدعی دعاء ہوں۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اکیڈمی علوم اسلامیہ سریاب کوئٹہ

مکتوب الیہ کی وضاحت :

گل امام علاقہ ٹانک کی ایک تقریر پر احقر پر مقدمہ چلا تھا جس کا ذکر ۲۱ دسمبر ۶۲ء کے والا نامہ میں آ رہا ہے۔ کیا یہ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا کی تصویر اور اس کا عکس نہیں ہے۔

مکتوب (۷)

حج میں تجارت کا حکم، تکالیف سے راہ نجات معلوم کرنے کا طریقہ

(۹ رجب المرجب ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۶۱ء)

محترم المقام جناب قاضی صاحب زیدہ مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! حج میں اجازت تجارت نص قرآن سے ثابت ہے جس سے مفہوم ہوا کہ اگر مقصود اصلی رضاء الہی یا فریضہ اشاعت دین ہو تو بالتبع حصول دنیا کا اکتساب منافی خلوص نہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے احباب کا مجرب ہے کہ اگر کسی تکلیف سے راہ نجات خواب میں معلوم کرنا چاہے تو وضو کرے، پاک کپڑے پہن کر رو قبلہ راست پہلو پر لیٹ کر سورۃ شمس سات بار، سورۃ واللیل سات بار، سورۃ اخلاص یا سورۃ

اتین سات بار پڑھ کر تَمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارِنِي فِي مَنَامِي كَذَا وَكَذَا (إِشَارَةً إِلَى الْمَطْلُوبِ) وَاجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِي فَرْجًا وَمَخْرَجًا وَارِنِي فِي مَنَامِي مَا أُسْتَدِلُّ بِهِ عَلَى إِجَابَةِ دَعْوَتِي (پھر کہے اے اللہ! مجھے خواب میں دکھلا دے، ایسے اور ایسے (اس میں اپنے مطلوب کو ذہن میں رکھے) اور بنا دے میرے لئے (مشکل) سے نکلنے کا آسان راستہ اور مجھے دکھلا دے خواب میں ایسا امر کہ میں اپنی دعا کے قبول ہونے پر اس کو دلیل بنا لوں) اگر پہلی رات خواب دیکھا تو بہتر ورنہ سات رات تک ایسا کریں ضرور دیکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ دعاء سبکدوشی از قرض و حصول بسط رزق کرتا ہوں۔ روزانہ گیارہ سو بار اسم شریف یا مُغْنِيْ اور تین بار بوقت عصر سورہ منزل پڑھنے پر مداومت رکھیں۔ آپ کے والد ماجد و دیگر برادران کو سلام و دعا اور قاضی عبداللطیف صاحب کے استخلاص کے لئے خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں۔

احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ  
مقام وڈا کخانہ ترنگ زائی، ضلع پشاور

مکتوب شریف کے آخری جملہ کی وضاحت اور ایک لطیفہ :

(نوٹ) اپنے عریضہ کی کوئی نقل تو نہیں۔ آخری جملہ سے متعلق گزارش ہے کہ ان دنوں بھائی قاضی عبداللطیف صاحب عائلی قوانین کی مخالفت کی وجہ سے جیل میں تھے۔ غالباً چار ماہ اس جرم میں جیل گزاری۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماویں، جنہیں آج تک منسوخ تو کیا کیا جاتا، غلبہ سیاست کے بعد اس پر احتجاج کی بھی ضرورت نہیں رہی۔

ایک لطیفہ یاد آ یا سنا تا جاؤں۔ کہتے ہیں کوئی لڑکی کسی چرم فروش کے گھر بیاہی گئی۔ پہلے پہل تو چمڑوں کی بدبو سے اس کا دماغ پھٹنے لگتا، بعد میں عادت پڑ گئی تو کہا کرتی میرے آنے کی برکت سے بدبو بھی ختم ہوگئی۔

## مکتوب (۸)

## تحقق نسبت مع الشیخ کی دلیل

(۲۱ دسمبر ۱۹۶۲ء)

محترم المقام جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زادکم اللہ قربا و عرفانا  
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! خیریت جانہین نصیب۔ پہلا والا نامہ مطالعہ کے بعد ہاتھ  
 نہیں آیا کہ دوسرا بشارت نامہ موصول ہوا۔ پہلے والا نامہ میں احقر کے متعلق خواب میں جو  
 کچھ منکشف ہوا وہ تحقیق نسبت مع الشیخ کی دلیل ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ خدا شاہد ہے  
 آپ کے بتلاء مقدمہ ہونے سے دل پر ایک خاص اثر رہا۔ اب جو رہائی کی بشارت ہوئی تو  
 دل میں بے حد سرور و انبساط پیدا ہوا اور خاص کر اسی وجہ سے بھی کہ رہائی باعزت طریق پر  
 ہوئی۔ بارگاہِ حق میں دعاء ہے کہ خداوند تعالیٰ آپ کے منازل قرب میں ترقی عطا فرماویں  
 اور جملہ آفات و مصائب سے اپنی خاص حفاظت میں رکھیں۔ طبیعت کسی قدر علیل ہے، زیر  
 علاج ہوں۔ دعا فرمایا کریں۔ آپ کے والد ماجد و برادران صاحبان کو سلام و دعاء عرض  
 کریں۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگ زائی، پشاور

مکتوب میں درج مقدمہ کی وضاحت :

گل امام میں ایک تقریر پر احقر کو جو گرفتار کیا گیا تھا اور پھر دو ماہ کے لئے شہر بدر  
 کر کے علاقہ پنیالہ کی ایک بستی میں زیر نگرانی پولیس رکھا گیا تھا۔ اس پر حضرت نے جس

شفقت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا وہ آج کل کے اوپر اوپر کے تعلقات میں ناممکن ہے۔ کیا یہ اخلاقِ نبوی کا صحیح عکس نہیں ہے قَالَ نَاعْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَلْيَنَهُمْ عَرِيكَةً وَ أَحْلَمَهُمْ وَ كَانَ أَكْثَرُهُمْ شَفَقَةً يُوقِرُ أَصْحَابَهُ يَخْدِمُ خُدَّامَهُ۔

وہاں جب تک میں رہا تین چار طلباء اور خود احقر کے طعام و قیام اور ہر قسم کی خدمات مسجد کی امامت اور درس وغیرہ بلکہ مجالس عامہ میں وہاں کے عام مسلمان انتہائی احترام سے شریک ہوتے رہے۔ حضرات صاحبزادہ صاحبان ٹوپی (پنیالہ) کی ہمدردیاں اور شفقتیں ساتھ رہیں، جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ ڈی سی صاحب کے آرڈر کے خلاف بھائی قاضی عبداللطیف صاحب کی پیروی میں ہائی کورٹ پشاور چیئنج کیا گیا تو غالباً ایک ماہ کے بعد وہاں سے مقامی حکومت کو کہا گیا کہ اپنا آرڈر واپس لیتے ہیں یا ہم اپنی کارروائی کریں۔ انہوں نے آرڈر واپس کیا تو یہاں کے ایک مشہور اور پختہ شاعر شاہ عالم خان گندہ پور نے کہا کہ اچھا صاحب نے اپنے قول پر بول کر دیا۔

### مکتوب (۹)

## محمودیت کی دلیل وجدان سرور فی القلب

(۲۹ شوال ۱۳۸۲ھ)

محترم جناب قاضی عبدالکریم صاحب زادکم اللہ عرفانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا رسالہ مختصر تعارف علماء جمعیت پہنچا۔ پُر از معلومات ہے۔ پکوڑوں والے خواب کی تعبیر زبانی عرض کی جائے گی۔ ایک اہم اجلاس کے سلسلے میں مجھے لاہور بلایا گیا تھا۔ ۱۹ مارچ کو بذریعہ ہوائی جہاز..... گیا اور ۲۳ مارچ کو واپس پہنچا۔



کوئٹہ سے لاہور تک کا سفر اڑھائی گھنٹے میں طے ہوا۔ ہوائی اڈہ پر حضرت مولانا خیر محمد صاحب موجود تھے، ملاقات ہوئی۔ میں چونکہ فلان تاریخ سے فلان تاریخ تک وفاق کی تشکیل نصاب میں مصروف ہوں گا، اس لئے عاملہ وفاق کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکوں گا۔ آپ کے دو خواب جو احقر کے متعلق ہیں، وہ آپ کے لئے توفال نیک ہے، جس کا میں (اس کے بعد آپ کے متواضعانہ الفاظ ہوں گے، جو قدرۃً حذف ہو گئے) یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے، مگر حاصل یہ کہ آپ نے متواضعانہ طریق سے تحریر فرمایا کہ میں اگرچہ ان کا مستحق نہیں ہوں۔ و فی الآخرة والی آیت جس کی تفسیر ابو درداء کی حدیث میں ہے کہ ہبی الرؤیا الصالحة یراها المؤمن اوترای له، (کہ یہ نیک خواب ہیں، جو دیکھتا ہے مومن یا اس کے لئے کسی دوسرے کو دکھائے جاتے ہیں) جس سے فریقین میں للہی تعلق اور محبة مع الحرمین اور نسبة مع الآخرة کا تحقق جو محمود عند اللہ ہے، ثبوت ملتا ہے اور محمودیت کی دلیل وجدان سرور فی القلب ہے، جو خط میں مذکور ہے۔ حافظ ابن قیم نے تصریح کی ہے کہ سرور و انشراح قلب لہمہ ملکی کے آثار میں سے ہے، بہر حال مبشرات کا یہ تو اورد ان شاء اللہ تعالیٰ دلیل قرب الہی ہے، اللہم زد فزد۔

## کسل اور معاصی سے بچنے کا علاج :

(۲) آپ نے جن امور کو معاصی سمجھا ہے وہ معاصی نہیں بلکہ کسل فی الاعمال المستحبة ہے۔ ہمت کے علاوہ کسل کا ایک علاج یہ بھی ہے بلکہ جملہ معاصی سے بچنے کا یہی علاج ہے کہ مراقبہ مضرة معاصی کیا جائے جس طرح گراموفون اور ٹیپ ریکارڈر الفاظ کو اپنے اندر جذب کرتا ہے اور دوسرے وقت میں ان کو ظاہر کرتا ہے، اس طرح ہمارا ہر عضو جو گناہ یا طاعت کرتا ہے، اس کو وہ جذب کرتا ہے اور یوم الحساب میں مشیت الہی کی سوئی

جب ان اعضاء کو لگ جاتی ہے تو وہ ان اعمال کو علی رؤس الخلاق ظاہر کر دیتے ہیں اور اس آواز کو ہم بند بھی نہیں کر سکتے۔ اَنْطَقْنَا اللّٰهُ الَّذِي اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ۔

پھر معصیت پر جو سزا نار مرتب ہے، وہ سوئی کے ناکہ کے برابر بھی ہم برداشت نہیں کر سکتے، بہر صورت تصور مجازاً اعمال کو ازالہ کسل اور تیاری آخرت میں کافی دخل ہے، یہی وجہ ہے کہ قیامت کا بیان قرآن مجید میں تکرار سے کیا گیا تاکہ استحضار ہو اور تیاری آخرت اور مضرت معاصی میں سستی نہ برتی جائے۔ احقر دعا کرتا ہے اور خود طلبگار دعا، محترم والد ماجد قاضی عبداللطیف، حافظ عبدالرشید، حافظ عبدالحلیم مولوی محمد اکرم کو دعاء سلام پہنچادیں۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اکیڈمی علوم اسلامیہ، کوئٹہ۔

نوٹ :- خط کے پہلے حصہ کے اطراف میں حضرت افغانیؒ کے مکتوب کے بعض الفاظ جو مٹ جانے کی وجہ سے پڑھے نہیں جاسکے، ان کی تصحیح مکتوب الیہ کی طرف سے ہے۔

### مکتوب (۱۰)

خلعتِ خلت، علم میں برکت کی بشارت، نسبتِ نقشبندیہ

میں رسوخ اور وقتِ ظہورِ وعدہ کی طرف اشارہ

(۲۷ ذوالحجہ ۱۳۸۲ھ)

جامع الفضائل والفواضل مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں مؤتمر علوم اسلامیہ پشاور یونیورسٹی میں شرکت کے لئے ان کی دعوت پر پشاور گیا۔ وہاں "اسلام دین فطرت ہے" کے موضوع پر میری تقریر تھی اور درس قرآن بھی تھا۔ وہاں سے فارغ ہو کر عید الاضحیٰ اور اس کے بعد گھر پر رہا اس لئے بروقت خط کا جواب نہ دے سکا۔ اب دونوں خطوں کا جواب مختصر عرض کر رہا ہوں۔ خط اول مرقوم ۲۱ ذوالقعدہ ۸۲ھ میں شرب ماء زمزم میں نسبتہ ابراہیمی علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ اُمید ہے کہ خداوند تعالیٰ خلعتِ خُلّتہ سے نواز دے گا اور دارالعلوم دیوبند والے خواب میں غالباً اشارہ ہے کہ آپ زیر تربیت اسمِ علیم ہو، اللہ تعالیٰ علم میں اضافہ فرمادے گا۔ مکتوب دوم مرقوم ۲۰ ربیع الثانی ۸۲ھ حضرت نور المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی اقتداء میں نماز اور معیہ فی التقریر میں نسبتہ نقشبندیہ کی رسوخ کی طرف اشارہ ہے، کیونکہ قصر فی الصلوٰۃ نہ کرنے میں آپ کی بات کو تسلیم دلیل رسوخ ہے اور پوری نماز پڑھنے کی توجیہ یہ ہے کہ نیت اقامت کر کے اتمام کریں گے۔ حضرت اسم باطن کے تحت سیر فی الاسماء والصفات کی وجہ سے مسافر تھے، خصوصاً برزخ میں کہ مظہر اسم باطن ہے اور آپ نے حقیقتِ صلوٰۃ جو حقیقت کعبہ سے متعلق ہے اور جو مظہر ہے، اسم ظاہر کا ان کو مقیم سمجھا اور حضرت نے موطن باطن سے موطن ظاہر کی طرف انتقال کر کے آپ کی بات کو تسلیم کیا اور چونکہ باطن میں ابطان و اخفاء اور ظاہر میں اظہار و علو دین، اس لئے علاؤ الدین کے نام سے وقت ظہور وعدہ کی طرف اشارہ کیا گیا۔

تکرارِ ہمت سے تسہیل پیدا ہوگی :

احقر توجہ سے دریغ نہیں کرے گا، لیکن اس راہ میں معصیت سے بچنے کے لئے اول خود ہمت کرنا ضروری ہے۔ اول بار ہمت کرنے میں تکلیف ہوں، مین تکرارِ ہمت

سے تسہیل پیدا ہوگی۔ دوسری چیز ہمت کی تحصیل کے لئے خود بھی خداوند تعالیٰ سے دعا کریں اور بزرگوں سے بھی دعا کرائیں۔ عقدہ یقیناً حل ہوگا۔ جیسے باپ دیکھتا ہے کہ بچہ دس قدم چلا اور گر گیا تو وہ خود ہی رحم کھا کر اس کی مدد کرتا اور گود میں اٹھاتا ہے..... لغزش اور معصیت صادر ہونے کے وقت عفو کی امید میں کمی کا ہونا اپنے اعمال پسندیدہ پر اعتماد کی علامت ہے، جو مضر ہے، بلکہ مقام رجاء حاصل کرنے کے لئے اپنی طاعت جو عطیہ الہیہ ہے، اس پر نظر رکھیں اور مقام خوف کی تحصیل کے لئے اپنی نافرمانیاں پیش نظر رکھیں، تاکہ نہ یاس ہو اور نہ جرأت علی اللہ ایمان بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ کا مقام اعتدال حاصل ہو، اگر یکسوئی و جمعیتہ خاطر میں کمی ہے تو شغل رابطہ جس کو شغل برزخ بھی کہتے ہیں، یعنی تصور شیخ اس صورت میں کرے کہ اس کو مقصود اصلی نہ سمجھیں بلکہ ذریعہ دفع وساوس و خیالات سمجھیں، تاکہ اس دفع سے یکسوئی اور توجہ الی اللہ کی استعداد پیدا ہو جائے اور اس استعداد کو اصلی مقصود یعنی توجہ الی اللہ میں صرف کر دے اور تصور شیخ اس کے بعد چھوڑ دے۔

دعا گو و دعا جو

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اسلامی اکیڈمی کوئٹہ

عمیال را چہ بیان :

(از مکتوب الیہ) جمادی الاولیٰ ۸۲ھ تا ذی الحجہ ۸۲ھ آٹھ ماہ میں آٹھ مکتوبات

قدسیہ سے سرفراز فرمانا کیا شفقت کی انتہا نہیں ہے۔ آپ کی علمی عظمت اور انتہائی اہم

مصروفیات کے باوجود ادنیٰ ناکارہ بے علم و بے عمل شاگرد و مرید کی اتنی دلجوئی اپنی مثال یقیناً

آپ ہی ہے اور یقیناً قابل ترین تلامذہ اور مرتاض بیعت شدہ گان حضرات پر تو اس سے بھی زیادہ عنایات فرماتے رہے ہوں گے۔ طئی مسافت کی طرح برکت فی الاوقات بھی اہل اللہ کی کرامات میں سے ایک مسلمہ مسئلہ ہے۔

## مکتوب (۱۱)

فروعِ علم کا ہدف حاصل نہ ہو سکے تو عہدہ چھوڑ دیں گے

(۲۱ ربیع الاول، ۱۳۸۳ھ، ۱۳ اگست ۱۹۶۳ء)

عزیز القدر جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نور کم اللہ بنور الفرقان  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آپ کو تعجب ہوگا کہ جواب خط میں اس قدر تاخیر کیوں ہوئی۔ لیکن یہاں حالات ایسے ہیں کہ ۹ جولائی سے اس وقت تک یہ فیصلہ معلق ہے کہ ہم یہاں رہیں گے یا بہاول پور جائینگے۔ ۵ اگست سیٹیں ریزرو ہوئیں سامان باندھا گیا جس پر دوسرا حکم آیا کہ کچھ ٹھہر جاؤ۔ درحقیقت مجھے قلباً بڑی ملازمت سے بھی نفرت ہے۔ خصوصاً اس آخری عمر میں جو تیاری آخرت کیلئے مخصوص و قلیل فرصت ہے لیکن احباب اور علماء کرام کے اصرار پر اس عہدہ کو قبول کیا اور توقع سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ اب علمی معیار کو بلند کرنے کیلئے ہم نے کچھ مطالبات پیش کئے ہیں اور یہ لکھا ہے کہ اگر ان مطالبات کو حکومت نے منظور نہ کیا تو ہم ملازمت چھوڑ دیں گے۔ بہاول پور اسلامی یونیورسٹی کے سلسلے میں محکمہ اوقاف ہمارے ساتھ تجدید معاہدہ کرنیوالا ہے اور کاغذات غالباً ایک ہفتہ میں آجائینگے اگر معاہدہ ہمارے منشاء کے مطابق ہو تو قبول کریں گے ورنہ اس عہدہ سے دست بردار ہو کر گھر چلے جائیں

گے۔ خیال یہ تھا کہ کہیں استقرار ہو جائے تو آپ کو بلائیں گے لیکن اب تک تردد ہے باطنی حالت بجز اللہ آپ کی اچھی ہے اپنی روسیاء ہی کا بار بار تذکرہ اگر شان عبدیت کا اثر ہے تو محمود ہے اور اگر شان قنوط کا اثر ہے تو مضر ہے جس کے لئے لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ (اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں) والی آیت کا مراقبہ ضروری ہے۔

معصیت سے حفاظت کے لئے تین امور کی ضرورت :

ہر قولی و فعلی معصیت کے اثر سے محفوظ رہنے کیلئے تین امور کی ضرورت ہے۔ عِنْدَ الْمَيْلَانِ تَأْمُلُ فِي الْعَاقِبَةِ یعنی گناہ کے اضرار دنیوی و اخروی کو سوچنا اگر یہ حربہ کارگرنہ ہوا تو عند الاقدام استعمال ہمت اگر خدا نخواستہ یہ حربہ بھی کارگرنہ ہوا اور نفس غالب آیا تو تیسری چیز تدراک بالتوبۃ بعد الوقوع۔ امید ہے کہ یہ گر بڑا نافع ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ تنویر لطائف اور اذکار کا مرحلہ نیز مراقبات کا مقام ختم ہو چکا ہے۔ البتہ طئی مقامات سلوک باقی ہیں انکی ترتیب حسب احوال سالک ہے۔

مقام تفویض :

فی الحال آپ کو مقام تفویض طی کرنے کی ضرورت ہے یعنی مفہوم آیت اَفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ کا تصور بلا تلفظ۔ جسکی حقیقت یہ ہے کہ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا کہ جو وہ چاہیں تصرف کریں خواہ امور افاقہ یعنی اموال و املاک و اقارب و اولاد میں خواہ امور نفسیہ حسیہ میں جیسے مرض صحت قوتہ، ضعف، حصول جاہ، سلب جاہ، خواہ نفسیہ معنویہ میں جیسے قبض و بسط ہیبت و انس محبت شوق کیفیت سلب کیفیات لیکن یہ یاد رہے کہ تفویض کے معنی ترک تدبیر کے نہیں بلکہ استعمال تدبیر و تفویض نتائج و ترک تجویز خود۔ کم از کم ایک چلہ تک ایسا کرنا ضروری ہے۔

## تعمیر مدرسہ سے قلبی مسرت :

تعمیر مدرسہ اور وسیع رقبہ زمین کا مدرسہ کیلئے وقف ہو جانے سے قلب کو مسرت ہوئی بارگاہِ حق میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے منشاء کے مطابق ان امور کو مکمل فرمادیں وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ برخوردارم دولت علی آتے رہتے ہیں آپ کی صحبت سے اسکی حالت اچھی ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ ترقی فرمادیں۔ آپ کے والد ماجد و دیگر متعلقین کو دعا و سلام عرض کریں۔

احقر دعا گو

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اکیڈمی اسلامی کوئٹہ

## مکتوب (۱۲)

### تردامن عصیان کی مغفرت کا سامان

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ

گرامی قدر رمز آشنائے معرفت واقف اسرار شریعت زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۳ ستمبر کوئٹہ سے بہاول پور پہونچا احباب علماء و داعیان شہر نے اسٹیشن پر

پر تپاک خیر مقدم کیا۔ دوسرے دن عباسیہ ہال میں شہر والوں کی طرف سے استقبالیہ دعوت

دی گئی۔ عدم ملاقات کا افسوس ہے لیکن دیر آید خیر آید کے مطابق آپ کی فرصت کے وقت

مناسب انتظام ہو جائیگا۔ باطنی ترقیات کی دعا کرتا ہوں اور پر امید ہوں۔ یہاں بھی باوجود

شدت انکار کے علماء حضرات بیعت کے سلسلے میں سب مجبور کروا رہے ہیں کل بھی یہاں کے تین علماء بیعت ہوئے ہیں۔ ورنہ اپنا ذوق تو بقول حضرت احمد جامیؒ یہ ہے.....

احمد تو عاشقی بہ مشیخت تراچہ کار

دیوانہ باش سلسلہ شد شد نہ شد نہ شد

(احمد تو عاشق دین ہے۔ تجھے شیخ راہبر بن جانے سے کیا مطلب، تو دین پر عمل

کرنے کا دیوانہ رہ سلسلہ چلے نہ چلے)

پھر خیال آتا ہے کہ شاید اس تردا من عصیان کی مغفرت کا سامان ان وابستگان

کے حسن عقیدت میں موجود ہو۔ ضروری امور کے انصرام کیلئے چند دن کیلئے گھر

جا رہا ہوں۔ چونکہ افتتاح اسلامی یونیورسٹی قریب ہے اس لئے جلد آنا ہوگا۔ اور اسی وجہ سے

اجلاسِ وفاق میں بھی شریک نہیں ہو سکوں گا۔ اگرچہ پہلے شرکت کا قطعی ارادہ کر لیا تھا اپنے

والد ماجد اور برادران صاحبان اور محترم مولوی غلام رسول صاحب سے سلام عرض

کریں۔ خط ایک ہفتہ کے بعد بہاول پور کے پتہ پر بھیج دیں آج برخوردارم دولت علی کا بھی

خط آ گیا ہے۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اسلامی یونیورسٹی جامعہ عباسیہ بہاول پور

وضاحت خط نمبر ۱۲ از مکتوب الیہ

مولوی غلام رسول صاحب سے مولوی خلیفہ غلام رسول صاحب خانقاہ ماہڑہ

والے مراد ہیں۔ آپ نے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے طریقہ قادریہ میں

خلافت حاصل کرنے کے بعد ان سے عرض کیا کہ مجھے طریقہ نقشبندیہ کے مشاغل کا شوق



ہے، تو انہوں نے فرمایا۔ میرے پاس جو کچھ تھا دے دیا۔ طریقہ نقشبندیہ میں جہاں طبیعت چاہے وہاں تعلق رکھ سکتے ہو۔ اپنے ناقص خیال کے مطابق آپ نے بعد از بار بار استخارہ کے حضرت کی طرف رجوع کیا، چونکہ ایک بار اکھٹے ترنگ زئی شریف حاضری دی۔ اس لئے حضرت نے ان کو سلام کے ذریعہ یاد فرمایا :

جناب محترم حاجی دولت علی صاحب مرحوم کا بھی اس والا نامہ میں ذکر فرمایا ہے۔  
 کالجیٹ نو جوان تھے۔ کونٹہ میں احقر کے درس قرآن مجید میں بڑی محبت سے شریک ہوتے تھے۔ طبیعت نیک ہو تو ..... ۷

کسانیکہ      یزداں      پرستی      کند  
 برآوز      دولاب      مستی      کند

(خدا کے عاشق ہوتے ہیں وہ تو (بوقت سحر) رھٹ کی آواز سن کر بھی مست ہو جاتے ہیں)  
 مسائل سن کر ان پر عمل کرنے کی کوشش فرماتے۔ تصویر کے استعمال کی حرمت معلوم کی تو اس زمانہ میں تین سو (۳۰۰) روپیہ کے قیمتی اپنے کمرہ میں لٹکے ہوئے تصاویر کو پھاڑنا چاہا۔ دوستوں نے کہا ضائع نہ کرو ہم کو دیدو۔ کہا مولوی صاحب (مراد یہ ناکارہ) سے پوچھیں گے۔ ان کو ساتھ لے کر آئے کہ کیا ان کو دیدینا جائز ہے۔ میں نے کہا یہ تو گناہ بے لذت ہوگا لذت یہ اٹھائیں گے اور گناہ آپ کا ہوگا۔ ریشمی جوڑے پہنا کرتے تھے۔ سب کو چھوڑ دیا، داڑھی رکھ لی، ماحول بہت ہی آزمائش کا تھا۔

تین ماہ کے بعد خط لکھا کہ سخت افسوس ہے کہ آج میں نے داڑھی منڈالی، کیونکہ مکمل تین ماہ سے والدین نے مجھے اسی جرم کے باعث قطع کلامی کی سزا دی۔ بعد میں موانع ختم ہو گئے۔ حضرت کے پاس حاضری دینے لگے۔ نجم المدارس کے لئے آخری حیات تک

چندہ بھیجا کرتے۔ دوسرے حج پر گئے، واپسی پر بیمار ہوئے، عرب کی سرزمین جدہ میں مدفون ہیں۔ حضرت نے انہیں کا ذکر فرمایا ہے۔ اذْکُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَانِکُمْ (اپنے مردوں کے محاسن کا تذکرہ کیا کرو) کے ماتحت حضرت کے مکتوبات میں ان کا ذکر خیر آنا چاہئے۔

### مکتوب (۱۳)

## حضرت شیخ الہندؒ کا پیرانہ سالی میں تہجد کا اہتمام

(یکم جمادی الثانیہ ۱۳۸۳ھ ۱۲۰ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

جامع الفضائل و المعارف زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

۲۷ جمادی الاولیٰ کا اخلاص نامہ پہونچا۔ راہ سلوک میں استقامت مطلوب ہے اور واردات غیر مطلوب۔ نہایت افسوس ہے کہ اب تک آپ کو برکات تہجد سے محرومی ہے اور استقامت نصیب نہیں ہوئی ایسی صورت میں واردات اور کیفیات کی کوئی قیمت نہیں بزرگوں سے معلوم ہوا ہے کہ بحیرہ روم کے سرد جزیرہ مالٹا میں حضرت شیخ الہندؒ مع رفقاء اسیر تھے سردی کا موسم تھا آخری رات میں حضرت شیخ الہندؒ پیرانہ سالی کی عمر میں چپکے سے نیند سے اٹھ جاتے تھے اور جمے ہوئے پانی کو اپنے ہتھیلی میں پگھلا کر قابلِ وضوء پانی میں تبدیل کر کے اس سے تہجد کیلئے وضو کر لیا کرتے تھے حضرت مدنیؒ کو جب اس کا علم ہوا تو اس خدمت کو پھر وہی انجام دیتے تھے یہی تھی وہ استقامت اور حَبْسُ النَّفْسِ عَلَى الْمَكَارِهِ (تکالیف پر نفس کو مجبور کرنا) کا جذبہ جو تصوف اور طریقت کی روح ہے جسکے آگے باطنی انوار اور کیفیات کی کوئی قیمت نہیں اور یہی استقامت قرب الہی اور وصول الی اللہ کی دلیل ہے نہ

محض کیفیات کہ اس میں غیر مقرب بلکہ مردودین بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

## غصہ کی حقیقت اور علاج :

غصہ : غصہ فی نفسہ غیر اختیاری ہے لیکن اسکے اقتضاء پر عمل کرنا اختیاری ہے اور ترکِ عمل بھی اختیاری ہے اور اختیاری کا علاج بجز استعمالِ اختیار کے کچھ نہیں اگرچہ اول میں اس میں کچھ مشقت ہوگی لیکن تکرار و مداومت سے وہ اقتضاء خود ضعیف ہو جاتا ہے اور مقاومت میں پھر مشقت باقی نہیں رہتی۔ حدیث میں ہے ”لَا يَقْضِينَ قَاضٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ“ یعنی حاکم کو چاہئے کہ غصہ کی حالت میں فیصلہ کبھی نہ کرے بلکہ اس وقت مقدمہ ملتوی کر دے یہاں حاکم سے مراد ہر وہ شخص ہے جسکی دو آدمیوں پر حکومت ہو۔ اس میں معلم استاد اور گھر کا مالک بھی شامل ہے قرآن میں ہے وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ یاد رکھو کہ جس پر غصہ کیا جائے اور اسکی طرف سے مطالبہ کرنے والا نہ ہو تو اس کا مطالبہ حق تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔ غصہ کے وقت یہ تصور ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو مجھ پر زیادہ قدرت ہے اور میں اسکی نافرمانی بھی کرتا ہوں اگر وہ مجھ سے یہ معاملہ کریں تو پھر کیا ہوگا۔ اور یہ بھی خیال کرے کہ بدون مشیت الہی کے کچھ واقع نہیں ہوتا تو مغضوب علیہ کے جس فعل پر غصہ کرتا ہوں اس میں مشیت الہی کیساتھ مزاحمت ہے اور میں کیا چیز ہوں! جو مشیت الہی سے مزاحمت کروں۔

فقط والسلام

احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اسلامی یونیورسٹی بہاول پور

مکتوب (۱۴)

دفع مرض کے لئے تلخ دوائی نافع ہے

(۱۴ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ)

برادر عزیز محبی ام فی اللہ

قاضی عبدالکریم صاحب وفقکم اللہ لزاد الغد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

خیریت جانہین نصیب۔ آج سے آئندہ بارہ ایام تک امتحان داخلہ کی مصروفیات کی وجہ سے بیحد عدیم الفرصت ہوں۔ عصر سے عشاء تک احباب سلسلہ کیساتھ مشغولیت ہے علماء حضرات دور دراز سے بیعت کیلئے احقر کے پاس آتے ہیں اور قلیل عرصہ میں سب بحمد اللہ کافی تبدیلی اپنے اندر پاتے ہیں۔ میں خود حیران ہوں لیکن یہ اپنے بزرگوں کا کمال ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ آپ سے توجہ قلبی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ جو جملے لکھے گئے بلا ارادہ القاء الہی سے لکھے گئے کہ داروئے تلخ است دفع مرض۔ اب جو اسکے نتائج آپ کی تحریر سے معلوم کئے، مثلاً توفیق تہجد و ذکر و مراقبہ و رقت قلب تو خدا کا شکر بجا لایا۔ اللہم زد فزد۔

ازالہ کسل و تحصیل استقامت کے لئے نسخہ اکسیر :

اگر چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے تصور عظمت حق جل مجدہ میں ذہن مشغول رہے جس کو اصطلاح مشائخ نقشبندیہ رضوان اللہ عنہم میں وقوف قلبی سے تعبیر کرتے ہیں جسکا مقصد یہ ہے کہ دل متواتر غیر اللہ کے متعلق نہ رہے تو ازالہ کسل و تحصیل استقامت کیلئے اکسیر ہے۔ احقر

توجہ قلب کیساتھ دعا کرتا ہے کہ آپ کے قلب کو خداوند تعالیٰ نور سیکینہ سے منور فرمائے۔ اور  
کسل و غفلت جو آثار نفس بہیمیہ میں سے ہیں انکو دور کر دے آمین۔ جامعہ اسلامیہ کے  
نصاب وغیرہ دفتر سے لیکر بھیج دوں گا اپنے والد ماجد اور دیگر احباب کو سلام عرض کرنا۔  
احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

(پس منظر اس کا حضرت کا مکتوب بمورخہ یکم جمادی الثانیہ سے ہے۔ احقر نے تہجد میں کسل  
کے متعلق عرض کیا تھا جو اب میں تحریر فرمایا بہت افسوس ہوا کہ آپ کو اب تک تہجد کی توفیق  
نہیں ملی۔) مکتوب مبارک میں خط کشیدہ عبارت کے متعلق تحریر فرمایا کہ بلا ارادہ الخ

### مکتوب (۱۵)

مجاہدہ سے قربِ الہی کی راہیں کھل جاتی ہیں

(۲۶ رجب ۱۳۸۳ھ)

محبی ام فی اللہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آپ کا خط محرر ۲۳ رجب پہنچ کر موجب سرور ہوا۔ صاحب تعلق کی بد  
تمیزی سے صدمہ اگر بوجہ لطافتِ مزاج ہے تو مضرت نہیں مسندِ یلمی میں حضرت انسؓ سے مرفوعاً  
روایت ہے کہ تیزی (جو بوجہ لطافتِ طبیعت ہو) صرف میری امت کے صلحاء و ابرار میں  
ہوتی ہے۔ میرے خیال میں مظہر جانِ جانان یا حضرت تھانویؒ کی تیزی ایسی تھی اور اگر  
تیزی کا منشا غضب ہو تو اسکا علاج بعینہ وہی ہے جو غضب کا علاج ہے۔ نفس غضب غیر

اختیاری ہے اور اسکے مقتضایہ عمل کرنا اختیاری ہے جسکے ازالہ کیلئے استحضارِ عذاب الہی عند العمل اور استحضارِ ثواب الہی عند ترک العمل بمقتضاه کافی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ کسی قدر مجاہدہ اور مقابلہ نفس کی بھی ضرورت ہے۔ بلکہ یہی مجاہدہ تمام طاعات کی روح ہے ہر عبادت کی تکمیل مقابلہ نفس کے بغیر ناممکن ہے۔ مخالفتِ نفس میں اولاً مشقت ہوتی ہے اور جہد کے معنی بھی مشقت کے ہیں احکامِ تکلیف میں بھی کلفت ہے اور اس لئے ہم مکلف کہلاتے ہیں لیکن پھر رفتہ رفتہ بار بار مخالفتِ نفس کرنے سے طاعت عادت بن جاتی ہے اور مشقت زائل ہو جاتی ہے اور قرب الہی کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ (سورہ عنکبوت: ۶۹) (اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم بجا دیں گے، ان کو اپنی راہیں)

راہِ تفویض اختیار کرنے سے صدمات کی جڑ کٹ جاتی ہے :

اسماء الحسنیٰ کے بجائے مراقبہ تفویض ہی مفید ہے یعنی اُفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ (میں اپنے کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں) کا یہ تصور کہ عالم کی جملہ حرکات اور انسان کے جملہ اعمال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ لہذا آپ کے ساتھ خلاف توقع جس دوست نے بدتمیزی کی یہ بھی خلق الہی کے تحت ہے اور خلق الہی مبنی بر حکمت ہے پھر ناگواری کا کیا معنی۔ ناگواری کا اصلی سبب اپنے دوست کے متعلق اور اسکے برتاؤ کی نسبت اپنی طرف سے ایک خاص تجویز دل میں طی کرنا اس کی توقع رکھنا ہے پھر جب اس تجویز کردہ صورت کے خلاف کوئی بات اس سے ظہور میں آتی ہے تو صدمہ ہوتا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ راہِ تفویض اختیار کر کے اپنی تجویز سے دست بردار ہو جائے تاکہ صدمہ کی جڑ ہی کٹ جائے۔

توبہ شکنی کا مکرر علاج بھی تجدید توبہ ہے :

(۲) دوام قیام اللیل فضل اور رحمت الہی قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَ بِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ

فَلْيَفْرَحُوا ۗ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ - (یونس: ۵۸) (آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے، وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے، جس کو وہ جمع کر رہے ہیں) مکرر توبہ شکنی کا علاج مکرر تجدید توبہ ہے اور اگر ہو سکے تو توبہ شکنی پر تھوڑا سا جرمانہ رکھ کر صدقہ دیا کریں تو مؤثر ہوگا کیونکہ نقص توبہ اگر اثر نفس ہے تو نفس کو مال محبوب ہے لہذا صدقہ سے متاثر ہو کر وہ مزاحمت چھوڑ دیگا اور اگر اثر شیطان ہے تو صدقہ طاعت ہے جو شیطان کیلئے ناقابل برداشت ہے وہ آئندہ مزاحمت نہیں کریگا توجہ کیساتھ استقامت کی دعا بھی کرتا ہوں۔

(۳) آپکے ہاں احقر کی بحالت سرور حاضری قلبی ربط کی طرف اشارہ ہے دونوں عزیزوں کا شوق داخلہ بھی دلیل ربط ہے جو انشاء اللہ کسی وقت ظہور میں آئیگا۔ علمی سوال علمی مرجعیت کی دلیل ہے۔

علم کے ہتھیار سے نفس اور شیطان کو مارا جاسکتا ہے :

(۴) کتا عالم مثالی میں نفس یا شیطان کی صورت مثالی ہے اور اس سے متضرر نہ ہونا دونوں کے مغلوب ہونے کی دلیل ہے اور استاذ کے عمل سے اسکا مرجانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ علم وہ چیز ہے جس کے اثر سے نفس و شیطان کو مارا جاسکتا ہے۔

(۵) اندھیرا بدعت ہے اور روشنی سنت، بحمد اللہ آپ حضرات کو اس روشنی کا حصہ حاصل ہے۔

(۶) چاند کا دو ٹکڑے ہونا ایک بڑے دینی فتنے کا ظہور ہے لیکن اسکے باوجود بھی دینی روشنی قائم رہے گی۔ مسواک سنت نبوی ہے جو نفس و شیطان کے اغوا سے بچانے والی ہے۔

(۷) سفید لباس انوار قلب ہیں اور عصا کے ذریعہ عارضی سیاہی قوتہ بہیمیہ کی شکل ہے

لیکن بیاض اصلی ہے اور سواد عارضی۔ دل سے دعاء استقامت کرتا ہوں۔ سب احباب کو سلام عرض کریں۔

دعا گو و دعا جو

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اسلامی یونیورسٹی بہاول پور

## مکتوب (۱۶)

### وساوس ایمان کی علامت ہیں

(۹ رمضان ۱۳۸۳ھ)

محترم قاضی صاحب زاد کم اللہ قربا و عرفانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! دعاء دفع وساوس کرتا ہوں، اگر مذکورہ خیال

معصیت غیر اختیاری ہے تو یہ حالت مذموم نہیں کہ اس کو ایسا مہتمم بالشان سمجھا جائے۔ صحابہؓ سے افضل کسی کی حالت نہ تھی، لیکن ان کو بھی ایسے وساوس آتے تھے کہ جل کر کوئلہ ہو جانا ان کو زیادہ محبوب تھا۔ ان وساوس کو زبان پر لانے سے، لیکن پھر بھی طیب کامل ﷺ نے ان وساوس کو صریح ایمان کی علامت بتلایا۔ اس لئے سرے سے اس فکر ہی کو چھوڑ دیں، اور اگر اختیاری ہے تو ماضی کا استغفار و توبہ سے تدارک کریں اور مستقبل کے لئے تجدید ہمت و دعاء کو کام میں لائیں۔

معصیت سے قلب کو بچانے اور نفس کو کھلنے کا طریقہ :

(۲) معصیت کو قلب سے ہٹانے کے لئے یہ مراقبہ کیا جائے کہ معصیت میں جو لذت

ہے، اس کا مقابلہ اسی عذاب جہنم سے کیا جائے، جو اس معصیت پر مرتب ہے اور نفس کو یہ



سمجھائے کہ الہم عذاب وقہر خداوندی کے مقابلہ میں برائے نام چند لمحوں کی لذت کی کیا حقیقت ہے، جو اس کو اختیار کیا جائے اور باری تعالیٰ کی صفت عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ (غالب انتقام لینے والی ذات) کے مراقبہ سے نفس کو کچلا جائے۔ باقی دعا کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ آپ بھی میرے اصلاح حال کے لئے دعا کیا کریں گے۔ خط اور کمشنر صاحب کا جواب معلوم ہوا۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی ضلع پشاور

نوٹ :- یہ کوئی خط تھا، حضرت کا جو اس وقت کے ڈیرہ کے کمشنر کو پہنچایا تھا، جس کا نہ مضمون مجھے یاد ہے اور نہ اس کا جواب۔

### مکتوب (۱۷)

تم اپنا کام کیسے جاؤ، نتائج اللہ کے حوالے کر دو

(۱۰ اشوال ۸۳ھ)

گرامی منزلت قاضی عبدالکریم صاحب و فقہ اللہ لما یحب و یرضی  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ براہ راست ایک اخلاص نامہ گھر پر پہنچا اور بہاول پور  
سے بھی دو خط یہاں آ کر پہنچے۔ رمضان المبارک میں احقر نے توجہ کیساتھ آپ کے فوز و صلاح  
و قرب و عرفان اور تنویر قلب کیلئے دعائیں کیں۔ عشرہ اخیرہ کے آخری ایام میں جو کچھ ہوا وہ  
سکینہ اور نور کا نزول تھا اللہم زد فزد۔ بہر حال طلب میں سستی نہ ہونے سے نتائج اشغال کی تعویق  
یا تاخیر سے قلب میں یاس و قنوط پیدا نہ ہو جو کہ وسوسہ شیطانی ہے۔ تم اپنا کام کئے جاؤ نتائج

کو حضرت حق جل مجدہ کے حوالہ کرو۔

ع کار خود کن کار بیگانہ مکن

پر عامل رہو۔ اور یقین رکھو کہ ہر طاعت سے قلب میں ایک نور پیدا ہوتا ہے اور ہر معصیت سے ایک ظلمت کا داغ جسکو توبہ کے پانی سے بلاتا خیر دھو ڈالنا ضروری ہے۔ آپکے والد ماجد اور برادران کو سلام و دعا عرض ہو۔ میں یہاں ایک ضروری ذاتی کام میں مصروف ہوں۔ نعمانیہ کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ فروری کے اخیر میں بہاول پور کیلئے روانہ ہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ  
از ترنگزئی ضلع پشاور

مکتوب (۱۸)

سستی اور کاہلی کا علاج

(۱۵ اشوال ۸۳ھ)

مجی ام فی اللہ قاضی صاحب زادک اللہ معرفۃ و قربا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کاہلی کا علاج ہمت بتلا چکا ہوں وہی اصل چیز

ہے۔ بطور معین ہمت دو چیزیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) اگر سستی واجبات یا ترک معاصی میں ہے تو یہ معصیت ہے جسکے لئے مراقبہ

عذاب کی ضرورت ہے یعنی معصیت کی وہی راحت کا مقابلہ اس واقعی عذاب جہنم کے تصور

اور مراقبہ میں کیا جائے جسکی شدت قرآن اور احادیثِ نبویؐ میں مذکور ہیں اور اپنے ضعف و کمزوری برداشتِ عذاب کا بھی تصور کرے اور راحتِ موہومہ اور عذابِ مستحقہ کے زمانوں میں بھی مقابلہ کیا جائے کہ اول کا وقت قصیر اور ثانی کا وقت طویل اور ممتد ہے۔ اور وسوسہٴ عفو کو بقول شاہ ولی اللہیوں دفع کیا جائے کہ جیسے دنیا میں خدا کے افعال کی دو قسمیں ہیں عادیہ اور خارقہ، آخرت میں بھی دو قسمیں ہیں۔ عادیہ اکثر یہ جو ترتیبِ عذاب علیٰ المعصیت ہے اور خارقہ نادرہ جو عفو ہے۔ اسلئے خوارق پر اعتماد تسویلِ شیطانی ہے اور اگر ترکِ مستحبات ہوں سستی کی وجہ سے یعنی سستی کی وجہ سے فعل مندوبات فوت ہو جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی محبوبیت اور انعامات بے غایات کا مراقبہ کیا جائے تاکہ ایسا رنگ چڑھ جائے کہ سستی چستی میں تبدیل ہو جائے۔

(۲) کسی قدر ترغیب و ترہیب امام منذریؒ کا مطالعہ توجہ کیساتھ کیا کریں۔

اتباعِ سنت اور عشقِ حدیث کا عالمِ بالا میں شہرہ :

(۳) حضرت مدنیؒ اور احقریچ مقدار کے متعلق بسلسلہ ریڈیو خواب میں جو کچھ نظر آیا وہ اتباعِ سنت و عشقِ حدیث کا عالمِ بالا میں شہرہ ہے کیونکہ ریڈیو آلہ تشہیر ہے اور امورِ منامیہ عکسِ عالمِ مثال ہے خدا کرے کہ حسنِ صورت و لباسِ احقر حسنِ باطن کا سبب بن جائے بہر حال اس میں آپ کے تحقق نسبت مع الشیخ کی بشارت ہے۔

(۴) پختہ قبروں کا مشاہدہ مقامِ فناء کی پختگی ہے جسکے دوام و بقاء کا ذریعہ قرآن ہے جو بچوں کو پڑھایا جا رہا تھا۔ اور یہی فنا سارے سلاسل اور تصوف کا لب لباب اور خلاصہ ہے جو لوٹا میں تھا۔ (استاذِ مکرم مکتوب الیہ نے خواب میں برتن (لوٹا) میں کچھ دیکھا تھا، اس کی تعبیر فرمائی۔) (مرتب)

(۵) وضو و مسواک دلیل ہے کہ باطنی تطہیر نصیب ہوگی انشاء اللہ۔ پانی صاف نہ ہونا اور اٹھ نہ سلنا قصور ہمت اور کسل کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ داڑھی کا عالم برزخ میں کم ہونا مضر نہیں عالم آخرت میں چونکہ بالکل نہ ہوگی تو برزخ جو دروازہ آخرت ہے اس میں کمی محل تعجب نہیں۔

نوٹ: ہم انشاء اللہ جون کے آخر میں بہاول پور منتقل ہوں گے اور مستقل قیام اسلامی یونیورسٹی کی شکل میں وہیں رہیں گے۔

دعا گو و دعا جو

احقر شمس الحق عفا اللہ عنہ

اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ

نوٹ: (ایک بزرگ کو احقر نے خواب میں دیکھا کہ داڑھی قدرِ مسنون سے کم تھی، اس کا جواب عنایت فرمایا کہ عالم برزخ میں کم ہونا کچھ نقصان نہیں) (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۱۹)

دل ایک شاہی سڑک ہے، جس پر ہر کوئی گذرتا ہے

۲/ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

محترم المقام جناب قاضی صاحب زیدت معارفکم و کُن اللہ لکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اخلاص نامہ کاشفِ احوال ہوا۔ نظر بندی علماء منجانب اللہ

ابتلاء ہے جو موجب از دیادِ اجر و رفع درجات ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ دل سے آپ کے

اطمینان قلب کی تحصیل کی دعا کرتا ہوں۔ لیکن بقول حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی

نور اللہ مرقدہ دل ایک شاہی سڑک ہے، جس پر ہر کوئی گذرتا ہے لہذا واردات کی طرف ترک توجہ اور ان سے عدم تاثر ان کے ازالے کا سبب ہے بہر حال اس حقیر کو آپ کی طرف توجہ ہے اور توفیق قیام لیل کی دولت دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔ سب برادران کو سلام۔

احقر دعا گو شمس الحق افغانی

از بہاول پور

## مکتوب (۲۰) مبشرات الہیہ

(۱۳/ محرم ۱۳۸۲ھ)

محترم قاضی صاحب زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت جانہین نصیب۔ نسیقہ انیقہ موجب ابہتاج ہوا۔ احقر قلباً آپ کی ترقی و عرفان کی طرف متوجہ ہے اور نزول فیض الہی کے لئے دست بدعا ہے۔ آپ کے رویا اہل حق کے طبقہ سے متعلق ہیں۔ اس کے خلاف وسوسہ شیطانی ہے، جس کا مقصد یاس و قنوط پیدا کرنا ہے تاکہ اعمال میں تکاسل کا موجب بن سکے۔ ”اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ الْحُوْرِ بَعْدَ الْکُوْرِ“ ایسے موقعہ کے لئے تعلیم کیا گیا ہے۔ رویا مرقومہ کا مقصد ترغیب قیام اللیل ہے، جو مبشرات الہیہ ہیں۔ بارش موجب ایقاظ من النوم ہے۔ اس لئے ترھیبا ایسا کہا گیا۔ نام کے حق میں بظاہر بارش موجب زحمت ہے، کیونکہ طبعاً ناگوار ہے۔ اس طرح قیام اللیل بھی طبعاً ناگوار ہونے کی وجہ سے بظاہر زحمت ہے، لیکن دونوں فی الواقعہ موجب رحمت ہیں۔ بارش جسمانی رحمت ہے اور قیام اللیل روحانی جس کا اثر انبساط قلب ہے، جو

اٹھنے کے بعد ظاہر ہوا۔ دعا ہے کہ قلبی انقباض مبدل بانبساط ہو اور قلب مقام تمکین سے بہرہ اندوز ہو۔ امتحان کے سلسلے میں مصروف ہوں۔ دعا ترقیات عرفان کرتا ہوں۔ ۱۵ جون سے یکم ستمبر تک تعطیل ہوگی۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاول پور

مکتوب (۲۱)

وقت کو غنیمت جانو

یکم جولائی / ۲ صفر ۱۳۸۲ھ

گرامی قدر قاضی صاحب زید عرفانم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مجھے چند دن سے قلب کے دورے پڑ رہے ہیں۔ اس لئے

بہت سے خطوط کے جواب رُ کے پڑے ہیں۔ آپ کا آخری خط اس وقت سامنے نہیں۔

بہر حال خصوصی توجہ کے ساتھ دعاء استقامت و ترقی عرفان کرتا ہوں۔ وقت کو غنیمت جانو

اور ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ“ (اے اللہ میں سستی سے آپ کی پناہ چاہتا

ہوں) کے مطابق سستی کو راہِ فلاح کا سب سے بڑا دشمن سمجھو۔ ہماری زندگی درحقیقت

لمحاتِ حیات و موت کے تعاقب کا نام ہے.....

پس ترا ہر لحظہ مرگ و رجعتی است

مصطفیٰ فرمود دنیا ساعتی است

(مثنوی)

(پس تیرے لئے ہر گھڑی موت کا خطرہ ہے (اور نہ آئی) تو اسے نئی زندگی سمجھیں۔ حضورؐ نے فرمایا دنیا کی (زندگی) تو ایک لمحہ ہے۔ یعنی زمانہ حال جو ماضی اور مستقبل کے درمیان کا تھوڑا سا وقفہ ہے۔ ماضی ہاتھ سے نکل گیا اور مستقبل یقینی نہیں) سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی  
ترنگزئی ضلع پشاور

مکتوب (۲۲)

لطائف اور مشائخ کا تذکرہ

۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ

محترم القدر زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مکتوب کا شرفِ احوال ہوا۔ صاحبزادہ صاحب سے متعلق روایات توجہ الی اللطائف کی دلیل ہے۔ سیدی المرشد خواجہ علاء الدین کے جانشین محمد عثمان کمال الدین بیادہ سلیمانہ عراق ہے جو حضرت مرشد موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے اجازت نامہ بنام احقر مرقومہ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ میں درج ہے۔

(۱) خاندانی روایات میں اسلافِ احقر کو سادات میں شمار کیا گیا ہے، لیکن حکومتی کاغذات عہدِ اسلامی و عہدِ انگریزی میں احقر کے اسلاف کو افغان درّانی لکھا گیا ہے۔ میں احتیاطاً ثانی نسبت کو زیادہ استعمال کرتا ہوں۔ ورنہ نہ وہ نسبت قرب ہے نہ یہ۔ ورنہ مکتوبات حضرت شاہ غلام علی نور اللہ مرقدہ مکتوب ۶۲ و مکتوب نمبر ۶۷ میں بالا اختصار صرف

اس قدر ہے کہ نسبت احمدیہ مجددیہ شمول نور حضور است در جمیع لطائف اقرار توحید و تصدیق پیغمبر کفایت کند۔ میں نے اس اجمال کی تفصیل آپ کو بتائی۔

(۲) میرے مشائخ میں سے افغانستان سرحد و پاکستان ہندوستان میں کوئی زندہ نہیں۔

(۳) ملا صاحب جرعد کی ملاقات بوقت طالب علمی ہوئی۔ دارالعلوم میں میرے وقت پر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ حضرت حافظ محمد احمد صاحب، مفتی عزیز الرحمن، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا حکیم محمد حسن صاحب برادر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ و دیگر حضرات مشائخ۔

(۴) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اول تہذیب لطائف عالم امر کے متعلق حکم فرماتے تھے۔ بعد از حصول فناء و بقاء تہذیب لطائف عالم خلق کا حکم دیتے تھے، لیکن آپ کے صاحبزادگان تزکیہ لطیفہ نفس کو اہمیت دیتے تھے۔ بعد ازاں لطائف دیگر تو سیر لطیفہ قلب میں ظہور اسرار توحید و جود ہے۔ و سیر لطیفہ روح میں سلب صفات از خود و نسبت ان بحق و در سیر لطیفہ سراسمحلالات ذات در ذات اوسبحانہ تعالیٰ۔ و در سیر لطیفہ خفی تفرید جناب کبریا از جمیع مظاہر، و در سیر لطیفہ خفی تخلق باخلاق اوسبحانہ تعالیٰ۔

مکتوب شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ یکصد و یک مع حاشیہ میں موجود ہے۔ و طریقہ تہذیب ذکر خفی اسم ذات کے ساتھ حضرت شیخ علاء الدین شغل رابطہ فرماتے تھے۔ یعنی تصور شیخ کہ اس کے قلب میں روحانیت قلب محمدی کا جلوہ موجود ہے اور میرے دل میں اس جلوہ و نور کو شیخ ڈال رہا ہے اور اس ڈالنے پر وہ اسرار تصور کرے جو ہر لطیفہ کے جدا جدا ذکر کئے گئے۔



میرے گھٹنے پر پھوڑا نکل آیا ہے، نماز خصوصاً سجدے میں تکلیف ہے۔ علاج

جاری ہے۔ دعا صحت کریں۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی ضلع پشاور

مکتوب (۲۳)

مسائل میں احتیاط کی تاکید

۲۱ اگست ۱۹۶۳ء

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! خط کاشفِ احوال ہوا۔ ترقیات دینی و عرفانی سے خوشی

ہوئی۔ مسئلہ طلاق کے سلسلہ میں احتیاط کی ضرورت ہے اور میں اس حالت میں ہوں کہ اس

مسئلہ کی طرف توجہ نہیں کر سکتا۔ صحت بحال ہونے پر ۲۹ اگست بہاولپور کے لئے روانہ ہوں

گا، وہاں جانبین کے مکتوبات کے ملاحظہ کے بعد اگر ضرورت سمجھیں تو غور کر سکوں گا اور اپنی

رائے دوں گا۔ دعاء استقامت کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگزئی ضلع پشاور

مکتوب (۲۴)

احساسِ کثرتِ سیئاتِ خودِ حسنات میں داخل ہے

۲۰ ستمبر ۱۹۶۷ء

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

اصلاحِ احوال سے مسرت ہوئی۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت کی عظیم نعمت سے نوازے۔ آب و ہوا کی ناموافقیت کی وجہ سے گھر میں کوئی نہ کوئی بیمار ہوتا ہے۔ اس لئے سراج العلوم کے جلسہ میں بھی شرکت مشکل ہے۔ بیماری بھی ایک نعمت ہے، لیکن اس نعمت کو دوسری نعمت یعنی صحت سے تبدیل فرماوے۔ کوتاہیوں کی فہرست سے مقصود محاسبہ نفس کی عادت پیدا کرنی تھی۔

اللہ آپ کے اور آپ کے گناہوں کے درمیان حائل ہو اور احساسِ کثرتِ سیئاتِ خودِ حسنات میں شامل ہے۔ بہر حال دعا کرتا ہوں اللہ اس احساس میں اضافہ فرمادیں اور مقابلہ نفس و کسل میں اللہ آپ کا معین و ناصر ہو۔ سب عزیزوں کو دعا و سلام۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ

بہاولپور

## مکتوب (۲۵)

دین کو آلہ اغراض دنیا بنانا غیر موزون ہے

یکم جمادی الثانیہ ۱۳۸۲ھ

محی ام فی اللہ عرفان مآب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ۲۸ جمادی الاولیٰ کا اخلاص نامہ موجب ابہتاج ہوا۔ اذکار مرقومہ میں قید زمان و مکان نہیں۔ البتہ رات دن سے بہتر ہے اور لسانی و قلبی صرف قلبی سے مدرسہ کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھیں۔ (آمین) جانبین سے دین کی منفعت مشکوک ہے، دین کو آلہ اغراض دنیا بنانا غیر موزون ہے اور اللہ تعالیٰ سے بعد کی دلیل ہے۔

امارۃ میں ذکورۃ کی شرط پر اجماع ہے :

امارۃ کے لئے ذکورۃ کی شرط پر آخر شرح مواقف و دیگر کتب کلامیہ میں اجماع منقول ہے۔ جنگ جمل کے متعلق فتح الباری ج ۳ ص ۴۶ میں تَحْتَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمْرَهُمْ امْرَأَةٌ مَرْقُومٌ هِيَ، إِنْ أَحَدًا لَمْ يَنْقُلْ أَنَّ عَائِشَةَ وَمَنْ مَعَهَا نَزَعُوا عَلِيًّا فِي الْخِلَافَةِ وَلَا دَعَوْا إِلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ لِيُوَلُّوهُ الْخِلَافَةَ وَ إِنَّمَا أَنْكَرْتُ هِيَ وَمَنْ مَعَهَا عَلَى عَلِيٍّ مَنَعَهُ مِنْ قَتْلِ قَتْلَةِ عُثْمَانَ وَ تَرَكَ الْإِقْتِصَاصِ مِنْهُمْ وَ كَانَ عَلِيٌّ يَنْتَظِرُ مِنْ أَوْلِيَاءِ عُثْمَانَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِ فَإِذَا ثَبَّتَ عَلَى أَحَدٍ بَعَيْنِهِ أَنَّهُ مِمَّنْ قَتَلَ عُثْمَانَ أُقْتِصَّ مِنْهُ اس سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

عربی عبارت بحوالہ فتح الباری کا ترجمہ یہ ہے کہ کسی نے یہ نہیں کہا کہ حضرت

عائشہ کا اختلاف حضرت علیؑ کے ساتھ مسئلہ خلافت میں تھا۔ حضرت عائشہؓ قاتلین عثمانؓ

سے قصاص لینے میں تاخیر کرنے پر معترض تھیں۔ حضرت علیؓ کا موقف یہ تھا کہ جب معین شخص پر ثبوت ہو جائے گا، تب قصاص میں ان کو قتل کیا جاسکے گا۔

مدرسہ کا قطعی نقصان نفع مظنون کے مقابلہ میں زیادہ قابل توجہ ہے :  
اعلاء دین کی جدوجہد بشرط ظن نفع محمود ہے، لیکن مدرسہ کا قطعی نقصان اس نفع مظنون کے مقابلہ میں زیادہ قابل توجہ ہے۔

فقط والسلام

احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاول پور

مکتوب (۲۶)

دستار بندی حضرت مدنیؒ میں

تکمیل نسبت نقشبندیہ کی طرف اشارہ ہے

۸ رجب ۱۳۸۴ھ

محترم المقام زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاص نامہ موجب اضطراب ہوا۔ اللہ تعالیٰ حکومت کی گرفت کے سلسلے میں آپ کا معین اور ناصر ہو۔ آمین۔ دستار بندی حضرت مدنیؒ میں تکمیل نسبت نقشبندیہ کی طرف اشارہ ہے رو بہ مشرق میں کمی حضور و خشوع فی الصلوٰۃ کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز میں خشوع عطاء فرماویں۔ میں حل مشکلات کے لئے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ عرفان اور استقامت نصیب فرماویں۔ اپنے والد ماجد

اور برادران صاحبان و دیگر برخورداران کو دعا۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاول پور

مکتوب (۲۷)

عداوتِ نفس و شیطان کا تصور کر کے مقابلہ کیا جائے

۱۰ شعبان ۱۳۸۴ھ

محترم عرفان مآب جناب قاضی صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! بجواب اخلاص نامہ عرض آنکہ بشارتِ نبوی ان شاء اللہ

تعالیٰ دلیل مقبولیت ہے بہتر ہوگا کہ اتباع سنت کے ساتھ ساتھ اپنے معمولات میں سو بار

یومیہ درود شریف نماز کا اضافہ کر دے۔

(۲) کسل قیام اللیل کا وقفہ چنداں مضر نہیں، سستی کے وقت تصور کریں کہ یہ کسل اثر

نفس و شیطان ہے، جس کا مقابلہ مجاہدہ سے ضروری ہے۔ ایسا حال درحقیقت میدانِ جنگ

ہے، جس میں عداوتِ نفس و شیطان کا تصور کر کے مقابلہ کیا جائے، اور کسی قدر استغفار بھی

جاری رکھے۔ دعاء کرتا ہوں، خداوند تعالیٰ آپ کے انوار میں اضافہ فرماوے اور نفس پر

حاکمیت بخشے۔ سب متعلقین کو دعا و سلام۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

## مکتوب (۲۸)

مسلم کی شان ہے لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ

۸ شوال ۱۳۸۴ھ

عزیز محترم قاضی عبدالکریم صاحب رزقکم اللہ الشہود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موجب انبساط قلب ہوا۔ توفیق ختم و تلاوت و عبادت دلیل مقبولیت ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہ اشغال جاریہ کی برکات کا ظہور ہے۔ اللّٰهُمَّ زِدْ فِرْدُ وَ رَزَقْکُمْ اللّٰهُ الْاِسْتِقَامَةَ کیفیات قلبیہ رقت وغیرہ بھی مبارک ہوں۔ بہر حال توفیق طاعت بشرط صرف ہمت امر الہی اور وہی ہے۔

(۲) روایا اولیٰ متعلقہ عقرب عدو تمام و مغتاب ہے۔ اس کا مار دینا دلیل مغلوبیت ہے اور اس کا نموسعی فی التدا بیر الاضرار یہ ہے اور آدمی کی شکل میں آنا اور منہ سے منہ ملانا اور اس سے خائف نہ ہونا، تبدیلی عداوت بالانس ہے۔ حَفِظْکُمْ اللّٰهُ عَنْ کُلِّ مَضْرِبَةٍ دِیْنِیَّةٍ وَ دُنْیَوِیَّةٍ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ احقر کا ظہور دلیل استحکام نسبت ہے۔ سورہ کوثر اس تعبیر کی تائید ہے، کیونکہ صلوة قربانی اور قرآن اس سے تحفظ من اللہ کے اسباب ہیں۔ جمہوری تفسیر حوض کوثر ہے اور حسن بصری نے قرآن کو تفسیر کوثر قرار دیا ہے۔ شاہ ولی اللہ کے نزدیک حوض کوثر قرآن کی صورت مثالیہ ہے۔ اِنَّ شَانِکَ متصل نہ پڑھ لینا تاخیر تبدیلی عداوت بالانس کی طرف اشارہ ہے، لیکن وقوع یقینی ہے۔ چاہے مؤخر ہو جس پر لفظ انّ دال ہے۔ چند دن ہوئے کہ گھر سے آیا ہوں، نصاب بہت سارا باقی ہے، جس کو جلد ختم کرنا ہے۔ تاہم کوشش کی جائے گی، اگر کوئی صورت نکل آئی تو اطلاع کر دوں گا۔ اس وقت تو کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ بالخصوص جبکہ گھر میں بھی سوا لڑکیوں کے کوئی

دوسرا نگران اور سرپرست موجود نہیں۔ آپ کے والد ماجد و دیگر عزیزان کو سلام و دعا۔

نوٹ :- علی روس الا شہاد کسی بدی کا ارتکاب بدعت ریاء کی طرف اشارہ ہے، جس کی دلیل خواب میں موجود ہے 'لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ' میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ مسلم کی شان ہے 'لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ'۔ بہر حال فعل و ترک میں نظر خالق پر ہے، نہ خلق پر۔

شمس الحق افغانی

بہاولپور

نوٹ :-

عقرب (بچھو) حد و تمام (چغلیخو دشمن) کوئی خواب تھا۔ اس کی تعبیر فرمائی۔

## مکتوب (۲۹)

### حضرات دیوبند کے اکابر کی نسبت

۲۳ فروری ۱۹۶۵ء / ۱۹ شوال ۱۳۸۴ھ

مخلصم فی اللہ زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاص نامہ کاشفِ احوال ہوا۔ میں بمعیت تین نفر دیگر

حضرات ڈیرہ وکلاچی کے لئے عصر کے وقت بروز جمعرات ۱۸ فروری بہاولپور سے روانہ

ہوئے۔ عشاء کو ملتان پہنچے۔ چاروں افراد نے ٹکٹ تھر و دریا خان کالیا تھا۔ تھل فاسٹ پسنجر

میں سامان رکھ رہے تھے کہ ملتان سٹیشن کے چپڑاسی نے ہمارا نام پکارا کہ تار آیا ہے۔ تار

بہاولپور مغرب کو پہنچا کہ وہاں سے گھر والوں نے ملتان کو تار دیا کہ ڈیرہ کا جلسہ ملتوی ہوا۔

سب افراد بھیڑ کی وجہ سے شاہین میں سکینڈ کائٹ لے کر واپس بہاولپور رات ۱۲ بجے پہنچے جو

مقدر تھا وہ ہوا۔ آپ کے مقدمہ میں باعزت رہائی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اگر ہو سکے تو ایک نشست میں تمام آیات سجدہ پڑھ کر ہر آیت پر سجدہ تلاوت کرتے جائیں اور ختم آیات و سجدات پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتری کرے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درس قرآن کو مقبول اور بابرکت بنائے۔ حضرت باہو رحمہ اللہ نسبت قادر یہ اور حضرت سراج الدین نسبت نقشبندیہ اور حضرت سلیمان تونسوی نسبت چشتیہ کی طرف اشارات ہیں اور خواجہ سلیمان کا اٹھانا دلیل ہے کہ آپ کو نسبت چشتیہ سے مناسبت زیادہ ہے۔ جو حضرات دیوبند کے اکابر کی نسبت ہے، واللہ اعلم۔ سب حضرات خصوصاً آپ کے والد ماجد اور برادران صاحب و دیگر عزیزان کو سلام و دعا عرض ہو۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاولپور

مکتوب (۳۰)

رشتہ نکاح میں تین امور ملحوظ رہیں

۳۰ شوال ۱۳۸۲ھ

گرامی قدر جناب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! توجہ کے ساتھ ترقیات عرفان کی دعا کرتا ہوں۔

(۱) نیا مکان استقامت کی صورت مثالیہ ہے اور وضوء طہارت باطنیہ کی دونوں آپ کو نصیب ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۲) انگور ثمرات اشغال کی صورت مثالیہ ہے جو عنقریب تکمیل کو پہنچیں گے۔ سورہ



ملک کے پڑھنے کی توفیق اور انبساط قلب حسن عاقبت کی علامت ہے۔

(۳) قمیص کھینچنا غیب سے کسل پر تنبیہ ہے۔ آئندہ کسل سے اجتناب کیا جائے۔

(۴) لڑکی کے سلسلے میں استخارہ کیا گیا۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا والی آیت کا القاء ہوا،

جس سے قلب پر اس رشتے کا غیر موزون ہونا وارد ہوا۔

آپ رشتہ کے سلسلے میں تین امور کا لحاظ رکھیں۔ صلاح عمل، قدرۃ علی النفقہ، قرب یا

قربابت میں دعا کرتا ہوں کہ مُنِجِحٌ مَرَضِيٌّ عِنْدَ اللَّهِ نصیب ہو۔ دعا گو و دعا جو

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ / بہاول پور

### مکتوب (۳۱)

## متعلقین کیلئے خصوصیت سے دعاؤں کا اہتمام

۱۱ مارچ / ۱۹۶۵ء / ۷ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ

گرامی قدر جناب قاضی صاحب حفظکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! ۴ ذی قعدہ کا خط پہنچا۔ قلب کو سخت کوفت ہوئی۔ ” اَللّٰهُ

مَعَكُمْ حَيْثُمَا كُنْتُمْ “ ..... دراصل موجب سختی امر واقع معلوم نہیں ہوتا، بلکہ مستقبل کی

سرگرمیوں کی پیش بندی کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فِي عِيَادِ

مَنِيعٍ وَحَرِزٍ حَصِينٍ سب احباب کو دعا۔ شمس الحق افغانی

بہاول پور

نوٹ :- عیاذ منیع، محفوظ پناہ ہوگا۔ حرز حصین مضبوط قلعہ

## مکتوب (۳۲)

انسان کے ہاتھ میں سعی و عمل ہے  
نتائج قبضہ خداوندی میں ہیں

۲۶ ذی قعدہ ۱۳۸۲ھ

محی ام فی اللہ جناب قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ نے مسرور کیا۔ مقدمہ کا انجام بخیر ہو۔ حَسْبُكُمْ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ.

(۱) گھوڑے کی سواری ان شاء اللہ تعالیٰ سعتِ رزق اور جہادِ لدین کی دلیل ہے۔

(۲) بستر بچھانے بسطِ رزق و عمر اور تعلق مع الاحقر کی دلیل ہے۔ اول تو طیہ و ثانی تعبیر ہے

كَانَ اللَّهُ لَكُمْ وَ كُنْتُمْ لِلَّهِ . بساط بسطِ رزق و فرش تعلق کو ظاہر کر رہے ہیں۔ کان اللہ

لکم اللہ تمہارا (ناصر) رہے۔ و کنتم للہ اور تم اللہ کے دین کے خادم۔

(۲) قیام اللیل پر استقامت کی دعا کرتا ہوں۔ خود تأسف علی التریک بھی قیام

اللیل کے حکم میں ہے۔ مفتی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب اور مفتی محمد شفیع صاحب

سرگودھوی کی ناکامی سے افسوس ضرور ہوا کہ آوازِ حق کا دروازہ بند ہوا۔ لیکن درحقیقت یہ

کامیابی ہے، اگرچہ صورتاً ناکامی سہی، تخریص و ترہیب کے بغیر ان حضرات کو جس قدر ووٹ

ملے، وہی حقیقی ووٹ ہیں، جو دوسروں کو بلا تخریص و ترہیب نہیں مل سکے ہوں گے۔ انسان

کے ہاتھ میں سعی و عمل ہے۔ نتائج قبضہ خداوندی میں ہیں، جو اختیار سے خارج ہیں۔ اللہ

تبارک و تعالیٰ احیاء دین کے لئے غیب سے کوئی سامان کر دے۔ سب متعلقین کو دعا و سلام۔

میں ۱۲ مارچ گھر گیا تھا۔ ۲۵ مارچ کو واپس آیا ہوں۔ خط واپسی پر بہاولپور ملا۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ / بہاولپور

مکتوب (۳۳)

تلاوت اور ذکر سے اصل مقصود تعلق مع المذکور ہے

۲۶ رزی الحجہ ۱۳۸۲ھ

محی ام فی اللہ قاضی عبدالکریم صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! خلاصنامہ محررہ ۲۰/۵/۶۵ نے مسرور کیا۔ رشتہ واقعہ اور متوقعہ کو باری تعالیٰ موجب سعادت و موافقت کردے اور تم کو اس کی توفیق بخش دے کہ ہر دو رشتے سادہ شرعی رنگ میں ہوں۔ رسمی اور گرانبار نہ ہو۔ آپ کے والد ماجد کی صحت اور آپ کے فیوض ظاہریہ و باطنیہ میں اضافہ کی دعا کرتا ہوں۔ قرآن پاک کی تلاوت بعد از تہجد کریں، جیسے احقر کا معمول ہے یا کم از کم بعد از نماز فجر کی جائے تاکہ ناغہ نہ ہو کہ یہ برکت کا وقت ہے۔ مقدمہ مرقومہ میں باعزت کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔ ذکر و فکر میں لذت کی کمی بیشی کو خاطر میں نہ لائیں کہ ذکر و فکر خود ذریعہ قرب الہی ہے۔ لذت ہو یا نہ ہو لذت میں بسا اوقات امور خارجیہ کو بھی دخل ہوتا ہے، مثلاً صحتِ بدن ”خُلُوٌّ عَنِ الْغُمُومِ وَالْأَحْزَانِ تَجْرِيدٌ عَنِ التَّشْوِيشَاتِ وَ التَّفْكَرَاتِ تَجَنُّبٌ عَنِ الرِّزْقِ الْمُشْتَبِهَةِ وَالصُّحْبَةِ السُّوِّءِ“ (غم و فکر سے خالی ہونا، تفکرات اور پریشانیوں کا دور ہونا، مشتبہ رزق اور بری مجلس سے پرہیز کرنا) اصل مقصود ذکر سے تعلق مع المذکور ہے قلب کو ادھر لگانا چاہئے نہ ذکر کی کیفیات اتفاقیہ کی طرف آپ کے والد ماجد و جملہ عزیزان کو سلام و دعا عرض کریں۔ یہاں بحمد اللہ تاحال خیریت ہے۔ وَالْمُسْتَقْبَلُ بِيَدِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَكُمْ حَيْثُمَا كُنْتُمْ۔

اگر خط آئندہ مکان کے پتہ پر بھیج دیں تو جلد پہنچے گا۔ مکان کا پتہ یہ ہے

21-B- بہاولپور شمس الحق افغانی

احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۳۴)

متوسلین کے حالات سے آگاہی کی فکر

۲۹ رزی الحجہ ۱۳۸۲ھ

گرامی قدر کان اللہ لکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! محبت نامہ محررہ ۲۰ رزی الحجہ پہنچا۔ یہ غلط ہے کہ میں ڈیرہ اسماعیل خان گیا ہوں۔ مقدمہ کے متعلق تشویش ہے۔ بجز در سیدن خط ہذا عواقب و نتائج مقدمہ سے اطلاع دیں۔ کُنْتُمْ لِلّٰهِ وَ كَانَ اللّٰهُ لَكُمْ۔ تمام اعزہ واقارب کو دعاء سلام مسنون عرض ہے۔ یہاں احوال مقرون عافیت ہیں۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۳۵)

ہر چیز کی یہ قیمت نہیں ہوتی کہ اس کی تردید کی جائے

اپریل ۱۳۸۵ھ

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا خط مع کٹنگ متعلقہ سیمینار پہنچا۔ میں جنوری ۶۷ء میں پشاور

راہنمائی کے لئے مسٹر مسعود کی دعوت پر گیا کہ سیمینار کو صحیح نہج پر چلانے کا پروگرام مرتب کر دوں۔ میں نے بشمولیت مولانا عبدالقدوس صاحب صدر شعبہ اسلامیات پروگرام مرتب کیا۔ مقصود جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو اسلام، اسلام کی عینک میں دکھانا تھا نہ مغربی عینک میں پھر سیمینار کے موقعہ پر متعدد تاروں اور ٹیلیفونوں کے باوجود قدرت نے ایسے اسباب فراہم کئے کہ میں نہ جاسکا۔ بہر حال کٹنگ ”اَلَا نَاءُ يَتَرَ شُحِّ بِمَا فِيهِ“ (ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے، جو اس میں ہوتا ہے) کا مصداق ہے۔ لیکن علماء کی طرف سے اس کی تردید کا اہتمام مردہ میں جان ڈالنا ہے اور اس کی اہمیت کو بڑھانا ہے۔ ایسی چیزیں وقتاً فوقتاً اسی طریقہ سے ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں اور اپنی طبعی موت سے آپ ہی مر جاتی ہیں۔ چھڑانا مقصود ہے نہ چھیڑنا، اول مفید اور دوم مضر ہے، ہر چیز کی یہ قیمت نہیں ہوتی کہ اس کی تردید کی جائے۔ بہت سے بستر مرگ پر پڑے ہوئے مردودات کو خود تردید نے زندگی بخشی ہے۔

سیمینار کی کج بیانیوں کی زیادہ سے زیادہ عمر ایک ہفتہ ہوگی، اس کو عمر نوح عطا کرنے سے گریز ضروری ہے، صرف ایک بار اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ جو کچھ ایسی باتیں کہی گئی ہیں، اس کو اصلی اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں، البتہ انگریز دشمنان اسلام کی افکار کا مرقع ہے۔ علماء اسلام اس کو غلط سمجھتے ہیں اور یہ کہ وہ پیشاب کو آبِ زمزم قرار دینے کے مترادف ہے۔ پابندی تہجد سے خوشی ہوئی اور دعاء کی۔ نصاب حدیث مقامی حالات اور تلامذہ کی استعداد کا تابع ہے، جو کچھ آپ نے کیا، اچھا کیا۔ سب متعلقین کی ترقیات کی دعاء کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

## مکتوب (۳۶)

والد ماجد مولانا قاضی نجم الدین کے سانحہ ارتحال پر تعزیتی تحریر

۲۲ محرم ۱۳۸۵ھ

گرامی قدر جناب قاضی صاحب کان اللہ لکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آج آپ کے والد ماجد کی وفات حسرت آیات کی خبر مع  
مبشرات موصول ہوئی، جس سے دل کا سکون ہل گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔  
خداوند تعالیٰ مرحوم کو مقعد صدق میں قرب خاص سے نوازے اور قتیل عشق مرحوم کی مغفرت  
فرمائے۔ مرحوم اور اس کے عاشق کے حق میں دعاء مغفرت کی گئی .....

وَ بَحْرُ الدَّمْعِ یَجْرِی باندِ لَاقِ

وَ بَدْرُ الصَّبْرِ یَجْرِی فِی المِحَاقِ

آنسوؤں کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا جاری ہے اور صبر کا بدر چودھویں کا پورا چاند گرہن میں  
آ گیا ہے۔

وَ لِلْأَحْزَانِ بِالقَلْبِ اجْتِمَاعُ

یُنَادِی الصَّبْرَ حَتَّى عَلَی الفِرَاقِ

اور دل پر احزان (غموں) کا اجتماع ہے صبر کو آواز دے رہا ہے کہ اس جدائی پر میری امداد  
کر۔

آپ و دیگر اولاد و متعلقین مرحوم کی تعزیت کے لئے حضرت ابن عباسؓ کو ان

کے والد کی وفات پر جو بہترین تعزیت ایک اعرابی نے پیش کی تھی، اسی پر اکتفا کرتا

ہوں .....

خَيْرٌ مِنَ الْعَبَّاسِ أَجْرُكَ بَعْدَهُ  
وَ اللَّهُ خَيْرٌ مِنْكَ لِلْعَبَّاسِ

عباس (کے وجود سے) اس کا اجر تیرے لئے بہتر (بہت زیادہ) ہے اور عباس کے لئے اللہ کا قرب (برزخ میں) تیرے ساتھ رہنے سے زیادہ باعث فرحت۔

اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے۔ مقدمہ کے سلسلہ میں اور مرحوم کے سلسلے میں مجھے تشویش رہی اور خود خط لکھنے والا تھا کہ یہ اطلاع پہنچی۔ اللہ تعالیٰ آئندہ مصائب و آلام سے اپنی حفاظت میں رکھیں۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : عربی اشعار کا ترجمہ مکتوب الیہ نے کیا ہے۔

## قتیل عشق کا مختصر تعارف :

قتیل عشق سے مراد شاہنواز صاحب حلوائی مرحوم ہے، جو والد ماجد کا جنازہ پڑھنے کے لئے بوجہ ضعف اس وقت پہنچا جبکہ لوگ جنازہ سے فارغ ہو گئے تھے۔ لوگوں کو واپس جاتے ہوئے دیکھا، غمزہ لہجہ میں پوچھا کیا جنازہ ہو گیا۔ ”اللہ“ کہہ کر زمین پر گر گیا۔ لوگوں نے اٹھانے کی کوشش کی، مگر یہ دیکھ کر محو حیرت ہو گئے کہ گرنے والے کی روح پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رحمہما اللہ تعالیٰ۔

مرحوم قتیل عشق نماز باجماعت کے بہت پابند تھے۔ نماز کے لئے مسجد متصل نجم المدارس پہنچتے، اگر جماعت سے رہ جاتے تو دوسری مسجد جا کر جماعت میں شامل ہونے کی کوشش کرتے۔ بعض اوقات دیکھا گیا کہ جماعت رہ جانے پر بے اختیار ان کے آنسو بہنے

لگتے، مجھے یاد نہیں کہ جب بھی اس ناکارہ نے مغرب کی نماز میں اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ  
 ثُمَّ اسْتَقَامُوْا..... الخ، آیاتِ کریمہ کی تلاوت اور قرأت کی ہو اور اس کے منہ سے زوردار  
 الفاظ سے لفظ اللہ کا نعرہ نہ نکلا ہو، جس سے قریب کے یا ناواقف مقتدی لرز نہ گئے ہوں۔

حضرت قاری غلام ہادی شاہ صاحب حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی تعزیت  
 کے لئے تشریف لائے تو یہ ناکارہ ان کو حضرت والد صاحب کی مزار پر لے گیا۔ عصر کے بعد  
 کا وقت تھا۔ میں نے ان سے مزار پر تلاوت کرنے کی درخواست کی۔ وہ کچھ دیر تک تلاوت  
 کرتے رہے۔ مغرب کی اذان ہو گئی، تو قبرستان کے اندر مسجد میں نماز پڑھنے گئے۔ نماز  
 حضرت قاری شاہ صاحب پڑھا رہے تھے۔ درمیان قرأت میں کچھ رُک گئے، بعد از نماز  
 قبرستان سے واپسی پر شاہ صاحب نے فرمایا کہ دوران قرأت میں منٹ آدھ اس لئے  
 خاموش ہو گیا کہ آپ کے والد صاحب مرحوم میرے سامنے کھڑے ہوئے نظر آئے اور  
 فرمایا میرے ساتھی شاہنواز کو بھی دعا میں یاد رکھا کرو۔

ژوب (بلوچستان) میں ایک شخص نے شاہنواز صاحب مرحوم کو خواب میں دیکھا  
 اور ان سے پوچھا آپ کیسے قاضی صاحب کے جنازہ کے دن فوت ہو گئے۔ آپ نے  
 جواب دیا میں نے چاہا کہ قاضی صاحب کے ساتھ ایک طالب علم بھی ہونا چاہئے۔ یہ ہے  
 چودھویں صدی کے ایک شہید عشق دین کا درجہ بھی.....

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشان است

خم و خم خانہ بامہر و نشان است

(یعنی اب تک (طول زمانہ کے باوجود) رحمت کا بادل (سچے دینداروں) پر

موتیاں برسا رہا ہے اور دین کے می خانے اللہ کی مہربانی سے آباد ہیں)



شہید عشق جی جاتے ہیں جی سے کیا گذرتے ہیں  
 خدا یہ موت دے ہم کو ہم اس مرنے پہ مرتے ہیں  
 ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ  
 ۲۹/ذی قعدہ ۱۴۲۳ھ

مکتوب (۳۷)

راہِ عشق کے راہ روؤں کی قربانیاں

۲/صفر ۱۳۸۵ھ

محترم القدر جناب قاضی عبدالکریم صاحب زیدت مکارمکم  
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ نمیقہ انیقہ موجب ابہتاج ہوا۔ عوام کی ہمدردی اور عدلیہ کا رخ دلیل  
 نجات ہے۔ دل سے دعاء کا مرانی کرتا ہوں۔ مجھے زیادہ تشویش مدرسہ کے متعلق تھی، اگر وہ  
 محفوظ ہے، تو علماء حق نے حق کے لئے ہمیشہ قربانیاں دی ہیں، انفراداً بھی اور اجتماعاً بھی۔  
 بلحاظ ثوابِ آخرت اول کو ثانی پر ترجیح ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد  
 سعید بن المسیب، سعید بن جبیر اسی راہِ عشق کے راہ رو رہے ہیں اور بلحاظ نفع فی الدنیا ثانی  
 موثر ہے، اگر چند افراد قربانی دیں، تو تحریف فی الدین کا سیلاب نہیں رکتا اور نہ حکومت کا  
 رخ موڑا جاتا ہے۔ صرف اداءِ فرض سے سبکدوشی ہو جاتی ہے، لیکن اگر تنظیم کے ساتھ  
 اجتماعی رنگ میں ہمہ گیر قربانی ہو تو عوامی دباؤ سے حکومت مجبور ہو جاتی ہے۔ خدا کرے کہ  
 اربابِ اقتدار کی اصلاح ہو، ورنہ مستقبل خود حکومت کے لئے خطرناک ہوگا۔ پانچ اجزائی  
 قوم و ملت کا واحد رشتہ اتحادِ دین ہے۔ جس وقت یہ رشتہ ضعیف ہو اور اپنے اجزاء ترکیبی پر

اس کا کنٹرول کمزور ہوا تو یہ ہماری موت ہوگی اور پھر حیات کی طرف عود ممکن نہ ہوگا۔ بیرونی دشمن ممالک نے مسلمانوں کے نام سے اپنے ایسے ایجنٹ چھوڑ دیئے ہیں کہ وہ ترقی کے نام نہاد الفاظ سے دھوکہ دیکر اسلام کی بنیادیں متزلزل کر دیں تاکہ ان کی مراد پوری ہو۔ آج کل سارا عالم اسلام اور الحاد کی جنگ میں مبتلا ہے، عالم اسلام کی اکثریت اسلام کی صحیح سمجھ بوجھ سے محروم ہے۔ اس لئے اس نظریاتی جنگ کا انجام اسلام اور مسلمانوں کے لئے اچھا نظر نہیں آتا۔ دعا ہے کہ اسلام کو خداوند تعالیٰ خود مسلمانوں کے اس تباہ کن حملہ سے محفوظ رکھے۔ سب احباب کو سلام۔

۱۵ جون کے بعد اڑھائی ماہ کی عام تعطیل ہوگی، جس میں گھر رہوں گا۔ البتہ بنگال اور کراچی کے لئے چند ایام کا جولائی میں وعدہ کر چکا ہوں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۳۸)

ختم خواجگان کی اجازت

۵ صفر ۱۳۸۵ھ

عزیزم بارک اللہ فیکم و وقاکم عن شر النوائب

بعد از سلام مسنون! دعاء ترقیات آنکہ ۲۹ محرم کا خط آج پہنچا۔ بجوابش تحریر ہے کہ میں ختم خواجگان رضوان اللہ عنہم کی اجازت حسب اجازت بزرگان خود تم کو دیتا ہوں۔ برزخ میں سردی لگنا ان شاء اللہ مثالی نجات کی دلیل ہے۔ معصیت کا مزاج گرم ہے اور طاعت کا

سرد۔ یہی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے فتوحات میں لکھا ہے۔ حضور علیہ السلام کی دعا میں بھی یہی اشارہ موجود ہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرَدِ۔ (اے اللہ میری غلطیوں کو برف اور اولوں (بارش) سے دھو ڈال) باقی مویز منقی اور نمبر ۳ کی تلقین کردہ ذکر کا مقصد ایک ہے، یعنی ختم خواجگان کی تلقین اور ایصالِ ثواب اسکی حلاوتہ روحانی کو مویز و منقی کی مثال میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔

دعا حل مشکلات و ترقی عرفان لرتا ہوں۔ اور خود مجھ پر بھی آپ کے والد ماجد کا مقام اب منکشف ہو گیا ہے، جسکی وجہ سے نادم ہوں کہ کلاچی میں حضرت مرحوم سے خصوصی مجلس نہ ہونے میں مجھ سے سخت کوتاہی ہوئی۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَاَرْحَمْهُ وَاَجْعَلْهُ فِي الرَّفِيقِ الْاَعْلٰی۔ قاضی عبداللطیف، حافظ عبدالرشید، مولوی محمد اکرم حافظ عبدالحلیم و دیگر عزیزان کو سلام و دعا عرض کریں۔

دعا گو و دعا جو شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

۵/صفر المظفر ۱۳۸۵ھ کے مکتوب کا حاشیہ :

اس دوسرے مکتوب گرامی کا تعلق بھی حضرت والد ماجد قاضی محمد نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر غم و اندوہ کے اظہار سے ہے۔

حضرت والد کے وصال پر قتل عشق کی وفات کے علاوہ چند دیگر امور بھی قابل ذکر اور موجب عبرت ہیں۔ وصال کا غالباً تیسرا دن تھا کہ کراچی سے حضرت محمد ابراہیم جان آغا صاحب خانقاہ مجددیہ معصومیہ قلعہ جواد کابل جانشین قطب عالم اعلیٰ حضرت سیدنا مولانا نور المشائخ قدس سرہ کے جانشین کی تار پینچی۔ والد ماجد کے نام کہ میں فلاں تاریخ کو

پشاور پہنچ رہا ہوں، اگر آپ تشریف لاسکیں تو خوشی ہوگی، ورنہ عزیزان عبدالکریم جان یا عبد اللطیف جان میں سے کسی کو بھیج دیں۔ حضرت محمد ابراہیم صاحب قدس سرہ حج سے واپسی پر کراچی پہنچے تھے۔ پھر وہاں سے براستہ پشاور کابل جانے کا ارادہ تھا۔ حضرت والد ماجد کی بیعت اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے تھی اور ہم دونوں بھائیوں کو بھی حضرت نور المشائخ قدس سرہ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ۔

### آمد برسر مطلب :

(۱) تار کے دوسرے دن قاضی عطاء اللہ صاحب مرحوم و مغفور سکنہ کلاچی جنہوں نے والد صاحب کو غسل دیا تھا، وہ تشریف لائے تو فرمایا کہ رات میں نے آپ کے والد صاحب کو خواب میں دیکھا۔ اپنی قبر کے اوپر کفن اوڑھے ہوئے سر تا قدم مستور کھڑے ہیں۔ میں قریب گیا تو میری طرف رخ پھیر کر فرمایا، السلام علیکم میں نے جواب میں وعلیکم السلام کہہ کر پوچھا ہم نے تو آپ کو قبر کے اندر رکھا تھا، لیکن آپ تو قبر کے اوپر کفن ڈال کر کھڑے ہیں۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ فرمایا ہاں کسی کی انتظار میں کھڑا ہوں۔ میں نے کہا کون صاحب ہیں، وہ..... فرمایا کابل کا ایک جوان آ رہا ہے، ان کی انتظار ہے۔ قاضی عطاء اللہ صاحب نے حلفاً فرمایا مجھے نہ یہ معلوم ہے کہ اعلیٰ حضرت کا کوئی فرزند حج کو گیا ہوا ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ کل ان کی تار آپ لوگوں کو ملی ہے۔

(۲) حضرت عبدالسلام صاحب ڈھا کہ حضرت اقدس مولانا احمد خان صاحب، مورث اعلیٰ خانقاہ کنڈیاں شریف کے خلیفہ حج سے واپسی پر مغربی پاکستان تشریف لائے۔ وہاں خانقاہ شریف کنڈیاں سے ہو کر موسیٰ زئی شریف جا رہے تھے۔ کلاچی تشریف لائے،

رات کو نجم المدارس میں قیام فرمایا۔ صبح والد صاحب کے مزار پر تشریف لے گئے۔ کھڑے کھڑے کچھ پڑھ کر دعا فرمائی۔ معاً فرمایا الحمد للہ قبر نور سے بھری پڑی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ دل چاہتا تھا کہ دیر تک کھڑا رہوں، لیکن آج ہی ڈھا کہ کے لئے پرواز ہے۔ میں نے عرض کیا کسی عالم صاحب نے خواب میں والد صاحب کو دیکھا کہ وہ کسی دینی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ مولانا عبدالسلام صاحب نے فرمایا، اجی وہ تو صاحب کتاب کا مطالعہ فرما رہے ہیں۔

(۳) ایک صوفی صاحب جو مولوی محمد زمان صاحب مدرس نجم المدارس کلاچی کے بھائی ہیں نے اسی دن ہی (غالباً) بتلایا کہ مجھے واقعہ میں آپ کے والد ماجد نے فرمایا کہ جب اس بزرگ (مراد مولانا عبدالسلام صاحب ڈھا کہ والے) نے آیت کریمہ ..... لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ ..... الخ، پڑھی تو بہت ہی زیادہ انوار نازل ہوئے۔ ان واقعات کی روشنی میں سید افغانی قدس سرہ کے مکتوب کا یہ جملہ دُہرا لیجئے۔ اور خود مجھ پر آپ کے والد ماجد کا مقام اب منکشف ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے نادم ہوں کہ کلاچی میں حضرت مرحوم سے خصوصی مجلس نہ ہونے میں مجھ سے سخت کوتاہی ہوئی۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ وَاجْعَلْهُ فِي الرَّفِيقِ الْاَعْلٰی۔ ابتداء مکتوب میں جو سردی کا ذکر ہے، وہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت والد صاحب کو کچھ سردی محسوس ہو رہی ہے۔ اس کی حضرت قدس سرہ نے تعبیر فرمائی کہ نیکی کا مزاج سرد ہے، ولنعم ما قیل.....

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

(جن کے دل خدا اور رسول کے عشق سے زندہ ہیں، وہ مر نہیں سکتے۔ جریدہ عالم پر

ان کی دائمی زندگی کی مہر لگ چکی ہے)

۲۳ / محرم ۱۳۸۵ھ، پھر ۱۵ / صفر ۱۳۸۵ھ میں حضرت والد صاحبؒ سے متعلق حضرت قدس سرہ کے تاثرات کے بعد اب آپ ۱۴ / صفر ۱۳۸۵ھ کا مکتوب مطالعہ فرماویں گے، تو محو حیرت ہوں گے کہ حضرت کو عالم برزخ میں والد ماجدؒ کا مقام معلوم ہوا تو کتنی والہانہ محبت کا اظہار فرمایا کہ ہم دور افتادہ کس پیرس ہچمدانوں پر کتنی شفقت فرمائی۔ اہل خانہ تک سے تعزیت فرمائی۔ **بَرَدَ اللّٰهُ مَضْجَعَهُ وَ عَظَّمَ اللّٰهُ اَجْرَهُ۔**

(۴) عجیب تر یہ کہ اسی دن ہمارے ایک عزیز پھوپھی زاد بھائی مولوی عبدالرزاق صاحب مرحوم جو ان دنوں پٹھانکوٹ علاقہ میں امامت کر رہے تھے۔ وہ ظہر کے بعد ہمارے ہاں کلاچی آئے۔ میں نے کہا خیر تو ہے کسی اطلاع کے بغیر آ گئے۔ ہنس کر کہا مجھے تو ماموں صاحب (میرے والد صاحبؒ) نے بھیجا ہے۔ دوپہر کو خواب میں آئے اور کہا کہ آج تو میرے پاس غالباً قبر کا لفظ بھی فرمایا۔ ایک بہت بڑے بزرگ تشریف لائے تھے، تم نے ان کی زیارت نہیں کی۔ راقم الحروف نے کہا واقعی ایک بڑے بزرگ تو آئے تھے، مگر چلے گئے، آپ ان کی زیارت سے رہ گئے، ماشاء اللہ۔ کیا ابن قیمؒ کی ”الروح“ میں آپ نے وہ روایت نہیں پڑھی کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی قبر پر آتا ہے اور دنیا میں وہ اسے جانتا تھا، تو برزخ میں بھی وہ اسے پہچان لیتا ہے۔

مکتوب (۳۹)

دلچسپ مکتوب تعزیت

۱۴ / صفر / مظفر ۱۳۸۵ھ

محی ام فی اللہ قاضی صاحب زید عرفانم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ۱۰ / صفر کا رقیمہ موجب تسکین ہوا۔ جناب قاضی صاحب مرحوم

کے آخری مکتوب کو بار بار پڑھا، جس میں قرب ارتحال کے آثار کو نمایاں پایا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ  
وَارْحَمْهُ وَاجْعَلْهُ فِي الرَّفِيقِ الْاَعْلٰی..... کلاچی میں افسوس کہ قاضی صاحب مرحوم کی

معیت و شہود بھی میری کوتاہ نظری کی وجہ سے حالِ غیاب تھی.....

چہ فرصتہا کہ گم کردم دریں راہ

ز بختِ خوابناکِ غافلِ خویش

ترجمہ : میں نے بہت مواقع اس راستہ میں ضائع کر دیے۔ کیونکہ میرا بخت سویا ہوا اور  
غافل تھا (فیض حاصل نہ کر سکا)

یہ درست ہے.....

الْمَرْءُ مَا دَامَ حَيًّا يُسْتَهَانَ بِهِ

وَ يُعْظَمُ الرُّزْءُ فِيهِ حِينَ يَفْتَقِدُ

ترجمہ : انسان جتنے تک زندہ ہوتا ہے، اس کی بے قدری کی جاتی ہے اور بڑا حادثہ  
(مصیبت) خیال کیا جاتا ہے، جس وقت وہ فوت ہو جاتے ہیں۔

تاہم کشفیات برزخیہ احقر کے حق میں اُمید افزا ہیں.....

در بیابانِ فنا گرچہ زہر سو خطر است

میرود حافظِ بیدل بہ تولائے تو خوش

ترجمہ : فنا (عالم برزخ) کے جنگلوں یا میدانوں میں اگرچہ ہر طرف سے خطرات ہیں،  
لیکن حافظ آپ کی محبت میں خوش خوش جا رہا ہے۔

یہ درحقیقت ایسے ہی موقع پر حافظ نے میری زبان سے کہا ہے۔ موسم سخت گرم

ہے۔ کسی دوسرے وقت میں ان شاء اللہ تعالیٰ زیارتِ مرقد سے مشرف ہو سکوں گا۔ اب تو

قلبا ولساناً یہی دعا ہے.....

آن سفر کردہ کہ صد قافلہ دل ہمراہ اوست  
 ہر کجا ہست خدا یا سلامت دارش  
 ای آنکہ رہ بمشرب مقصود بردہ  
 زین بحر قطرہ بمن خاکسار بخش  
 قیمت دُرّ گرانمایہ ندانند عوام  
 حافظا گوہر یکدانہ مدہ جز بخواص

ترجمہ : وہ سفر کرنے والا جس کے ساتھ ہماری دلی دعاؤں کا ایک قافلہ اس کے ساتھ ہے، جہاں بھی ہے اے خدا تو اسے سلامتی سے رکھ۔ اے وہ بزرگ جو مقصود کی گھاٹ کے راستہ پر پہنچ گیا، کمالات کے اس سمندر سے ایک قطرہ ہمیں بھی عطا کر، قدر والے موتی کی قیمت عوام نہیں جانتے، اے حافظ تو ایسا قیمتی موتی جو صدف میں ایک ہوتا ہے، صرف خواص کو دیتا رہ۔

تم کو تسکین کے لئے صرف یہ کافی ہے.....

ایے دل ! صبور باش و مخور غم کہ عاقبت  
 ایں شام صبح گردد و ایں شب سحر شود  
 جز آستانِ توأم در جہاں پنا ہے نیست  
 سرما بجز ایں در حوالہ گاہے نیست  
 حافظ از فعل تو حاشا کہ بنالد روزے  
 من ازاں روز کہ در بند توام آزادم

ترجمہ : اے صبر کرنے والا (پریشان) دل غم نہ کر کہ آخر..... یہ تاریکی صبح ہو جائے گی اور یہ رات آخر تک پہنچ جاوے گی۔ تیرے آستان کے بغیر میری کوئی پناہ گاہ نہیں۔ میرے سر کے



لئے اس در کے بغیر سپرد کرنے کی کوئی جگہ نہیں۔ حافظ تیرے کسی معاملہ (جو رو و جفا سے بھی خدا پناہ کہ رو پڑے، میں جس دن سے بھی تیری قید میں آیا آزاد ہوں، کسی کا محتاج نہیں۔ یہ صبر کی تلقین تھی۔ ذاتی عمل کے لئے حافظ کی زبان سے اسی ایک شعر پر اکتفا کرتا

ہوں ..... ے

صبح خیزی و سلامت طلبی چوں حافظ

ہرچہ کردم ہمہ از دولت قرآن کردم

ترجمہ : صبح (تہجد) کے لئے اٹھیں اور خدا سے سلامتی (جان و ایمان) حافظ کی طرح مانگیں۔ کیونکہ میں نے جو کچھ پایا قرآن مجید کی تلاوت سے پایا۔

مخدراتِ خانگی اور حضرت کی اولاد کے لئے دعائِ نجات آخرت اور دنیا میں

استقامت علی الشریعہ کی التجا کرتا ہوں۔

احقر شمس الحق افغانی کان اللہ بہا و لپور

مکتوب (۴۰)

بڑی تمنا یہ کہ اپنے ذہنی دینی معلومات

کی اُمتِ محمدیہ میں اشاعت ہو

۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

محترم بندہ جناب قاضی صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! باعزت رہائی تائید ربانی کا ثمرہ ہے۔ میں ۱۷ جون کو گھر

پہنچا ہوں۔ بنگال کے احباب نے اصرار کیا تھا کہ میں دس پندرہ دن پہلے بذریعہ ہوائی جہاز

وہاں جاؤں۔ جناب مفتی صاحب، ناظم اعلیٰ اور مولانا غلام غوث صاحب کا بھی شدید اصرار تھا، لیکن میں خون میں شوگر کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ ڈاکٹر ناصر کے زیر علاج ہوں۔ سفر پر ڈاکٹر صاحب نے پابندی لگائی ہے۔ پرہیز بھی سخت ہے، یہاں تک کہ چائے اور چاول اور ہر شیرین چیز سے پرہیز ہے، جس کی وجہ سے نہ جاسکا۔ بنگال سے بھی ان کا قاصد آیا۔ اس نے حال دیکھ کر خود کہا کہ اس حالت میں سفر موزوں نہیں۔ دعاءِ صحت فرماویں۔ دعاءِ استقامت کرتا ہوں۔ ترمذی شریف کی شرح زیر طباعت ہے۔ علوم القرآن بھی حوالہ طباعت ہونے والی ہے۔ بڑی تمنا ہے کہ موت سے قبل جو کچھ ذہن نارسا میں ہے، اُمت محمدیہ میں اس کی اشاعت ہو۔ سب احباب کو دعا و سلام۔ گرمی شدید ہے۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگ زنی ضلع پشاور

نوٹ :- شرح ترمذی شریف کی اشاعت غالباً نہ ہو سکی ہو، مگر ..... ع

میدہ حق آرزوئے متقین

کے اصول پر ان شاء اللہ آپ کی اپنی اس دلی تمنا پر آج اس کا اجر بھی مکمل وصول فرما رہے ہوں گے۔ فہنیئا لہ ثم ہنیئا۔

”باعزت رہائی تائید ربانی کا ثمرہ ہے“ کی وضاحت

۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ کا حاشیہ

حضرت کے ارشاد ”باعزت رہائی تائید ربانی کا ثمرہ ہے“ میں غالباً اس مقدمہ کا ذکر ہے، جس میں مدعی نے کہا تھا کہ الیکشن سے متعلق ایک تقریر میں میں نے ان کو کافر کہا ہے۔ چند ایک دفعہ عدالت میں پیش ہونا پڑا۔ چنانچہ مدعی نے خود رجوع کیا کہ مجھے رپورٹ

غلط ملی تھی اور دعویٰ خارج ہوا ..... اس میں عجیب یہ کہ کسی دن دوپہر کو والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ گھر والوں میں سے کسی کو خواب میں ملے تھے اور بتلایا اور غالباً مبارک دی کہ مقدمہ ختم ہو گیا اور یہ بھی فرمایا کہ کل وکیل میرے پاس آیا تھا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ میرا وکیل جو کلاچی کا تھا اور ڈیرہ رہتا تھا، ایک دن پہلے کلاچی آیا اور عصر کو قبرستان شہیدان میں والد صاحب کی قبر پر بھی جا کر دعا کی اور دوسرے دن ہمارے مقدمہ کی پیروی کے لئے ٹانک اے سی کی عدالت میں ہمارے لئے گیا۔ ان دنوں کلاچی میں کوئی بھی عدالت نہیں تھی۔

### مکتوب (۴۱)

## معمولات پر استقامت ضروری ہے

۲۴ ربیع الاول ۸۵ھ

محی ام فی اللہ زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! سابق خط نہیں ملا۔ ۲۰ ربیع الاول کا خط ملا۔ مقدمہ شفعہ کا فیصلہ ہمارے حق میں ہوا۔ عبدالرشید خان کا تقرنظر براسباب مفید معلوم ہوتا ہے۔ وَ لِلّٰہِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ۔ مبشرات متواترہ حسن خاتمہ کے دلائل ہیں۔ مجھے توجہ ہے اور دعاء بھی کرتا ہوں، لیکن معمولات پر استقامت ضروری ہے۔

## سلامتِ اجسادِ انبیاء و شہداء کی وضاحت :

سلامتِ اجسادِ انبیاء علیہم السلام میں منصوص اور شہداء اور علماء میں غیر منصوص، لیکن اکثر صورتوں میں ثابت بالمشاہدہ ہے شقائق النعمانیہ میں علاء الدین اسود شارج الوقایہ کے ایک شاگرد رشید نے بنظر امتحان استاد موصوف کی قبر کھودی اور جسم کو سالم پایا، لیکن قبر

سے غیبی آواز آئی۔ هَلْ صَدَّقْتَ اَعْمَى اللّٰهُ بَصَرَكَ۔ (کیا تصدیق کر لی اللہ آپ کو نابینا کر دے) جس کے بعد شاگرد اندھے ہو گئے۔ میں ۲۶ جولائی لغایت ۷ اگست وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی کی دعوت پر ضلع ہزارہ کے سرد مقام بارہ گلی کو جاؤں گا۔ وائس چانسلر اسلامی علوم کی اشاعت کا عشق رکھتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کالجوں کے پروفیسروں اور استادوں کے استفادہ کے لئے بلایا ہے۔ موضوعات تقریر یہ ہیں۔

(۱) وجود باری و صفات باری فلسفہ جدید کی روشنی میں (۲) وحی و اعجاز قرآن عقل و فلسفہ جدیدہ کی روشنی میں (۳) حقیقت نبوت و عصمت انبیاء علیہم السلام (۴) وحدت ادیان (۵) خلق افعال انسان جبر و قدر (۶) قصہ آدم و ابلیس کے اثرات حیات انسانی پر (۷) فلسفہ آخرت و خلود نار۔ دو مضمون اور ہیں، تمام متعلقین کو دعا و سلام پیش کریں۔ پرسوں اتوار کی صبح بارہ گلی پندرہ روز کے لئے جارہا ہوں۔

شمس الحق افغانی

ترنگ زئی

۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ کا حاشیہ

حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ کے متعلق دل میں خلجان رہا کرتا تھا کہ ان کا جسد مبارک سلامت ہوگا یا نہیں۔ ایک دفعہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ آپ رحمہ اللہ کو سہارا دے کر کہیں لے جا رہا ہوں تو دل میں خیال آیا کہ ماشاء اللہ جسم تو سلامت معلوم ہو رہا ہے۔ اسی پر حضرت نے سلامت اجساد انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء و علماء کا مسئلہ تحریر فرمایا اور شارح الوقایہ کے شاگرد کا واقعہ تحریر فرمایا ہے۔

## مکتوب (۴۲)

خواب میں حضور ﷺ کی معیت دلیلِ قربِ فرائض ہے

۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

عزیز گرامی قدر اوصلکم اللہ الی مقام القرب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موجب مسرت ہوا۔ یہاں بحمد اللہ خیریت ہے۔ امور مخوفہ کے باوجود بحمد اللہ قلب مطمئن رہا۔ البتہ جلسوں کی شرکت بند کر دی ہے کہ عیال کا سہارا میرے سوا بجز خداوند تعالیٰ کے اور کوئی نہ تھا۔ مَضَى مَا مَضَى وَهُوَ الْوَكِيلُ فِيمَا سَيَأْتِي، روایا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت دلیلِ قربِ فرائض ہے اور یہ کیسے طبیب ہے۔ والا جملہ دلیل بعد نوافل ہے، جس کی وجہ سے کسل فی المندوبات ہے۔ بالخصوص تلاوت قرآن۔ کیسے طبیب کے لفظ میں تبدیلی طریقہ علاج کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ اب تک جو علاج بتلایا گیا ہے، وہ صرف علمی تھا۔

نقلی معمولات کے ترک کا عملی علاج :

اب عملی علاج کی ضرورت ہے۔ آپ کے معمولات میرے اندازے کے مطابق تین ہیں، تلاوت قرآن، اذکار سلوک، تہجد۔ آپ حسبِ حال خود ہر ایک کے ترک پر بوجہ کسل نہ بوجہ عذر کے۔ ایک خاص رقم جرمانے کی مقرر کر دیں۔ اس رقم کو مصرف صحیح میں صدقہ کریں۔ نفس کو چونکہ مال محبوب ہے، اس لئے مال کی جدائی پر وہ کسل چھوڑ دے گا۔ تعین مقدار آپ کی رائے پر منحصر ہے۔ استطاعت سے زائد بھی نہ ہو کہ اس پر عمل نہ ہو سکے اور اس قدر کم بھی نہ ہو کہ زجر نفس میں موثر بھی نہ ہو سکے۔ باقی دل سے دعا کرتا ہوں

کہ قلب پر نور الہی کا فیضان ہو۔ تاکہ کسل کا زنگ دور ہو جائے۔ التواء جلسہ سے خوشی ہوئی۔ تمام احباب کو دعا و سلام۔

دعا گو و دعا جو شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

### مکتوب (۲۳)

## ایصالِ ثواب میں قلبی توجہ و اخلاص کے اثرات

۱۵ جمادی الثانیہ ۱۳۸۵ھ

مخلصم فی اللہ قاضی صاحب رزقکم اللہ مقام الرضاء والقبول  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کا غیر مؤرخہ اخلاص نامہ پہنچا۔ معمولات پر استقامت کی نعمت  
سے فوق الحد مسرت ہوئی۔ نوجوان صالح کی زیارت نبوی اتباع سنت نبوی اور قبولیت  
بارگاہ رسالت کی دلیل ہے۔ تبسم انبساط، اور لالہ استاد سے ذکر کرنا، اس کے علامات ہیں۔  
اللَّهُمَّ زِدْ فِرْدُ وَ ثَبَّتْكُمْ اللَّهُ عَلَى جَادَةِ السُّنَّةِ۔ دوسرا خواب جس میں تمہیں اپنے  
والد کی زیارت ہوئی۔ شلواری کی جگہ تہبند اور گرتے کی جگہ سفید چادر میں کامل و ناقص کا فرق  
ہے۔ اولین کامل التستر ہے اور آخرین تستر میں ناقص ہیں اور دونوں لباس التقوی ہونے  
میں برابر ہیں۔ ایصالِ ثواب تلاوت میں اگر قلبی اخلاص اور توجہ کامل ہو تو ثواب کامل پہنچتا  
ہے۔ شلواری اور گرتے کی طرح اور اگر غفلت اور بے توجہی کے ساتھ ہو تو ثواب تو پہنچ جاتا  
ہے، لیکن ناقص، اب تو بیٹے کا استغفار بھی نہیں پہنچتا۔ یعنی ”حسبِ الايصال السابق  
كاملا والله اعلم“ اس توجیہ کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ شرعاً اصل ایصال ضروری ہے

” وَهُوَ مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ مَالِكٍ وَ أَحْمَدَ وَ مُتَاخِرِي مَشَائِخِ الشَّافِعِيَّةِ  
رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى “ . یہاں بجز اللہ قصداً بمبارد شمن آتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے  
بہاؤپور کو مکمل طور پر محفوظ رکھا۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

### ۱۵ / جمادی الثانیہ ۱۳۸۵ھ کا حاشیہ :

دیانتہ عرض کر رہا ہوں کہ اس مکتوب قدسیہ میں صالح نوجوان کا جو ذکر ہے، ہرگز  
ذہن پر زور دے کر بھی یاد نہیں آ رہا کہ وہ کون تھے، جنہیں زیارت کی سعادت نصیب ہوئی  
اور اگلا جملہ کہ لالہ استاد سے ذکر کرنا تو شادی مرگ کا باعث بن سکتا ہے، لیکن خدا جانتا ہے  
کہ بالکل ہی یاد نہیں آ رہا۔ کیا واقعی کسی کی زبان معجز نشان پر اس حقیر ترین اذل و احقر من  
قطمیر کے لئے یہ لفظ نکلا ہوگا اور اگر یہ واقعہ ہوگا اور کیوں نہ ہوگا، جبکہ حضرت اقدس کے  
مکتوب مبارک میں یہ درج ہو چکا ہے، بہر حال اگر ایسا ہے تو پھر تو وارے کے نیارے  
کیوں نہ مجھے یقین آئے کہ ان شاء اللہ ان شاء اللہ خاتمہ بالا ایمان ہوگا.....

ولے چوں شاہ مرا برداشت از خاک

سزد گر بگذرانم سرزِ افلاک

من آن خاتم کہ ابر نو بہاری

کند از لطف بر من قطره باری

ترجمہ : لیکن جب بادشاہ نے اٹھایا مجھے خاک سے، میں اس لائق ہو گیا کہ اپنے کو

آسمانوں سے اوپر سمجھوں، میں وہ بے قیمت مٹی ہوں کہ بہار کا بادل اپنی مہربانی سے مجھ پر برس رہا ہے۔

فلله الحمد وله الشکر بل آلاف آلاف الشکر

مکتوب (۴۴)

اگر مستحب سے ہنگامہ اختلاف اور منازعت پیدا ہو

تو اس کا چھوڑنا جائز ہے

۱۵ رجب ۱۳۸۵ھ

عزیزم محترم زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! یہاں بجم اللہ خیریت ہے۔ عزیز حافظ عبدالحلیم وخواہرش کے نکاح و زفاف میں برکت کی دعا کرتا ہوں۔ جلسہ ڈیرہ اسماعیل خان کو عذر لکھ دیا گیا ہے، شرکت نہ ہو سکے گی۔ سفید لکیر بشکل تلوار تھی، جو جہاد اور قوت کی نشانی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (۱) پہلا خواب، جس میں کتے دیکھے گئے، اس کی تعبیر یہ سمجھ میں آتی ہے کہ کوئی مخالف نفاق کی صورت میں درپے آزار ہے کہ بھونکنا اس پر دال ہے، لیکن نہ کاٹنا دلیل ہے کہ آپ اس سے محفوظ رہیں گے، ان شاء اللہ۔ (۲) دوسرا خواب کہ نہ اٹھو، اختلاف کا وقت ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ تہجد جو مستحب ہے اگر کسی مستحب سے ہنگامہ برپا ہو اور اختلاف اور منازعت پیدا ہوتی ہے، اس کو چھوڑنا جائز ہے، اگرچہ اس صورت خاصہ یعنی تہجد میں یہ احتمال نہیں، لیکن اس نظیر سے دوسرے مواقع کا سمجھا دینا مقصود ہے۔ (۳) والدہ سے متعلق خواب میں



غیبی اشارہ ہے کہ آپ کو ادب و احترامِ والدہ کی نعمت حاصل ہے۔ قرآنی ارشاد ” وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا “ (والدین سے نرم گفتگو کریں) میں ادب کا حکم ہے اور کریم خان سے پکارنا اس کی تعمیل کی طرف اشارہ ہے دل سے فلاح دارین کی دعا کرتا ہوں۔ سب متعلقین کو دعا و سلام عرض کریں۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۴۵)

عمارتِ دنیا کو طلاق دے کر عمارتِ آخرت میں لگ جائیں

۱۲/رمضان ۱۳۸۵ھ

عزیز محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بجواب خط آن عزیز نگارش ہے کہ خواب مندرجہ تحریر میں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ طاقتی میں ڈھیلے پھینکنا نفرت عن الدنیا کا اظہار ہے۔ باقی رونے پر ہندوانی کا کہنا اس میں اشارہ ہے کہ موت شوہر پر افراط فی البکاء و الحزن ہندوانی رسم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو عورتوں میں ایک مدت مدید تک سستی کی رسم جاری رہی، جو انگریزی حکومت نے بند کر دی تھی۔ اس لئے آپ عمارتِ دنیا کو طلاق دے کر عمارتِ آخرت میں لگ جائیں اور موت مذکور پر غم کرنے میں غلو سے پرہیز کریں۔ کچھ دنوں سے طبیعت ناساز رہی، اس لئے جواب میں تاخیر ہوئی۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۴۶)

## تاثير اللہ کے ہاتھ میں ہے

۲۸ شوال ۱۳۸۵ھ

محبی ام فی اللہ اقامکم اللہ علی منہج مرضاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! یہاں بجم اللہ خیریت ہے۔ آپ کی استقامت دفع امراض و حل مشکلات و ترقی مدرسہ کی دعا کرتا ہوں۔ عرب کے قراء حضرات آئے۔ مجھے عربی میں تقریر کرنی پڑی، جس سے بیحد مسرور ہوئے اور کہا مَلَأْتُمْ قُلُوبَنَا مِنْ اَنْوَارِ الْاِيْمَانِ وَ قَالُوا مَا رَأَيْنَا فِي سِيَاحَةِ الْعَالَمِ الْاِسْلَامِيِّ مِثْلَكَ (آپ نے تو ہمارے دلوں کو ایمان کے انوار سے بھر دیا اور کہا کہ ہم نے عالم اسلام کی سیاحت میں آپ جیسا نہیں دیکھا) ہے حالانکہ آدھ پون گھنٹے کی مختصر تقریر تھی۔ تاثير اللہ کے ہاتھ میں ہے، پتہ لکھ کر لے گئے کہ موتمر عالم اسلامی کو آپ کی ضرورت ہے۔

### استحضار حق، قلب و تصور پر غالب آ جائے :

(۲) میرے خیال میں لب کولب سے ملا کر زبان سے تالو کو چسپاں کریں اور سانس کو روک کر دل کی زبان سے بھی لا الہ کوناف سے دائیں جانب کھینچ کر دائیں شانے کو حرکت دیں، بائیں شانے تک پہنچ کر الا اللہ قلب ظاہری پر ضرب کریں تاکہ اس کی حرارت تمام اعضاء میں پھیل جائے۔ نفی میں تمام موجودات کو فنا کی نظر سے دیکھیں، جس میں اپنے کو بھی فنا سمجھیں اور اثبات میں یہ دیکھیں کہ جو کچھ موجود ہے۔ وہ حق ہے اور معنی بیچوں کا تصور کریں یہاں تک کہ استحضار حق قلب و تصور پر غالب آ جائے اپنی طاقت کے مطابق کم تعداد سے شروع کریں، پھر بتدریج بڑھاتے جائیں کہ استحضار حق کا استیلاء حجابات اغیار کو

مٹادے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی آپ کا معین ہو۔ آپ کے متعلقین خصوصاً حافظ عبدالستار کی صحت کے لئے دعا کرتا ہوں۔

مقام تمکین کو دوام نہیں :

(۳) تبدل احوال سے نہ گھبرائیں۔ مقام تمکین کو بھی دوام نہیں۔ وَ لٰكِنْ يٰۤاَحْزَبَةُ سَاعَةٌ وَّ سَاعَةٌ شَنِيدَةٌ بَاشِي، بلکہ تبدل پر افسوس دلیل قرب ہے۔ رَزَقَكُمْ جَذْبَةً مِّنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ جَلَّ مَجْدُهُ۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاولپور

مکتوب (۴۷)

قلبی تعلق کی وجہ سے جلسہ میں شرکت کی خواہش ہے

۱۹ ذوالقعدہ ۱۳۸۵ھ

محی ام فی اللہ برادر قاضی صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! دعوت نامہ ملا۔ قلبی تعلق کی وجہ سے جلسہ میں شرکت کی خواہش ہے۔ اگرچہ قریب کے جلسوں کو بھی معذرت لکھتا رہا ہوں۔ لیکن ایک بچی جو اس وقت زیر علاج ہے اور ایک ماہ کے علاج سے بھی معتد بہ فائدہ نظر نہیں آیا۔ اس کا علاج جاری ہے۔ ۱۰، ۱۱ اپریل کی تاریخ نوٹ کر لی ہے، اگر اس وقت تک اس قدر افاقہ ہوا کہ میں سفر کر سکوں تو اطلاع دیدوں گا۔ ورنہ بصورت دیگر مجبوری ہوگی۔ سب برادران و بر خورداران کو سلام۔

خیر المدارس کے اصرار پر جمعہ کی نماز سے پہلے پہنچا، جمعہ کے بعد تقریر کر کے عصر کو روانہ ہوا، کیونکہ اس حالت میں باہر رات کو ٹھہرنا مشکل تھا۔

شمس الحق افغانی

بہاولپور

مکتوب (۴۸)

## اعذار کی صورت میں اطلاع کا اہتمام

۳/ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ / ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء

محترم القدر جناب قاضی صاحب زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! قاسم العلوم جلسہ اور اجتماع وفاق سے معذرت لکھ دی گئی ہے کہ بچی کی بیماری کی وجہ سے سفر نہیں کر سکتا۔ دعا فرمادیں کہ صحت عاجلہ نصیب ہو۔ جناب مفتی صاحب کو تاخیر سے معذرت لکھ دی گئی۔ اس اُمید پر کہ شاید صحت ہو جانے پر شرکت کر سکوں۔ آج ۲۷ مارچ کو کسی قدر حالت مریضہ اچھی ہو گئی ہے، لیکن اجتماع عاملہ وفاق ۸ بجے ہے، اس لئے شرکت بروقت ناممکن ہے۔ آپ اور آپ کے عزیزوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ سب بعافیت ہوں گے۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاولپور

مکتوب (۴۹)

ناجائز ذرائع سے حج ناپسند ہے، اللہ کی  
عظمت ذہولِ معاصی کا سبب ہے

عزیزم قاضی صاحب

بعد از سلام مسنون !

آنکہ تلاوت قرآن، درس حدیث ختم خواجگان وغیرہ کا شغل آپ اور دیگر  
عزیزان کے لئے رمضان المبارک میں نعمت عظمیٰ ہے۔ اس نعمت کی توفیق پر اللہ کا شکر کرو۔  
باقی استقامت و تجدید ہمت کی دعا کرتا ہوں۔ رفتگانِ مرحومین کی مغفرت اور جمعیت و مدرسہ  
کی کامرانی کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ نفل حج ہے، کوشش ہو رہی ہے، دعا کریں  
کہ کامیابی ہو۔ ناجائز ذرائع سے حج ناپسند ہے اور جائز ذرائع سے حج آسان کام نہیں۔  
بونس و وچر و دیگر امور ایسے ہیں، جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ اللہ کی عظمت کا ذہول  
معاصی کا سبب ہے۔ درحقیقت گناہ کا ارتکاب اور نسیانِ عظمتِ الہی لازم ملزوم ہے۔ قلب  
کا عظمتِ الہی کے تصور سے خلو بڑا سانحہ ہے دعا ہے کہ دلِ عظمتِ الہی کے نور سے منور ہو۔  
فقط دعا و سلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۵۰)

## رسید خط کا اہتمام

۳ ستمبر

محترم قاضی صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! تاریخ نوٹ ہے۔ اکتوبر میں کچھ کام میرے ذمہ لگائے گئے ہیں، وقت نکالنے کی کوشش کروں گا۔ تاہم اول اکتوبر میں پروگرام کا قطعی فیصلہ ہو سکے گا۔ بحمد اللہ یہاں خیریت ہے۔ دعائے ترقیات دارین کرتا ہوں۔ تمام اعزہ کو دعا و سلام پہنچائیں۔ ملازمت سے دل برداشتہ ہوں۔ احباب زور دے رہے ہیں، ورنہ چھوڑ دیتا۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ / بہاولپور

مکتوب (۵۱)

## ایکشن لڑنے سے معذرت، غیر سرکاری

”ادارہ تحقیقات اسلام“ کے قیام کی ضرورت

محترم القدر جناب قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں نے گھر پر اڑھائی ماہ گزارے۔ آپ کے صاحبزادے اکوڑہ سے آئے تھے۔ صحت بحمد اللہ اچھی ہے۔ تحصیل چارسدہ سے شمالی اہالیاں چارسدہ کا اصرار تھا کہ میں قومی اسمبلی کے لئے کھڑا ہوں اور مولانا غلام غوث صاحب بھی ترنگزئی تشریف لائے تھے۔ وہ بھی اصرار کر رہے تھے۔ اہالیاں بااثر ٹرکوں میں آ کر مجبور کر رہے تھے کہ میں

قبول کروں اور مقابل لوگوں کی طرف سے کہا وہ بیٹھ جانے کے لئے تیار ہیں، اگر آپ کھڑے ہوں، لیکن ملازمت اور مرض کی حالت میں ایسا ممکن نہ تھا۔ باقی آئین بنانے کی ضرورت کے جواب میں عرض کیا گیا کہ جمعیت علماء اسلام ایک غیر سرکاری ادارہ تحقیقات اسلامی قائم کرے، جس میں چار ماہرین قانون اسلام ہوں، جس میں خود میں بھی شرکت کروں گا اور دو اسلامی ذہن کے ماہرین قانون ہوں۔

ایجنڈا میں جو اسلامی امر پیش ہو، اس کو اس ادارے کے آگے پیش کریں، اس کے دلائل و براہین و مواد ہم مہیا کر کے نیشنل اسمبلی کے اراکین کی تعداد کے مطابق ٹائپ کر کے ان کو تقسیم کیا جائے اور جمعیت کا کوئی رکن اس کاپی کو ہاتھ میں لے کر اس پر تقریر کرے۔ اس تجویز پر مطمئن ہوئے اور قاضی عبداللطیف، مولوی علاء الدین، مولوی احمد جان، مولانا صدر الشہید صاحبان کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں کہ یہ بقاء و حیات دین کا سوال ہے اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، حضرت مولانا مفتی محمود، مولانا عبید اللہ انور اور حضرت درخواستی کے لئے بھی دعا ہے کہ بلحاظ عہدہ جمعیت کے وقار کا بھی سوال ہے۔ سب برخورداران کو سلام۔

شمس الحق افغانی / بہاولپور

مکتوب (۵۲)

استقامت علی الدین کا کوئی نعم البدل نہیں

محترم مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! مندرجات سے آگاہی ہوئی۔ آپ اور آپ کی اولاد کے لئے دعائے ترقیات دارین کرتا ہوں۔ آپ بھی مجھے دعا میں فراموش نہ کریں۔ مدرسے کی ترقی

کے لئے بھی دعا گو ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قیام لیل و دیگر فرائض دینی کے سلسلے میں آپ کو استقامت بخشے۔ استقامت علی الدین وہ نعمت ہے، جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ برادران و بر خورداران و دیگر متعلقین مدرسہ کو سلام مسنون و دعا کی درخواست۔

فقط والسلام از شمس الحق افغانی

نوٹ : - نامعلوم وجوہ کی بناء پر والا نامہ دیر سے موصول ہوا۔ حضرت قبلہ گاہی مدظلہ سے جواب املا کیا گیا اور ان کے دستخط مبارک بھی ثبت کر رہا ہوں۔ ناچیز کو دعاؤں میں ضرور یاد فرمائیں۔

محمد داؤد جان افغانی بقلم خود

مکتوب (۵۳)

## ماہ رمضان ماہ قرآن ہے

محترم جناب قاضی صاحب وفقکم اللہ لما یحب اللہ و یرضاه  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ماہ رمضان المبارک کے اشغال کی وجہ سے بروقت جواب نہ دے  
سکا۔ آپ کے اشغال اور تیاری آخرت میں مصروفیت سے قلب پر ایک خاص اثر ہوا۔  
۲۷ تاریخ والے مقدمہ میں باوقار براءت کی دعا کرتا ہوں۔ فلان اپنا گھر چھوڑ کر مصلی  
سنانے ڈیرہ آیا ہے کے فقرے کو مانع سمجھنا کید نفس ہے، جس کے خلاف پر عمل کرنا ضروری  
تھا۔ ماہ رمضان ماہ قرآن ہے، زیادہ وقت تلاوت میں صرف ہونا چاہئے۔ اس ماہ میں جملہ  
طاعات کے انوار اور اثرات باطنیہ میں کافی اضافہ ہوتا ہے، جو قبولیت الہیہ کی دلیل ہے۔  
خواہ صدقہ ہو یا صلوة یا ذکر یا فکر، ماہ رمضان میں محاسبہ نفس بیکسر ضروری ہے تاکہ ہر سال



لاحق سابق سے قرب و رضائے خداوندی کے لحاظ سے افضل رہے اور غفلت کی تقلیل کا موجب ثابت ہو۔ از دیاد انوار معرفت و استقامت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپ کے والد ماجد و جملہ متعلقین کو دعا و سلام ابلاغ ہو۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگزئی

نوٹ : یہ ۱۳۸۵ھ سے پہلے کا ہے۔ کیونکہ والد ماجد کے سلام اس میں تحریر فرمائے ہیں۔ آپ کا وصال ۸۵ھ میں ہوا ہے۔ از مکتوب الیہ

مکتوب (۵۴)

تدریس کی ضرورت، گھر کے بجائے بیرون تدریس کی اہمیت

محترم المقام عزیزم قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

آپ اور آپ کے متعلقین کے لئے حسنِ خاتمہ اور فتنِ دیدیہ اور دنیویہ سے تحفظ کی دعا کرتا ہوں۔ آپ سے دینی تعلق میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرماوے۔ مولوی حافظ عبدالحلیم کے متعلق میرا مشورہ یہ ہے کہ تدریس میں لگانا ضروری ہے اور بیرونی مدرسہ بہ نسبت مقامی مدرسے کے بہتر ہے۔ رمضان سے قبل بعض ارباب مدارس نے مجھے مدرس کے متعلق لکھا تھا، میں نے اس وقت جن حضرات کا مجھے علم تھا، لکھ دیا، اب اگر کوئی مناسب جگہ سے طلبی آئی تو نام میں نے نوٹ کر دیا۔ آپ کو خط لکھوں گا۔ اس کے علاوہ ناظم اعلیٰ وفاق جناب مفتی محمود صاحب کو بھی لکھ دیں، اگر مناسب جگہ ملنے میں تاخیر

ہو، تو نجم المدارس میں تدریس جاری رہے۔

شمس الحق افغانی

مقام وڈا کخانہ ترنگزئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

مکتوب (۵۵)

برکاتِ رمضان سے حرمانِ علامتِ شقاوت ہے

محترم قاضی صاحب حفظکم اللہ من مکائد الشیطن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! دعائے ترقیات آنکہ معمولاتِ رمضان سے مسرت ہوئی۔ اس ماہ کی محنت سال بھر کام آتی ہے اور رمضان آتی (آنے والے) میں توفیقِ عملِ رمضانِ ماضی کی محنت کا ثمرہ ہوتا ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم آخرت کمانے کا پورہ سامان رکھا ہے۔ آغاز رمضان سے ریزش و زکام میں مبتلا ہوں۔ دوسرے تیسرے دن پچیش کا بھی حملہ ہوتا ہے۔ ازالہ پچیش کی دوا استعمال کرتا ہوں، تو قبض ہو جاتی ہے۔ قبض کی دوا لیتا ہوں تو پچیش، لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اپنی بیٹھک میں چند احباب کی معیت میں حسب معمول تراویح کے وقت قرآن سننے میں کافی وقت صرف ہوتا ہے، لیکن اس وقت پچیش رک جاتی ہے۔ اب یہ امتحان بھی ختم ہوا اور صحت معمول پر آگئی ہے۔ بحمد اللہ محض توفیقِ خداوندی سے معمولاتِ رمضان میں فرق نہیں آیا۔ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ عجب نہیں کہ برکاتِ رمضان سے حرمانِ علامتِ شقاوت ہو۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا عَنْهَا۔

مدرسہ صورتِ شریعت ہے :

(۲) آپ کے جملہ اکابر و اصاغر سے قلبی تعلق ہے اور دعا کرتا ہوں۔ صدیق اکبر اور

مدرسہ والا خواب علامتِ صدق و اتباعِ شریعت ہے۔ مدرسہ صورتِ شریعت ہے اور قلبی فرحت اس کی نشانی ہے۔

فتنِ دین کا تتابع ہو رہا ہے، دفاع عن الدین کی ضرورت مؤکد ہے :

(۳) منہ کی شکل میں معاذ اللہ یا مرادف پشتو کی آواز کا آنا یا عدم قبول کی خبر یہ دونوں خواب تحویفِ شیطانی ہے، جس سے مقصود تجزینِ مومن اور تبعید عن الطاعة ہے۔ ایسے وقت حدیث میں بائیں طرف تھوکنے اور لا حَوْلَ ..... الخ پڑھنا آیا ہے، جو بالخاصہ مؤثر ہے۔ بہر حال دونوں خواب منافی کمال نہیں۔ منافی کمال اطاعتِ شیطان ہے۔ خود حضور کا صحابہؓ کے متعلق اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّقْدِفَ فِیْ قُلُوْبِکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرِی الدَّمِّ سے اندازہ لگائیے۔ پھر صرف منہ سے اس کا نکلنا نہ مکمل وجود سے کہ زبان ترجمانِ جنان ہے، لیکن یہ منہ دل و جسم سے منقطع تھا، جو دلیلِ ضعف کیدِ شیطان ہے، بینات دیکھا، فتنِ دین کا اب تتابع ہو رہا ہے۔ اس لئے دفاع عن الدین کی ضرورت اور مؤکد ہوئی۔ اس وقت ضعفِ دماغ ہے۔ کسی دوسرے وقت میں دیکھ لوں گا اور رمضان میں پہلے سے بھی کمزوری موجود ہے۔

ایک اجتماعی اور مستحکم تصنیفی ادارے کی ضرورت :

مسلمانوں اور بالخصوص علماء کرام کا کوئی تصنیفی ادارہ نہیں، جس کو مدافعتِ دین کا مرکز بنایا جائے۔ غیر مستقل کام سے کچھ نہیں بنتا، ہزاروں تقریریں ہو میں اڑ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ فقط والسلام بالخصوص عزیزم عبدالحمید کو۔

احقر شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۵۶)

## لا تفریط فی النوم

برادر عزیز قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

بعد از سلام مسنون ! آنکہ قاضی عبداللطیف کی آمد اور دوری سفر افراط فی الاخلاص تھا۔ خط کافی تھا۔ اب تک معاملہ وکیل صاحب کے زیر غور ہے۔

(۲) گھر میں لیٹنا اور معمول ختم چھوٹ جانا، نیند کی وجہ سے تھا۔ گلیم والے لطیفہ ربانی کی آواز استفہامی جملہ کی شکل میں کہ آپ لوگ تلاوت نہیں کرتے، غفلت پر تنبیہ ہے، تلاوت ماضی کے عدم ہونے سے اس کا تعلق نہیں یہ (۱) جملہ مستقبل کا ہے۔ اس تنبیہ سے طبعی انقباض ہوا۔ بعد ازاں انبساط روحانی تھا کہ غفلت کا سبب نیند تھا، ولا تفریط فی النوم حدیث ہے۔

### رسوخِ محبتِ الہی، وحیِ رسول کے لئے دو مراقبوں کی ضرورت :

طواف و زیارت مکہ زیارت مدینہ منورہ و دیگر امور متعلقہ میں رمز ہے کہ صاحب رویا کو تجلیات الوہیت جس کا مرکز کعبہ ہے، اور تجلیات رسالت جس کا مرکز قبہ خضراء ہے سے کچھ فیض نصیب ہوگا۔ بہتر ہوگا کہ رسوخِ محبتِ الہی کے لئے مراقبہ آلاء اللہ، جس کے لئے جامع تعبیر ” الحمد لله رب العالمین “ ہے یا صرف رب العالمین ہے اور حب الرسول علیہ السلام کے رسوخ کے لئے مراقبہ آلاء رسالت کی تعبیر جامع شکل میں جو رحمة اللعالمین یا ” و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین “ ہے تاکہ دونوں فیوضات کی استعداد بڑھ جائے۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۵۷)

## متوسلین کو خیر و عافیت کی اطلاع دینے کا اہتمام

۲۰ اپریل ۱۹۸۵ء

گرامی قدر محترم المقام جناب قاضی صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! بعد از خیر و عافیت گزارش خدمت عالی آنکہ قبل ازیں ایک عریضہ دربارہ صحت و خیریت جناب قبلہ گاہی صاحب روانہ کر چکا ہوں، اُمید ہے مل چکا ہوگا۔ جناب کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ بروز جمعۃ المبارک ہم بہ خیر و عافیت ہسپتال سے رخصت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں کی برکت سے مکمل شفایابی نصیب ہوئی۔ مرض کا مکمل خاتمہ ہوا اور اب بالکل صحت ہے۔ جناب قبلہ گاہی صاحب کو عرض کر چکا ہوں، ان کے حکم سے عریضہ روانہ ہے۔ دعاؤں میں یاد فرماتے ہیں۔ اُمید ہے جناب والد بمعہ اہل خانہ و احباب کے بہ خیریت ہوں گے۔ دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ فقط  
حافظ نور الحق افغانی ترنگزئی

مکتوب (۵۸)

## رسالہ قشیریہ اور ایواقیت و الجواہر

۸ اگست ۱۹۶۶ء / ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

محترم جناب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میری صحت بحمد اللہ بہ تدریج درست ہو رہی ہے۔ توفیق خیر اور حسن خاتمہ کی دعا کرتا ہوں۔ جس صاحب کو ورد بتلایا ہے، اللہ تعالیٰ اس میں قبولیت اور

برکت رکھے۔ آپ کے والد ماجد نے جن کتابوں کی طرف خواب میں اشارہ فرمایا ہے، اس کا مقصد میری رائے میں تزکیہ قلب اور تصوف کی طرف توجہ دلانا ہے کہ علم شریعت کا ضروری حصہ آپ کو حاصل ہے اور علم باطنی یا حقیقت و طریقت کی کمی ہے، جو تصوف اور رسالہ قشیریہ یا الیواقیت و الجواہر کی روح سے پوری ہوگی۔ یہ دونوں کتابیں طریقت و حقیقت کی صورت مثالی ہے۔ تمام ان مریضوں کے لئے دعا شفا و صحت کی گئی اور خود ان مریضوں سے بھی کہہ دیں کہ وہ خود بھی اللہ سے دعائے صحت کریں اور تضرع اور بکاء کے ساتھ کریں۔ فقط والسلام۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگ زئی چارسدہ ضلع پشاور

نوٹ : اصل دم اور تعویذ مریض کا خود اپنے لئے بتضرع و زاری دعا کرنا ہے اور شیخ کامل کا وظیفہ مریض کو اس پر توجہ دینے کی تلقین ہے۔

مکتوب (۵۹)

## قساوت قلبی دور کرنے کا وظیفہ

۹ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ

محترم المقام زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ازالہ عرقِ مدنی (نارو، ایک طویل کیڑا جو جسم میں پیدا ہو جاتا ہے) حسنِ خاتمہ اور تحفظ عن المصائب والمعاصی کی دعا کرتا ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ معمولات پر استقامت نصیب فرماویں اور احساسِ قساوت کو بڑھا کر قساوت کو دور فرماویں

رَبِّ اِنِّیْ مَسْنِیَ الضُّرِّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ پَر دوا م رکھیں، بہت مفید ہے۔ بعد از نماز فجر  
 تاصحت سات باریہ بھی پڑھا کریں اَللّٰهُمَّ لَا تُشْمِتْ اَعْدَاءِیْ بِدَاءِیْ ، وَاَجْعَلْ  
 الْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ شِفَاءِیْ وَ دَوَاءِیْ + فَالْعَلِیْلُ وَ اَنْتَ الْمُدَاوِیْ۔ اللہ تعالیٰ سے  
 دعاء ہے کہ صحت نصیب ہو۔ اپنا تین ماہ سے ذیابیطس کا علاج جاری ہے۔ فائدہ کافی ہوا  
 ہے، لیکن ازالہ نہیں ہوا۔ ہر پیر اور جمعرات کو پیشاب کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ مرض بھی اللہ کی  
 نعمت ہے۔ خواہ ہم جانیں یا نہ جانیں، لیکن اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ نعمت مرض کو نعمت  
 صحت سے تبدیل فرماویں۔ سب حضرات کو دعا و سلام عرض کریں۔

نوٹ :- تحریر فرمودہ دعاؤں کو عربی میں پڑھنے سے ان شاء اللہ فائدہ زیادہ ہوگا۔ ہاں !  
 ترجمہ کا خیال رکھتے ہوئے پہلی دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے اللہ مجھے بیماری سے تکلیف پہنچی  
 ہے اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

### دوسری دعا کا ترجمہ :

اے اللہ میری بیماری کو دشمنوں کو خوش ہونے کا ذریعہ نہ بنا اور قرآن مجید کی  
 تلاوت کو میری شفا اور میرا علاج بنا دے۔ اے اللہ میں بیمار ہوں اور تو ہی علاج کرنے والا  
 (علاج کو ذریعہ شفا بنانے والا) ہے۔

شمس الحق افغانی

بہاولپور

نوٹ : حضرت کے مکتوب میں فالعلیل کا لفظ لکھا گیا ہے۔ غالباً فانا العلیل ہوگا۔

(از مکتوب الیہ)

مکتوب (۶۰)

علم کی روح فکرِ آخرت ہے نصرت و حجیت حدیث  
کی جدوجہد کی زیادہ ضرورت ہے

۸/رجب ۱۳۸۶ھ

محترم قاضی صاحب رزقکم اللہ لسانا ذاکرا وقلبا خاشعا  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! بجواب اخلاص نامہ عرض ہے کہ تلاوت و قیام اللیل کی پابندی سے  
مسرت ہوئی۔ اللہم زد فزد۔ دعائے ترقیات دارین کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عرق  
مدنی (جسے رشتہ اور نارو کہتے ہیں) سے شفا نصیب فرماویں۔ علم کی روح فکرِ آخرت  
ہے۔

اصل جملہ علمہا ایں است ایں  
تابدانی من کیم در یوم دیں

ترجمہ : سارے علوم کی بنیاد یہی ہے کہ تو یہ جان لے کہ میں روزِ قیامت کونسے (لوگوں)  
میں ہوں گا)

فکرِ آخرت کے چراغ کے لئے محبت و عشق الہی روغن ہے، زَادَکُم اللہ حَباً لِّلہ.

علم نبود غیر علم عاشقی  
ما بقی تلبیس ابلیس شقی

ترجمہ : علم تو وہ ہے جس سے اللہ کا عشق اور محبت پیدا ہو، اس کے علاوہ تو (غرور کا سبب  
بن کر) بد بخت شیطان کی طرح دھوکہ کھانے یا دھوکہ دینے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

آپ کے والد مرحوم کے متعلق خواب کی تعبیر یہ سمجھ میں آتی ہے کہ اس خواب میں



عقیدہ مذکورہ ہے اور ائمہ اربعہ عقائد میں متفق ہیں، صرف فقہی اور فروعی احکام میں اختلاف ہے، اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی وہی عقیدہ ہے جو تمام اہل السنۃ والجماعۃ کا ہے، اس لئے یہ خواب عقیدہ حنفی کے خلاف ہونے پر دلالت نہیں کرتا کہ امام ابوحنیفہؒ کا بھی وہی عقیدہ ہے۔ البتہ ان دو بزرگوں کی طرف بالخصوص نسبت کیوں کی گئی۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگرچہ ائمہ اربعہ تابع سنت ہونے میں سب برابر ہیں، لیکن انکار سنت و حدیث کا فتنہ اور ائمہ کے وقت میں نہیں تھا۔ امام شافعیؒ کے زمانہ میں اور امام بخاریؒ کے زمانہ میں یہ فتنہ ظاہر ہوا۔ چنانچہ امام شافعیؒ نے سب سے پہلے حمایت سنت و نصرت حدیث میں کتاب لکھی، جو اب بھی مطبوعہ شکل میں موجود ہے اسی طرح امام بخاریؒ نے اگرچہ مستقل کتاب نہیں لکھی، لیکن ابواب صحیح بخاری میں اتباع سنت پر زور دیا۔ لہذا اس میں اشارہ ہے کہ آپ کے والد کے زمانہ میں اور اب اس زمانہ میں امام شافعیؒ اور امام بخاریؒ کی طرح نصرت و حجیت حدیث کی جدوجہد کی زیادہ ضرورت ہے۔ واللہ اعلم۔ میں نے ڈیرہ کے جلسہ کے لئے کوئی وعدہ نہیں کیا، بلکہ ملتان میں مولوی سراج الدین صاحب کو انکار کر دیا۔ تاہم اگر چھٹی مل سکی تو شاید آسکوں، اگرچہ اس وقت گھر میں بھی بچی بیمار ہے۔

شمس الحق افغانی / جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۶۱)

تصنیف کے سلسلے میں احتیاط ضروری ہے

۱۹ شعبان ۱۳۸۶ھ

محترم المقام جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! نمیقہ انیقہ کاشفِ احوال ہوا۔ احقر کی کوئی حقیقت نہیں، لیکن یہ

ضروری ہے کہ آپ سے قلبی تعلق ہے، جس کی وجہ سے غائبانہ توجہ رہتی ہے۔ اور ماشاء اللہ آپ کی باطنی استعداد کو بھی اس میں بڑا دخل ہے۔ مطلوبہ رسائل صاف نہیں۔ ان شاء اللہ صاف ہو کر میں خود بذریعہ ڈاک روانہ کر دوں گا۔ تصنیف کے سلسلے میں احتیاط ضروری ہے۔ میں نے آپ کی توجہ دلانے پر مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ کو خط لکھا کہ معراج کا مضمون خام تھا اور میری تقریر کی روح بھی اس میں نہ تھی۔ آئندہ میری تصحیح کے بغیر میرا مضمون نہ چھاپا جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ معراج کے مضمون کے تعریفی خطوط آئے ہیں۔ آئندہ خیال رکھا جائے گا۔ صرف ایک مضمون کی کتابت ہوئی، اس کے بعد آپ کی تصدیق پر اشاعت ہوا کریگی۔ فقط والسلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : یعنی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ نے حضرت افغانی قدس سرہ کو لکھا کہ آپ کی تصحیح کے بعد آئندہ آپ کے مضمون کی اشاعت ہوگی۔ (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۶۲)

روح ترقی مدرسہ اخلاص وابتغاء مرضات اللہ پر ہے

۲/ ذوالقعدہ ۸۶ھ

محترم قاضی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! تعزیت اور ایصالِ ثواب کا شکریہ۔ مدرسہ کی ترقی داخلہ سے خوشی ہوئی۔ اللہم زد فزد۔ روح ترقی مدرسہ اخلاص وابتغاء مرضات اللہ پر ہے، جب تک

یہ سرمایہ رہے گا ترقی ہوگی۔ عزیزان کے حق میں دعا کرتا ہوں اور عزیز الرحمن سلمہ ربہ و زید علمہ کے لئے خصوصی دعا کرتا ہوں۔ دیگر طلبہ کے لئے بھی دعا ہے۔ امید کہ اللہ فضل کرے گا۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : مولوی عزیز الرحمن مرحوم کی حضرت سے بیعت تھی۔

ف :- حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے وصال پر عریضہ کا جواب ہے۔ اہل اللہ کے مقام فناء الفناء کا کیا کہنا کہ جب یہ نا اہل اور نا کارہ پھر کسی وقت ترنگ زئی شریف حاضر ہوا تو رخصت کرتے ہوئے فرمایا راستہ میں ان کی قبر ہے، وہاں بھی کھڑے ہو کر مغفرت کی دعا کرتے جائیں۔ زیارت قبر کی اہمیت کے علاوہ کیا یہ ”خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لَا هَلِكُمْ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لَا هَلِي“ پر عمل کی کھلی دلیل نہیں۔

مکتوب (۶۳)

امام غزالی کی اربعین فی اصول الدین

روح دین کی جامع ہے

۲۷/ ذوالحجہ ۸۶ھ

محترم المقام قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا خط پہنچا۔ شکر خدا کہ آپ کا جلسہ باوجود موانع کے کامیاب رہا۔ دو ماہہ نصاب سے خوشی ہوئی۔ میرے خیال میں حدیث میں مشکوٰۃ کی کتاب الرقاق

جو کل تقریباً نو (۹) ورق ہے کتاب الفتن تک اس کو پڑھا جائے۔ اگر امام غزالی کی اربعین فی اصول الدین کا اردو ترجمہ پڑھا جائے تو وہ روح دین کا جامع بھی ہے اور عقلی رنگ بھی اس میں موجود ہے۔ آپ کے جلسہ کے وقت میں بیمار نہیں تھا، بلکہ اہلیہ اور میری چھوٹی لڑکی بیمار تھی۔ تار میں یہی بیماری مراد تھی، جو بھگت اللہ اب افاقہ سے ہے، جلسہ کے وقت بارش یا دیگر عوارض کی وجہ سے جو تغیرات پیدا ہو جائیں، اس کی اطلاع بروقت ضروری ہوتی ہے تاکہ مفت میں خرچ اور تکلیف نہ ہو۔ سب حضرات کو دعا و سلام۔

شمس الحق افغانی / جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۶۲)

## تفاوتِ کمالات دنیوی کا نتیجہ ”تفاوت مراتبِ آخرت“ مرتب ہوتا ہے

۹ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

محترم المقام قاضی عبدالکریم صاحب زیدت علوم کم و معارف کم السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! محبت نامہ کاشف احوال ہوا۔ آپ کا دورہ ماشاء اللہ صرف آڈٹ کا دورہ نہ تھا بلکہ انوارِ درس و تبلیغ کا بھی حامل رہا۔ اس پر لقاء بزرگان نور علی نور رہا۔ حضرت مولانا سرگودھوی نور اللہ مرقدہ والا خواب درست معلوم ہوتا ہے، جس کی حقیقت احقر کے نزدیک یہ ہے والعلم عند اللہ کہ مراتبِ برزخ و آخرت عکس کمالات ظاہری و باطنی دنیویہ ہیں، جن میں مماثلت بین الشخصین من کل الوجوه شاذ و نادر ہے اور فرق و تفاوت من وجہ لازمی ہے۔ اسی تفاوت کمالات دنیوی کا نتیجہ ہوتا ہے، تفاوت مراتبِ آخرت۔ اب ایک بزرگ اگر ایک کمال میں فائق ہو اور دوم دوسرے کمال میں تو مقام برزخی مختلف ہوگا۔ اس

ئے دوامِ لقاء بوجہ اختلاف مقام نہ ہوگا، لیکن بوجہ مشابہت فی بعض الکمالات گاہے گاہے  
 قات ہوگی۔ اسی اعتبار سے ایک کو دوسرے پر فضیلت جزئی ہوگی اور کلی فضیلت کا فیصلہ  
 سوعہ کمالات کے اعتبار سے ہوگا۔ لقاء احیاناً امر اول کی وجہ سے ہے اور حسرت و ندامت  
 ی فقدانِ بعض کمالات کے اعتبار سے ہے اور وہ بہت اونچے درجے پر ہیں کا فقرہ مجموعہ  
 کمالات کے اعتبار سے ہے، واللہ اعلم۔ یہ ایسا ہے کہ حضور علیہ السلام کو نبوت میں اعلیٰ  
 درجے کا کمال حاصل تھا، پھر بھی آپ نے نبوت سے کم درجے کا کمال یعنی شہادت کی تمنا  
 مائی۔ اِنِّی وَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰی  
 حدیث اور حدیث میں ابو بکر صدیق کو اَرْحَمُ اُمَّتِی اور فاروق کو اَشَدُّهُمْ فِی اَمْرِ  
 لَہِ اور عثمان کو اَصْدَقُهُمْ حَیَاءً اور علی کو اَقْضَاهُمْ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم کو  
 عُدَقُهُمْ لَهْجَةً فرمایا گیا۔ واللہ اعلم۔

جملہ عزیزان اور متعلقین کے حق میں استقامت علی الدین اور حسن خاتمہ کی دعا

کرتا ہوں اور خود ان سب حضرات سے طلبگار دعا ہوں۔

نوٹ:- گرمی کی وجہ سے سوات جانے کا ارادہ ہے۔ احباب نے دعوت بھی دی ہے۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی پشاور

ن:- ایک دفعہ خواب آیا دیکھتا ہوں کہ اپنے پرانے گھر کے بڑے دالان میں مشرقی  
 کونہ میں ایک چارپائی پر قبلہ حضرت الاستاد مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی لیٹے  
 ہوئے ہیں اور غربی کونہ کے ایک چارپائی پر حضرت والد ماجد۔ میں حضرت سے کچھ عرض  
 کرتے ہوئے کہہ رہا ہوں کہ حضرت نے فرمایا تھا، حضرت الاستاد نے فرمایا، حضرت سے  
 کون مراد ہیں، میں نے عرض کیا آپ ہی تو۔ آپ نے میرے والد بزرگوار کی جانب

اشارہ کرتے ہوئے کہ حضرت وہ ہیں۔ شاید حضرت کے اس مکتوب میں اس خواب کی تعبیر فرمائی گئی۔ اس وقت دونوں حضرات کا انتقال ہو چکا تھا۔

مکتوب (۶۵)

قیام لیل اور تلاوت قرآن سے

حرمان ممتد ایک عظیم مصیبت ہے

۱۴ جمادی الاولیٰ ۸۷ھ

گرامی قدر قاضی صاحب رزقکم اللہ الاستقامة

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! رقیمہ ائیکہ محررہ ۶۷/۸/۱۴ پہنچ کر کاشف احوال ہوا۔ حرمان قیام لیل کے علاوہ حرمان عن تلاوت القرآن صغٹ علی ایالہ (بڑے بوجھ پر سر باری، دہرا نقصان اعاذنا اللہ) ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جیسے عالم اور سالک طریق کی شان یہ حرمان ممتد ایک عظیم مصیبت ہے۔ میں ہر دو امر کی توفیق کے لئے بارگاہ خداوندی میں دعا کرتا ہوں اور آپ سے محاسبہ نفس تجدید ہمت و عزم و ہم (فکر و اہتمام) کا خواستگار ہوں۔ اس وقت کا ایک ایک منٹ کروڑوں روپے سے زیادہ ہے۔ بقول حضرت نسیم مرحوم کے۔

نسیم جاگو کمر کو باندھو

اٹھا لو بستر کہ وقت کم ہے

بعد المغرب محاسبہ اعمال نہاریہ و بعد الصبح محاسبہ اعمال لیلیہ ضروری ہے اور یہ کہ

کو تا ہیوں کی فہرست مرتب کر لی جائے۔ تاکہ ان کا تدارک کیا جاسکے۔ ان سب باتوں

کے باوجود میرے قلب کی شہادت حسنِ اختتام کی ہے کہ آپ میں احساسِ قبور اور طلبِ اصلاح کا جذبہ اور سلامتِ فطرت کا نور موجود ہے۔ نا اُمید نہ ہو، اس کو تا ہی میں بھی تکوینی حکمت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ شریعت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

نوٹ :- وَ يُحَذِّرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ - (آل عمران: ۳۰)  
 (اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے) پر غالباً حضرت شاہ عبدالقادر صاحب کا ارشاد غالباً حاشیہ حضرت عثمانی رحمۃ اللہ علیہ پر یاد پڑتا ہے کہ یحذرکم اللہ کے بعد واللہ رؤف فرما کر معتدل نسخہ بنا دیا گیا ہے۔ یہ مکتوب گرامی کیا اس نوعیت کا حسین مصداق نہیں ہے اور یہ یقیناً ہے فعلی اللہ اجرہم الجزیل

والجمیل.....

بدم گفتی و خور سدم عفاک اللہ نکو گفتی  
 جواب تلخ می زبید لب لعل شکر خارا  
 (آپ نے مجھے برا کہا یعنی برائی پر تنبیہ کی اور میں خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ تجھے عافیت سے رکھے، کیونکہ محبوب کے منہ سے کڑوا جواب بھی اچھا لگتا ہے)

مکتوب (۶۶)

دفع اعداء کا وظیفہ

۲۲ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ

محترم زید عرفانہ

بعد از سلام مسنون و دعا ترقیات آنکہ دفع اعداء کے لئے بہ تصور دفع عدو ۳۱۳

بَارَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَ نَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ پڑھا کرو

اور سوتے وقت سورہ لایلاف بار۔

(۲) باغی بچے کے لطیفہ قلب کے متعلق مولانا در خواستی صاحب کی بات قیاس اور حسن ظن پر مبنی ہے۔ میں بھی دعا کرتا ہوں کہ خدا کرے یہ مقام نصیب ہو۔ بہر حال مولانا موصوف نیک آدمی ہے۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

ف :- پس منظر کچھ بھی یاد نہیں۔

مکتوب (۶۷)

خدا خود میر سامان است ارباب توکل را

۱۹ شعبان ۱۳۸۷ھ

محبی ام فی اللہ زاد کم اللہ قربا و استقامۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! زیارتِ حرین کے غیبی سامان کی فراہمی اور ڈویژنل انتخاب میں آپ کی کامیابی اور عالم برزخ سے اس کی تبریک دونوں موجب مسرت ہیں۔ فارم پُر کرنے کے بعد کامیابی اللہ کے قبولیت پر ہے اور انسانی اختیار سے خارج ہے۔ اپنی طرف سے دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس تمنا کو پورا کر دے اور انتخاب سے متعلق فرائض میں اللہ تعالیٰ کی اعانت و نصرت آپ کے شامل حال رہے۔ غلہ کی کمی کی فکر نہ کریں۔ خدا خود میر سامان است ارباب توکل را۔ ماریسہ کے معاملات اور جملہ معاملات میں بصدق دل حضرت حق جل مجدہ سے لگاؤ رکھو کہ یہی امر کلید کامیابی ہے۔ یہ نہ ہو تو کچھ نہیں۔ اس کے



علاوہ خوب تضرع کے ساتھ رورو کر دعا بھی کرو .....

اے خوشا چشم کہ آن گریان اوست

اے خوشا آن دل کہ آن ترسان اوست

تانہ گرید کود کے حلوا فروش

بحر بخشا لیش نمی آید بجوش

(وہ آنکھیں مبارک ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے (خوف) سے رونے والی ہیں اور

مبارک ہیں، وہ دل جو اس سے ڈرنے والے ہیں۔ جتنے تک حلوا فروش بچہ نہ روئے اللہ

تعالیٰ کی مغفرت اور بخشش کا سمندر جوش میں نہیں آتا)

وقتِ موت زیر پردہ ہے ہر دم کو دمِ آخرین سمجھو کہ پھر ہاتھ آنے کا نہیں۔ میں

بھی دعا کرتا ہوں، سب برخورداران کے فلاح دارین کی دعا کرتا ہوں اور خود طلبگار دعا

احقر شمس الحق افغانی

ہوں۔

بہاولپور

مکتوب (۶۸)

برکاتِ قرآن اور برکاتِ رمضان میں شدید مناسبت ہے :

۸/ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

عزیز محترم قاضی عبدالکریم صاحب رزقکم اللہ الاستقامة

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! نسیقہ انیقہ (صحیفہ گرامی) موجب ابراز احوال ہوا۔ حج میں قرعہ کا

نہ نکل آنا موجب افسوس ضرور ہوا۔ لیکن عجب نہیں کہ آپ کے لئے ثواب حج لکھ دیا گیا ہو،

اگرچہ عمل کی نوبت نہ آئی، کیونکہ حج کا اختیاری حصہ آپ نے پورہ کیا اور غیر اختیاری کے

آپ مکلف نہیں۔ معمولات رمضان سے خوشی ہوئی، لیکن رمضان ماہ قرآن ہے۔ آپ وقت کا اکثر حصہ تلاوت قرآن میں صرف کریں۔ تراویح میں سننے کے علاوہ روزانہ رمضان میں تین پارہ تلاوت کرنا چاہئے اور عام ایام میں کم از کم ایک پارہ۔ برکات قرآن اور برکات رمضان میں شدید مناسبت ہے۔ اس سے زیادہ مناسبت جو بدن اور روح میں ہے اور دونوں کی تجلیات میں معنوی وحدت اور تعاضد ہے۔ اپنی حالت بھی کمزور ہے، حالانکہ ایسا ہونا چاہئے۔ قبر کی منزل قریب ہے، اس لئے رفتارِ طاعت میں تیزی ہونی چاہئے، لیکن مختلف امراض اور دیگر عوائلق کے باوجود ختم تراویح کے علاوہ بحمد اللہ تین پارے یومیہ کی توفیق مل رہی ہے اور اگر اعتکاف کی نوبت آئی تو شاید اضافہ بھی ہو، اس کے علاوہ قرآن کے معارف میں بھی وقت صرف کرو، میں بھی روزانہ مرض کے باوجود رمضان کی وجہ سے قرآن پر غور کرتا ہوں اور لکھتا بھی ہوں۔ باقی سب عزیزان کو دعا و سلام عرض کریں۔

شمس الحق افغانی / بہاولپور

نوٹ :- اسی مضمون اور اسی تاریخ کے بہ اختلاف معنون دو مکتوبات قدسیہ کیا حد ہے اس عنایت اور شفقت کی۔ **فَاللّٰهُ يَجْزِيْهِ فِي الدّٰرِيْنَ** .

ع اب انہیں ڈھونڈھ چراغ رخ زیبالے کر

مکتوب (۶۹)

عظمتِ الہی کا استعلاء مفتاحِ راہِ سلوک ہے

۸ رمضان المبارک ۸۷ھ

عزیزم رزقکم اللہ السعادة

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! حج میں قرعہ نہ نکل آنے کا افسوس نہ کریں کہ نہ نکل آنا غیر اختیاری

امر ہے، اور گناہ نہیں۔ عبداللہ بن مبارک اور ابن موفیٰ کے واقعہ سے مستبعد نہیں کہ ثواب حج ہو جائے۔ دل سے دعا کرتا ہوں کہ قلب حب طاعت الہی کے نور سے منور ہو اور حور بعد الکود (کامیابی کے بعد کمزوری) سے اللہ بچائے۔ عارف جامی نے سچ فرمایا ہے.....

تو ہم جا حاضر دمن جا بجا

میزنم اندر طلبت دست و پا

(اے اللہ تو ہر جگہ موجود ہیں اور میں کبھی کہاں اور کبھی کہاں، آپ کی تلاش میں

ہاتھ پاؤں مار رہا ہوں)

دل میں عظمت الہی کا استیلاء، مفتاح راہ سلوک ہے اور پھر مطالعہ جان مراقبہ

جہاں سے افضل ہو جاتا ہے.....

جہان رنگ و بو فہمیدنی ہست

دریں وادی بے گل چیدنی ہست

ولے چشم از درون خود نہ بینی

کہ درجان تو چیزے دیدنی ہست

(رنگ و بو کے جہاں کو غور سے دیکھنا ہے، کیونکہ اس وادی میں بہت سے پھول

چننے ہیں۔) (کَمَا قَالَ تَعَالَى وَ يَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ، الْآيَةَ)

لیکن اپنے اندر کی چیزوں سے آنکھ بند نہ کرو، کیونکہ خود تیرے اندر کئی چیزیں دیکھنے کی ہیں)

فقط والدعا

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۷۰)

## بعض منامی تعبیرات و مبشرات

۶/شوال ۸۵ھ

محترم المقام جناب قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خیریت جانین نصیب۔

(۱) دودھ پینا علم دین کی بشارت ہے۔ (۲) کھجور کھانا حلاوتِ ایمان رزقِ حلال اور

توفیقِ حج کی دلیل ہے۔ (۳) لفظ اللہ لکھا ہو ادیکھنا دلیل ہے کہ اسم ذات کی تجلی سے روحانی

تر بیت ہو رہی ہے۔ حضرت نور المشائخ نور اللہ مرقدہ کی طرف سے دودھ کا پیالہ پیش کرنا

عرفان نقشبندی سے بہرہ یابی کی دلیل ہے۔ آیت **بَدَلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا** ملک کی

حالت کی طرف اشارہ ہے کہ نعمتِ آزادی کو کفرانِ نعمت میں صرف کیا جا رہا ہے۔

(۴) احقر کے سامنے قرآن کی تلاوت شفاءِ روحانی نصیب ہونے کی دلیل ہے۔ امام

ابن سیرین کا قول ہے، **”شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَ نُنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ**

**وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ**“ (۵) احقر کے سر کو دیکھنا امام ابن سیرین کے نزدیک **رُؤْيَةُ الرَّأْسِ**

**تَدُلُّ عَلَى كَبِيرِ قَوْمٍ**۔ (۶) اور اس کو دھونا امام ابن سیرین کے نزدیک **الْغَسْلُ يَدُلُّ**

**عَلَى النَّظَافَةِ فِي الدِّينِ وَالْوَرَعِ**، اس کے علاوہ تقریباً انہی ایام میں مجھے سرد ہونے کا

تیل لگانے کے بعد دو تین مرتبہ یہ واقعہ حقیقت بھی پیش آیا۔ باقی زجر غالباً اشارہ ہے کہ

قرآن خیر کثیر ہے۔ اس میں اجازت کیوں لیتے ہو، اس کی کثیر تلاوت بھی قلیل ہے۔ **إِذَا**

**مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَوْسًا** میں اشارہ ہے کہ اگر اچھا ناشر واقع ہو تو مایوس نہ ہونا چاہئے۔ **لَعَلَّ**

رزقِ حلال یا زوجہ حسنہ ہے اور لایری الامساکنہم میں نعماء دنیا کے فناء کی طرف

اشارہ ہے۔ سفر لداہن نصیب ہوگا، جو والدہ اور بزرگوں سے مزید ربط کا سبب ہوگا۔ واللہ  
اعلم دعائے ترقیات صوری و معنوی کرتا ہوں۔ ہمیں بھی دعاء سے یاد فرمایا کریں۔

احقر شمس الحق افغانی / جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۷۱)

## ذکر اسم ذات کی تلقین

۹ صفر ۱۳۸۸ھ

محترم جناب قاضی صاحب زید عرفانکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ خیریت جانین نصیب۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو زمرہ  
مارفین اور استقامت میں محسوب فرماویں۔ اور نفس اور شیطان کی مداخلت سے محفوظ  
فرماویں۔ خواب ہے وہ بشارت نسبت ہے اور نہ اٹھ سکنا بعض فترات کی

وجہ سے ہے جو معمولات  
ذات کی تلقین کی طرف اشارہ  
دوسرے کے ہمشکل نظر آئے یہ  
السلام کی طرف سے لطیفہ اخفی پر متوجہ کرنا۔ ذکر اسم  
ہے جو تجلی اسم ذات ہے۔ باقی تین حضرات چو ایک  
اور اتحادِ چشتیت کی وجہ سے ہے۔ غلہ کی

پریشانی دور ہونے سے خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے قلب میں توکل اور اعتماد علی اللہ کا نور  
ڈال دے اور مدرسہ کو غیبی امداد سے نوازے۔ سب حضرات کو دعا و سلام عرض کریں۔

احقر شمس الحق افغانی کان اللہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : مکتوب میں جو خالی جگہیں ہیں یہ دراصل حضرت کے مکتوب کے بوسیدہ ہونے کی  
وجہ سے پڑھی نہیں جاتی تھیں۔

مکتوب (۷۲)

## بدن اولاد اور احوال میں تصرف، فعل الہی ہے

۳ رجب ۱۳۸۸ھ

محترم المقام جناب قاضی صاحب زید مجدہ

بعد از سلام مسنون و دعاء ترقیات آنکہ اخلاص نامہ نے مسرور کیا۔ فون پر باتیں ہوئیں۔ خداوند تعالیٰ ملاقات کی کوئی صورت پیدا کر دیگا۔ اس وقت اپنی ذات اور اولاد کی بیماری کی وجہ سے طاہری پریشانی ہے، لیکن بحمد اللہ قلب مطمئن ہے کہ بدن اولاد اموال میں ہر قسم کا تصرف فعل الہی ہے اور ”فِعْلُ الْحَكِيمِ لَا يَخْلُو عَنِ الْحِكْمَةِ“ کے تحت منفعت اور مصلحت سے خالی نہیں۔ خواہ وہ مصلحت ہم کو معلوم ہو یا نہ!

عمر کا ایک ایک لمحہ اربوں روپے سے زیادہ قیمت رکھتا ہے :

(۲) نصیحت یہ ہے کہ عمر کا ایک ایک لمحہ اربوں روپے سے زیادہ قیمت رکھتا ہے جو اگر

تیاری آخرت میں صرف ہو تو تھوڑا وقت بھی پوری کائنات کی قیمت پر بھارا.....

حدیث لَعْدُوَّةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا (البتہ اللہ کی راہ

میں صبح و شام کا نکلنا دنیا اور ہر چیز جو اس میں ہے سے بہتر ہے) سنی ہوگی.....

ز وقت خویش بہ تعمیر آخرت کوشید

کہ فرصت تو بقدر تبسم شرر است

(اپنی زندگی کے اوقات سے آخرت (قبر حشر و نشر) کی تعمیر کرو، کیونکہ تیری

زندگی ایک مختصر شعلے (چنگاری) کی چمک جتنی ہے)

خوشی یہاں نہیں آگے ہے۔ غالب نے خوب کہا ہے ..... ے

قید حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں

موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

دنیا کیا ہے سورج ابھرا اور ڈوبا بقول اکبر

وقت طلوع دیکھا وقت غروب دیکھا

اب فکر آخرت ہے دنیا کو خوب دیکھا

موت کو یاد کرو اور اس کے لئے تیاری میں لگ جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے توفیق کی دعا

مانگو۔ میں بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ سب افراد خاندان کو سلام و دعا پہنچائیں۔

احقر شمس الحق افغانی / جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : - اللہ تعالیٰ حضرت کے ہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

مکتوب (۷۳)

جوابی لفاظہ صحتِ بدن کتابوں کی

اشاعتِ عام اور لاؤڈ سپیکر پر اعلان

۲۳ شعبان ۱۴۱۸ھ

محترم مخلصم جناب قاضی مولانا عبدالکریم صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا پہلا جوابی خط پڑھا تھا کہ دوسرا پہنچا۔ آئندہ وہی لفاظہ

کافی ہوگا۔ دوسرے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ یہاں آپ کے آنے کا مجھے کسی نے ذکر کیا،

لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔ بہر حال صحت بدن مقدم ہے، مجھے مسرت ہوئی کہ اب آپ کو صحت ہوئی۔

(۲) آپ کی یہ شکایت میں نے جامعہ والوں سے کی، انہوں نے لاگت پر بیچنے کی معذرت کی۔ اب یہ کتاب نوشہرہ میں عمدہ چھپے گی اور میری کسی تصنیف پر پابندی نہیں، ہر ایک کو چھاپنے کا حق ہے۔ مستنامہ کے ساتھ مقابلہ کر کے درست کر دی جائے۔

(۳) رمضان المبارک میں تلاوت قرآن پر خاص توجہ رہے۔

(۴) لاؤڈ اسپیکر پر اعلان ”فطراً و امساکاً“ میں شرعی محظور نہیں اور اس کے ساتھ

تلاوت قرآن میں بھی کوئی حرج نہیں، اگر حق استماع ادا ہو سکے، ورنہ ترک کرنا چاہئے۔

قاضی خان نے مسائل کیفیت قراءۃ میں لکھا ہے۔ رَجُلٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ بَجَنِبِهِ

رَجُلٌ يَكْتُبُ الْفِقْهَ لَا يُمْكِنُهُ أَنْ يَسْتَمِعَ كَانَ الْإِثْمُ عَلَى الْقَارِئِ لِأَنَّهُ قَرَأَ فِي

مَوْضِعٍ يَشْغُلُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ وَلَا شَيْءَ عَلَى الْكَاتِبِ (ایک آدمی قرآن

پڑھتا ہے اور اس کے پہلو میں کوئی شخص فقہ (مسائل) لکھ رہا ہے اور اس کو استماع قرآن

ممکن نہیں، تو اس کا گناہ پڑھنے والا پر ہے، کیونکہ یہ ایسی جگہ تلاوت کر رہا ہے، جہاں لوگ

اپنے کاموں میں مصروف ہیں اور لکھنے والے پر کوئی گناہ نہیں) فتاویٰ قاضی خان ج ۱ ص

۷۸، مطبوعہ نولکشور۔ احقر کی رائے یہی ہے یہ فتاویٰ معتبرات میں سے ہے۔ باقی حضرت

تھانوی کی عبارت اس وقت سامنے نہیں۔ واللہ اعلم۔ باقی دعاء فلاح دارین کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

عفا اللہ عنہ



مکتوب (۷۴)

## صورت اور روح اعتکاف

۲۳ رمضان المبارک ۸۸ھ

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! حسنِ خاتمہ توفیق طاعت کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اعتکاف کو قبول فرماویں اور روح اعتکاف سے آپ کے قلب کو منور کرے۔ اعتکاف کی صورت خلق سے انقطاع اور خالق سے ارتباط ہے۔ صرف ظاہراً اور بدناً ہو تو صورت اعتکاف ہے اور اگر قلب بھی تعلق خالق سے معمور اور تصور خلق سے نفور ہو تو روح اعتکاف بھی موجود ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نور اور وَ تَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً سے آپ کو فیضیاب کریں۔ میرے حق میں بھی حسنِ خاتمہ، صحت بدن توفیق خدمت دین کی دعا کریں۔ سب برخورداران کو سلام و دعا عرض کریں۔ طالب دعائیں الحق افغانی عفا اللہ عنہ

نوٹ: طلب دعا لازماً مقام فناء و مصداق و يخافون عذابه ہے و قليل ما هم

ع غفر له والوالديه

مکتوب (۷۵)

تنسیخِ عائلی قوانین سے اقتدار کی موت نہیں، بلکہ مقبولیت ہے

۳ رذوالحجہ ۸۸ھ

محترم القدر قاضی صاحب سلمہ ربہ

بعد از سلام مسنون آنکہ مولوی محمد اکرم صاحب کو مفصل خط لکھ چکا ہوں۔ ار

کے خط میں واقعی معذرت تحریر ہے۔ جمعیت علماء اسلام کی مجاہدانہ مساعی امید ہے کہ بار آور ہوں گے، لیکن اس سے دل کڑھتا ہے کہ دیگر جماعتوں کی مجموعی قوت جمعیت کی تنہا قوت کے برابر نہیں۔ موجودہ بحران نے عوامی اقتدار کو حالت نزع میں مبتلا کیا، جس کی وجہ سے ان قوانین کی تفسیح کر دی گئی، جو حکومت کے اقتدار پر ضرب لگانی والی تھی یا حکومت اس کو اپنی موت سمجھتی تھی۔ لیکن جمعیتی مقاصد میں سے تفسیح عاقلی قوانین کی نوبت اب تک نہیں آئی، جس کا اعلان حکومت کے لئے سہل ترین ہے کہ اس میں اقتدار کی موت نہیں، بلکہ مقبولیت ہے۔ اس فرق کی وجہ معلوم نہ ہو سکی کہ غیر اسلامی پارٹیاں تو حصول مقاصد میں گول میز کانفرنس کے انعقاد سے قبل کامیاب ہوئی اور ہمارا معمولی عوامی مطالبہ اب تک ذکر میں بھی نہیں آیا۔

فقط والسلام والدعا۔

شمس الحق افغانی

بہاولپور

نوٹ : آہ کہ اہل سیاست مدعیان اسلام کے تساہل پر حضرت قدس سرہ کی حسرت میں آج ۳۷ سال کے طویل عرصہ میں روز افزوں اضافہ ہی ہو رہا ہوگا۔ اور نظام اسلام اپنی اس پسپائی پر انتہائی حسرت سے بزبان حال کہہ رہا ہوگا.....

ع رونے والا بھی میرے حال پہ کوئی نہ رہا

حضرت سے اللہ تعالیٰ نے اس میں جو خدمت لی اسے کوالا پور کانفرنس ۱۹۶۹ء

جولائی کے مکتوب میں پڑھئے۔ (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۷۶)

## کتاب ”سوشلزم اور اسلام“ مفصل اور جامع ہے

۱۳ اپریل ۱۹۶۸ء

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خط ملاحظے میں گذرا کمیونزم اور اسلام کا عربی اور انگریزی نسخہ اب تک کراچی سے شائع نہیں ہوا۔ البتہ سرمایہ داری، اشتراکیت اور اسلامی معاشی نظام کے موازنہ کے تحت سوشلزم اور اسلام کے نام پر آٹھ دس دن میں میری کتاب بہاولپور سے شائع ہو رہی ہے جو کمیونزم اور اسلام سے زیادہ مفصل اور جامع ہے اور لاہور سے عنقریب علوم القرآن شائع ہونے والا ہے۔

(۲) دو دن قبل اسلام آباد سے تار آیا۔ تار محکمہ وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر کی طرف سے تھا کہ موجودہ صدر مملکت نے اسلامی کانفرنس کو الہ پور ملیشیا میں جانے کے لئے آپ کو منتخب کیا ہے، پھر مفصل خط بھی آیا۔ میں ۱۰ اپریل ملتان کے ہوائی اڈہ سے کراچی اور کراچی سے ڈھا کہ، ڈھا کہ سے کو الہ پور جاؤں گا۔ ۲۱ اپریل سے ۲۷ اپریل تک کانفرنس ہوگی۔ غالباً اپریل کے آخر میں واپسی ہوگی۔ بعافیت واپسی اور دینی مقصد میں کامیابی کے لئے مشغول دعار ہیں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : حضور اکرم ﷺ نے عمرہ کو جانے والے حضرت عمرؓ کو فرمایا تھا يَا اَخِي لَا تَسْأَلْنِي فِي دَعْوَاتِكَ اَوْ كَمَا قَالَ كَاهِلَا اتْبَاعَ هِيَ۔

مکتوب (۷۷)

## کوئٹہ لپور کانفرنس

۱۵ جولائی ۱۹۶۹ء

جامع الفضائل و الفواضل زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ نے مسرور کیا۔ میں ڈاکٹر کے زیر علاج ہوں۔ ذیابیطس کا دورہ ہے۔ اب قدرِ افاقہ ہے۔ احباب کی دعا کا محتاج ہوں۔ کوئٹہ لپور کانفرنس کے متعلق بہت غیر واقعی باتیں اشاعت میں آئی ہیں۔ اس کانفرنس میں بتیس (۳۲) اسلامی حکومتوں کے نمائندے شامل تھے، جن میں مندو بین پاکستان بھی تھے، جوکل چھ افراد تھے۔ ایجنڈا میں کل گیارہ موضوعات پر بحث تھی۔ مجموعی تعداد ایک سو تھی۔ گیارہ موضوعات کو سوا افراد پر تقسیم کرنا تھا۔ میرے حصے میں گیارہ موضوعات میں سے دو آئے تھے۔

## شیخ افغانی کی تجویز سے سب نے اتفاق کیا :

(۱) ایک عید اور رمضان کے ثبوت کا مدار علم ہیئت پر ہے یا رویت ہلال پر عرب نمائندگان کی اکثریت شق اول کی حامی تھی اور کافی دلائل ریاضی انہوں نے قلمبند کر کے لائے تھے۔ اس موضوع پر قرآنی، حدیثی، فقہی اور فلسفی تمدنی دلائل پر زبانی طور عربی زبان میں تقریر کی متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر صدر جلسہ تھے۔ دلائل کے سننے کے بعد اس نے کہا کہ تمام مندو بین یا شیخ افغانی کے معقول دلائل کو تسلیم کر لیں یا ان کا جواب دیں۔ میں شیخ افغانی کے ساتھ ان دلائل کی وجہ سے متفق ہوں تمام مندو بین مجھ سے بلا استثنا متفق ہوئے اور تجویز بالا اتفاق منظور ہوئی۔

## چار نکاح کی اجازت کا اثبات :

(۲) دوم مضمون بصورتِ عدل بین الازواج چار نکاح کی اجازت کا اثبات میرے ذمے تھا۔ مندوبین کی اکثریت مغربی اثرات کی وجہ سے اس کے خلاف تھی۔ میری تقریر جب ہوئی تو سب نے میری تجویز کو بالاتفاق پاس کیا، حالانکہ بہت سے اسلامی ملکوں میں تعدد کی قانونی بندش تھی۔ عرب مندوبین پہلے تحریریں تیار کر کے لائے تھے اور صرف میں نے زبانی بلا تیاری عربی زبان میں یاد سے تقریر کی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ عرب مندوبین نے اجازت حدیث کی سند بھی لی اور بعضوں نے بیعت کی درخواست کی۔

## خاندانی منصوبہ بندی پر بحث :

(۳) باقی عائلی قوانین ایجنڈا سے خارج تھے۔ ان پر قطعاً بحث نہیں ہوئی، البتہ منصوبہ بندی پر بحث ہوئی۔ جو دیگر مندوبین سے متعلق تھی، میں نے اس موضوع پر فرداً فرداً ہر ایک سے گفتگو کی تھی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ یہ تجویز پاس نہ ہو سکی، بلکہ یہ فیصلہ ہوا کہ اس معاملہ کو ہر ملک کے علماء کے صوابدید اور حالات پر چھوڑا جائے۔

## نقل العین والقلب من المیت الجدید المریض :

(۴) نَقْلُ الْعَيْنِ وَالْقَلْبِ مِنَ الْمَيِّتِ الْجَدِيدِ إِلَى الْمَرِيضِ (تازہ میت سے آنکھ اور دل کسی مریض کو منتقل کرے) پر بحث، دیگر مندوبین نے کی۔ میرا یہ موضوع نہ تھا۔ سب کارجمان جواز کی طرف تھا۔ میری رائے عدم جواز کی تھی۔ میں نے جب ممبران سے گفتگو کی تو میرے کہنے کے اثر سے تین شرائط کے ساتھ جواز کو مشروط کیا گیا۔ (۱) کہ نقل کے بغیر متبادل دواء ماہرین کی رائے میں مفقود ہو۔ (۲) ورثہ میت طیب خاطر سے نقل کی

اجازت دیں۔ (۳) نقل میں توافق دین ہو کافر کا قلب مومن کو اور مومن کا قلب کافر کو منتقل نہ کیا جائے۔ (نوٹ: الحمد للہ، الحق یعلو ولا یعلیٰ، حق غالب رہتا ہے، مغلوب نہیں، یعنی فی الدلیل والبرهان دائما، بشرطیہ اہل حق میں اخلاص ہو۔

(از مکتوب الیہ)

یہ خلاصہ ہے تفصیلی کاغذات کا بنڈل سنکا پور سے بذریعہ بحری جہاز ابھی تک نہیں پہنچا۔ حقیقت یہ ہے کہ علمی طور پر سب ممبران مؤتمر مرعوب اور متاثر ہوئے، جس میں اپنا کوئی کمال نہ تھا، من آنم کہ من دائم، محض فضل ربی اور اپنے بزرگوں کی توجہات اور آپ جیسے احباب کی مخلصانہ دعائیں تھی۔ توفیق تہجد کی دعا کرتا ہوں۔ آپ تجدید ہمت کریں اور اللہ کی توفیق شامل حال رہے۔ میں ۲۷ اگست تک گھر رہوں گا۔ قابل سفر نہیں۔

احقر شمس الحق افغانی / ترنگزئی ضلع پشاور

مکتوب (۷۸)

متوسلین کے لئے دعاؤں کا اہتمام

۱۰ شوال ۱۳۸۹ھ

محترم المقام جناب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کا تار دربارہ دعائے صحت والدہ کے متعلق پہنچا۔ دعا کی

گئی قلب پر اس آیت کا القاء ہوا الَّذِینَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ دَعَاءِ عَافِیۃٍ کَرَّتَا

ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مریضہ کو شفاء عاجل و عافیت تامہ نصیب فرماویں۔ اَللّٰهُمَّ اشْفِهَا

شِفَاءً لَا یُعَادِرُ سَقَمًا۔

دل پر تار کا اثر ہے۔ صحت کی خبر کے لئے پریشان ہوں۔ فقط والد دعا  
شمس الحق افغانی

بہاولپور

ف:- والدہ ماجدہ رحمہا اللہ تعالیٰ کا انتقال ہی ہو گیا تھا۔ جس کا القائی آیت سے حضرتؒ  
نے اشارہ سمجھا تھا اور دل پر تار کا اثر کے الفاظ سے اشارہ فرما دیا تھا اور قبل از حادثہ صبر کی  
تلقین فرمادی۔ فَلِلّٰهِ دَرُّهُ مِنْ شَيْخٍ مُّشْفِقٍ بَصِيْرٍ۔

مکتوب (۷۹)

والدہ مرحومہ کی وفات پر تعزیتی مکتوب

۱۷ شوال ۸۹ھ

محبی ام فی اللہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب رزقکم اللہ السکینۃ  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ! خط پہنچا۔ آپ کی والدہ ماجدہ رزقہا اللہ درجۃ عالیۃ  
کی وفات سے آگاہی ہوئی۔ ایسی موت درحقیقت رحم بصورت مصیبت ہے تاہم تعزیتی  
ایک شعر پر اکتفا کرتا ہوں، جو ایک شاعر نے حضرت عباسؓ کی وفات پر عبداللہ بن عباسؓ  
کو ارسال کیا تھا.....

خَيْرٌ مِنَ الْعَبَّاسِ اجْرُكَ بَعْدَهُ

وَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِنْكَ لِلْعَبَّاسِ

ترجمہ : عباس (کے وجود سے) اس کا اجر تیرے لئے بہتر (بہت زیادہ) ہے اور عباس

کے لئے اللہ کا قرب (برزخ میں) تیرے ساتھ رہنے سے زیادہ باعث فرحت۔

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ..... اللَّهُمَّ اغْفِرْهَا وَارْحَمْهَا وَاجْعَلْهَا فَوْقَ كَثِيرٍ مِنَ  
النَّاسِ -

آئندہ درس قرآن میں اجتماعاً دعا کی جائے گی اور انفراداً تو کرتا رہتا ہوں۔  
القائی آیت کے دو نتیجے کہ مرحومہ مجسمہ صبر تھی۔ اور وفات کی تاریخ ہجری کی طرف بھی اشارہ  
ہے یہ تو آپ کا صحیح استنباط ہے، لیکن بوقت القاء احقر کے قلب پر صبر و طلب رضاء الہی کی  
بشارت کے علاوہ موتِ مقدر کا اعلام بھی محسوس ہوا۔ کیونکہ وَ بَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا  
أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ (بقرہ: ۱۵۶) تو صبر کرنے والوں  
کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنادو۔ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے، تو  
کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) جو عموماً موت  
کے موقعہ پر استعمال ہوتا ہے اور نیز یہ القاءِ مریضہ کی دعائے صحت کے وقت ہوا، جو قرینہ  
ہے تعینِ مصیبت کا، یعنی موت کا، لیکن اس وقت میں نے دل شکنی کے لئے لکھنا مناسب نہ  
سمجھا۔ بہر حال نظر بر اعمالِ مرحومہ و مبشرات مجھے مغفرتِ مرحومہ میں شبہ نہیں چاہئے کہ ان  
کی اولاد اور اقارب بھی صبر جمیل با امید اجر جزیل اختیار کریں۔ اگرچہ مرحومہ بہ تقاضاً  
جذبات ان اشعار کی مستحق ہے، جو حافظ ابن حجر نے اپنے استاد حافظ زین الدین عراقی کی  
موت پر کہے ہیں.....

وَبَدْرُ الصَّبْرِ يَجْرِي بَانِدِ لَاقٍ  
وَلِلْأَحْزَانِ بِالْقَلْبِ اجْتِمَاعُ  
وَبَدْرُ الصَّبْرِ يَجْرِي فِي مِحَاقِ  
يُنَادِي الصَّبْرَ حَيَّ عَلَى الْفِرَاقِ

(آنسوؤں کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا جاری ہے اور صبر کا بدر ”چودھویں کا پورا چاند“

گرہن میں آ گیا اور دل پر احزان (غموں) کا اجتماع ہے۔ صبر کو آواز دے رہا ہے آ جا اس



جدائی پر میری امداد کر)

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

جمع اقارب و متعلقین کی خدمت میں تعزیت نامہ ہذا عرض ہو۔

الکئیب (غمگین)

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۸۰)

شغلِ لطائف برکت کی چیز ہے طالب

علم کو بھی اذکار کی کچھ چاشنی رہے

۲۴ رذوالقعدہ ۸۹ھ

محترم المقام قاضی مولانا عبدالکریم صاحب دامت مکار مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موجب سرور ہوا۔ والدین کی رضا مندی اور آخری خدمت کی توفیق فضل عظیم ہے۔ دل آپ کی طرف متوجہ ہے روایا مبشرات میں سے ہیں اور احقر ناچیز کی توجہ پر دال ہے۔ شغلِ لطائف برکت کی چیز ہے۔ اس کے ساتھ مراقبہ توحید شہودی موجب تسکین قلب اور سبب ازدیاد ایمان و یقین ہے آپ کے فرزند ارجمند کا خط آیا تھا جواب دیا ہے۔ اس احقر کو اس سے بھی تعلق ہے اللہ اس کو صحیح خلف بنا دیں کہ آپ کے گھرانہ میں دین کی یہ روشنی دیر پار ہے۔ چونکہ طالب العلم ہے اس لئے زیادہ اشغال و اذکار کی طرف میں اس کو متوجہ کرنا نہیں چاہتا۔ البتہ کچھ چاشنی رہے تاکہ علم میں جان پیدا ہو اور بقول حضرت رومیؒ

نیخ جملہ علمہا ایں است و ایں  
 تابدانی من کیم دریوم دین  
 (سارے علوم کی بنیاد یہی ہے کہ تو یہ جان لے کہ میں روز قیامت کونسے  
 لوگوں میں ہوں گا)

اللَّهُمَّ اغْفِرْهَا وَارْحَمْهَا رَحْمَةً سَابِغَةً وَأَمْطِرْ شَائِبَ رِضْوَانِكَ  
 عَلَيْهَا وَعَلَىٰ أَوْلَادِهَا .

احقر شمس الحق افغانی / بہاول پور

مکتوب (۸۱)

مولانا مفتی محمود سے مشاورت پر اظہارِ اطمینان و مسرت

۲۹ / ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ

محترم عزیزم قاضی صاحب رزقکم جذب الحق جل مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

نہ دوری دلیل صبوری بود

کہ بسیار دوری ضروری بود

(محبوب) سے دور رہنا اس سے صبر کر لینے کی دلیل نہیں کہ بہت دفعہ اس سے دور

رہنا مجبوری سے ہوتا ہے)

جو حال ہے میری نظر میں محمود ہے۔ شعور سے ہو یا نہ ہو۔ کل جناب مفتی محمود

صاحب جامعہ تشریف لائے تھے۔ ملاقات سے تسلی بخش معلومات ہوئے۔ احقر نے بھی

مناسب مشورے دئے۔ آپ حضرات کی مساعی اللہ تعالیٰ کامیاب فرمادیں اور قبولیت اور

رضاءِ حق حق نصیب ہو۔ ” وَ اللّٰهُ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ “ عزیزان کو بھی دعا کرتا ہوں اور مرحومہ کو بھی، عمر اخیر ہے مختلف امراض کا ہجوم ہے۔ خاتمہ کی فکر ہے دعائے صحت و حسن خاتمہ فرمایا کریں۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

نوٹ : غلبہ خوفِ خداوندی کی علامت ہے۔

مکتوب (۸۲)

جامعہ اسلامیہ بہاول پور میں ملازمت کا آخری سال

۲۳ ستمبر ۱۹۶۹ء

محترم المقام جناب قاضی صاحب زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

کرامت نامہ ملا، خوشی ہوئی۔ میں ۹ ستمبر بہاولپور آیا ہوں۔ یہ آخری سال ہے۔ ۳۰ جون تک ان شاء اللہ تعالیٰ رہوں گا، پھر ملازمت ختم کر دوں گا۔ اب بھی مجبور کر کے آنا پڑا۔ دعائے ترقیات کرتا ہوں۔ آپ اور آپ کے کل عزیزوں کے لئے۔ تعطیل سب مرض میں گذری اب بھی ہسپتال کے ڈاکٹر کے زیر علاج ہوں۔ دعائے صحت کریں مرض میں اتنی (۸۰) فی صد افاقہ ہے۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۸۳)

## عروج کے بعد زوال بڑا سانحہ ہے نصرتِ الہی کیلئے ولایت شرط ہے

۲۵ صفر ۱۳۹۰ھ

عزیزم محترم قاضی صاحب وفقکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خلاص نامہ مظہر احوال ہوا۔ تلاوتِ قرآن و قیام اللیل کے انوار سے محرومی پر شدید تأسف ہوا۔ دعائے تمکین و استقامت کرتا ہوں۔ لیکن عروج کے بعد نزول بڑا سانحہ ہے۔ دنیا کا نقصان مضر نہیں بلکہ اکثر اوقات میں تشبیہ بالانبیاء علیہم السلام کی وجہ سے موجب ترقی درجات ہیں، لیکن دین کی ایک سنت کا چھوٹ جانا یقیناً خسران ہے، جس کا تدارک مرنے کے بعد ممکن نہیں۔ فوائدِ بہیہ میں محمد بن عبادہ عالم کے احوال میں مذکور ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوئی تو تعزیت کی گئی۔

ایک بار جماعت چھوٹ گئی تو سخت مغموم ہوئے اور احباب سے شکوہ کیا کہ والدہ کی موت سے بڑھ کر مصیبت مجھ کو پیش آئی اور تم نے تعزیت نہ کی۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا کہا جماعت یا تکبیر اولیٰ چھوٹ گئی۔ بہر حال موت قریب ہے، کراما کا تبین منتظر کتابت ہیں۔ حضور علیہ السلام کسل سے پناہ مانگتے رہے ہیں۔ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسْلِ“ جدوجہد کے ساتھ ہدایت الہی کا وعدہ ہے، وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا. أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا کے تحت قاضی ثناء اللہ لکھتے ہیں کہ فاء تفریع دلیل ہے کہ مولا جو ولایت سے ماخوذ ہے نصرت الہی کے لئے ولایت شرط ہے جب اللہ کا قرب ہوگا تو

نصرت ہوگی۔ فقط والد دعا۔ تمام برخورداران کو دعا و سلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۸۴)

مولانا خیر محمد جالندھریؒ، تمام طبقوں کیلئے نقطہ اتصال تھے

۲۵ / رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ

مخلصم فی اللہ زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! جواب میں تاخیر ہوئی کہ بچی کو خسرہ کی بیماری تھی۔ اب افاقہ ہے۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب نور اللہ مرقدہ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے اور اپنی جماعت کے تمام طبقوں کے لئے نقطہ اتصال تھے۔ آپ کا جنازہ تاریخی اور شاندار تھا۔ آپ کے اشعار کا حسن ظن نہ صرف احقر کے لئے فال نیک ہے، بلکہ ظناً ذریعہ نجات اخروی بھی ہے۔ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ میرے لئے اور مولانا مرحوم کے لئے اور درحقیقت جو کچھ ہوا صرف الہی تصرف تھا، ورنہ عالم اسباب کی ظاہری کوشش میں پرستاران جاہ نے کمی نہیں کی تھی لیکن میں بہاولپور تھا کہ تقدیر تدبیر پر غالب آئی۔ بطور تحدت بالنعمت اپنا مزاج فطرۃ یہ ہے کہ کسی جلسہ میں تقریر کرنے کی نسبت تقریر نہ کرنے اور کسی جنازہ میں امام بن جانے سے مقتدی بن جانے کو ترجیح دیتا ہوں اور قلباً پسند کرتا ہوں اور خواہش امامت مشاہیر کو تو ریاء اور شرک اصغر سمجھتا ہوں اور ایسے آدمی کا امام بن جانا صحت و کمال صلوة جنازہ میں محل سمجھتا ہوں۔ ”وَ قَلِیْلٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ مَنۡ هُوَ بِرَبِّیۡ مِنْ هٰذَا الرِّیَآءِ“ ..... دل سے

آپ کے مدرسہ وابستگان مدرسہ آپ کی اولاد اور عزیزان کے لئے دعا کرتا ہوں اور خود طلبگار دعا ہوں۔ آپ کے اشعار کو یادداشت میں رکھ دیا جامعہ کی ۱۸ نومبر سے ۲۷ دسمبر تک تعطیل ہے۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاول پور

مکتوب (۸۵)

## ممبران قومی اسمبلی کے ایمان کا امتحان

۲۵ / ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ

مخلصم محترم قاضی صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ نے مسرور کیا۔ پابندی تہجد وغیرہ سے خوشی ہوئی آپ سے دل غائب نہیں۔ تشکیل آئین اسلامی کی تکمیل کے سلسلے میں جناب مفتی محمود صاحب کے بلانے پر لاہور میں چھ دن اور کسی قدر رات بھی کام کر کے معاملہ مکمل کر دیا۔ اب منظوری آئین کا مرحلہ باقی ہے جو تحت المشیت ہے میں بھی دعا کرتا ہوں اور تم بھی دعا کرو، اگرچہ حالات نامساعد ہیں لیکن ممبران قومی اسمبلی کے ایمان کے امتحان کا موقعہ ہے کہ وہ وعدہ پورا کرتے ہیں یا نہیں۔ برخوردار کا داخلہ قاسم العلوم موزون ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے علم و عمل میں برکت عطا فرماویں۔ فقط والدعاء۔

شمس الحق افغانی / بہاول پور

نوٹ : برخوردار سے مراد مولوی حافظ عبدالحکیم سلمہ ہے۔ دورہ حدیث شریف سے دارالعلوم حقانہ اکوڑہ خٹک سے فراغت کے بعد فنون کے مزید کتب کے لئے قاسم العلوم

ملتان داخلہ لیا تھا۔ حضرتؒ کی دعا اللہ تعالیٰ ان کے حق میں قبول فرماویں۔ آمین۔

مکتوب (۸۶)

تلاوت خالق کائنات سے حکماً ہم کلامی

و حاضری دربار الہی کی عظیم نعمت ہے

۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

دو ہفتہ کے بعد بیماری احباب کی دعا اور اللہ کے فضل سے دور ہوئی۔ اب صرف ضعف باقی ہے جو بتدریج کم ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو سبب کفارہ ذنوب بنائے اور نعمت عافیت سے نوازے۔ تہجد کی توفیق سے مسرت اور کوتاہی تلاوت قرآن سے حسرت ہوئی۔ تلاوت خالق کائنات سے حکماً ہم کلامی و حاضری دربار الہی کی عظیم نعمت ہے اور حرمان یا قصور شان عبدیت میں نقص کی دلیل ہے۔ مولانا لطافت الرحمن کو مولوی عبدالحلیم سے کوئی ناراضگی نہیں۔ اس وقت وہ میرے سامنے ہیں، اس کے کہنے سے لکھ رہا ہوں۔ فقط والدعاء مولانا لطافت الرحمن سلام کہتے ہیں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۸۷)

دورانِ امراضِ دلِ مطمئن تھا کہ

یہ کفارہ ذنوب کا سامان ہیں

۵ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

برادرِ محترم قاضی مولانا عبدالکریم صاحب زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا عیادت نامہ بشکل جوابی تار پہنچا۔ ۵ مئی سے ۱۴ مئی تک بیماری تھی۔ جس کے متعلق میں نے گھر بھی خط نہیں لکھا اور اشاعت بھی بند کر دی تھی کہ احباب و اعزہ پریشان نہ ہوں۔ ۱۵ مئی کو یکدم سب امراض دور ہوئے۔ متعدد ڈاکٹر اور حکیم جو مصروفِ علاج تھے۔ ان کا بیان ہے کہ اس طرح فوری اعادہ صحت صرف دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ امراض حسب ذیل تھے۔

(۱) بچکی جو اس عمر میں خطرناک ہے۔ (۲) شدید بخار۔ (۳) پیٹ کا درد۔ (۴) قبض شدید۔ (۵) سقوطِ اشتہاءِ طعام اور ذیابیطس تو پہلے سے ہے۔ میرا دل دورانِ مرض میں مطمئن تھا کہ یہ امراض کفارہ ذنوب کا سامان ہیں۔ ان شاء اللہ انجام بخیر ہوگا اور ایسا ہی ہوا۔ اُمید ہے کہ تکفیر کی نعمت سے بھی اللہ نے نوازا ہوگا۔ پھر کئی احباب نے بذریعہ جوابی تار اور خطوطِ عیادت کی اور ملتان اور دین پور شریف خانپور وغیرہ مواضع سے عیادت کنندگان بھی آئے۔ آپ اور آپ کی اولاد و اخوان کے لئے حسن عاقبت کی دعا کرتا ہوں۔

دعا گو و دعا جو شمس الحق الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور



مکتوب (۸۸)

## دعا اور بزرگوں کے دو حکیمانہ نسخے برائے دفع بواسیر

۱۱ جمادی الثانیہ ۱۳۹۱ھ

عزیزم سلمہ اللہ

بعد از سلام مسنون و دعاءِ صحت آنکہ میں نے آپ کے خط کا فوری جواب لکھا تھا۔ یہاں ڈاک بند ہو چکی تھی۔ چار سہ میں ڈالنے کے لئے ایک ڈرائیور کو دیا نہ معلوم کیوں نہ پہنچا۔ مرض سے خاصی تشویش ہوئی۔ دعا بھی کرتا ہوں۔ اور بزرگوں کے دو مجرب نسخے ارسال کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ اس سے فائدہ ہوگا اور آپ پریشانی کی ضرورت نہ ہوگی۔ جس میں خدشات ہیں۔

(۱) مغز تخم نیم۔ مغز تخم بکائن اریٹھے کا چھلکا ہر چیز ایک ایک تولہ رسوت ۵ تولہ ان سب کو مولیٰ کے بیس تولے پانی میں کہل کر کے جب پانی جذب ہو جائے، تو حب نخودی بنا کر صبح شام نہار منہ دو دو گولیاں استعمال کریں۔

(۲) یا کوڑیاں جن پر سرخ لکیر ہو، ایک چھٹانک لے کر گوڑہ گھیکواری سیر زیروبالا دیکر کوٹالی میں رکھ کر گل حکمت کرے۔ جب خشک ہو جائے تو پاچکدستی یا اوپلوں کی ایکھن محفوظ ہوا آگ دیں کشتہ ہو جائے گا۔ صبح ایک رتی مکھن کے ساتھ استعمال کریں۔ ان شاء اللہ سات دن میں آرام ہو جائے گا۔

دعا گو

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۸۹)

## دفع مرض اور عقدہ علمی کے حل کے وظائف

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

عرفان مآب قاضی عبدالکریم صاحب زیدہ مجددہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! میں بجز اللہ اللہ کے فضل اور آپ جیسے اخوان و احباب کی دعاؤں سے تندرست ہوں۔ ۳۰ جون سے تعطیل عام کی وجہ سے مع اہل عیال گھر جاؤں گا۔ گرمی کی وجہ سے کچھ پھوڑے نکلے ہیں۔ مرہم اور دوا کر رہا ہوں اللہ کے فضل سے درست ہو گئے ہیں، لیکن گرمی کی وجہ سے باہر نکلنے کے قابل نہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے تپش ناقابل برداشت ہے اور پھوڑے پھر بہت دنوں میں ٹھیک نہیں ہوتے۔

(۲) ۶۲ کی تنخواہ والا خواب آپ عمر پر محمول نہ کریں۔ عدد کا کبھی کنایہ..... عن القلۃ او الکثرة..... بھی ہونا محتمل ہے۔ آپ کی تنخواہ سو یا زیادہ ہو، لیکن اس دور کے مشاہرات کے اعتبار سے ۶۲ یا اس سے بھی کم سمجھو نظر بر کام ولیاقت اور اگر ضرور آپ عدد ہی مراد لیتے ہیں تو مشاہرہ تدریس کا ہوتا ہے تو اس پر آپ محمول کیوں نہیں کرتے کہ آپ کا زمانہ تدریس تعلیم ۶۲ سال ہے، کیونکہ یہی وقت مشاہرہ کا وقت ہے اس سے قبل کا وقت بلا مشاہرہ ہے اور خواب میں قوتہ متخیلہ اس قدر ہیر پھیر کر سکتی ہے یا تعبیر میں ہیر پھیر ہو سکتی ہے۔ بہر حال میں مطمئن ہوں کہ عمر کی طرف اشارہ نہیں۔ میں درازی عمر کی دعا کرتا ہوں اور توفیق تلاوت قرآن کی بھی۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مدرسہ کی غیبی امداد فرماویں۔ عقدہ علمی کے حل کے لئے سورۃ الم نشرح خارج صلوة ۴۱ بار معمول ہے اور موثر ہے احقر نے کامیابی امتحان کے لئے جس کو بتلایا فائدہ ہوا اور دفع مرض کے لئے ”رَبِّ اِنِّیْ مَسْنِیَ الضُّرِّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ

الرَّاحِمِينَ“ ۴۱ بارہ تصور مقصد مؤثر ہے۔ اول علاج مرضِ جہل اور دوم علاج مرضِ بدن سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۹۰)

## اوقاتِ خاصہ میں دعاؤں کا اہتمام

۲۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

محترم القدر جناب قاضی عبدالکریم صاحب زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! خط پہنچا، مولوی عرض محمد صاحب کی وفات سے بڑا صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت نصیب فرمائے۔ خدا کرے کہ اس کا مدرسہ قائم رہے۔

(۲) اوقاتِ خاصہ میں دعا کرتا ہوں۔ خاص کر ۲۱ رمضان المبارک کی شب کو جس میں اس سال آثارِ لیلۃ القدر متوقع تھے۔ اللہ تعالیٰ سے آپ کی صحت ظاہری اور تزکیہ باطنی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ عمر پر کیا بھروسہ نہ معلوم موت آئے، ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہئے اور زادِ تقویٰ کرنا چاہئے۔ برخوردارم مولوی عبدالحلیم و دیگر برخورداران کے حسنِ خاتمہ اور استقامت و صلاح کی دعا کرتا ہوں۔ ۱۰ نومبر سے ۲۶ نومبر تک بہاولپور میں مکان میں رہوں گا، جامعہ جانا نہیں۔

شمس الحق افغانی ماڈل ٹاؤن بی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۹۱)

## تشکیل و تکمیل آئین کی مساعی

۱۳۹۲ھ

محترم المقام قاضی صاحب زید فضلہ

بعد از سلام مسنون و دعائے ترقیات آنکہ آئینی کمیٹی جمعیت علماء اسلام نے مجھے بحیثیت رکن کمیٹی پشاور میں بلایا، لیکن اسی دن بچی کو ہسپتال میں پہنچانا تھا۔ جناب مفتی محمود صاحب کو میں نے ٹیلیفون پر حال بتایا، اس نے کہا کہ دوسرا اجتماع لاہور میں ہوگا، چنانچہ میں لاہور کے اجتماع میں ۲۵ جنوری سے ۲۹ جنوری تک شریک رہا اور دن رات کام کیا۔ آئین اسلامی کو تکمیل کی شکل دیدی۔ پشاور میں جو مختصر کارروائی ہوئی تھی، وہ بھی مجھے سنادی۔ اس کی بھی توثیق کی گئی اور ۳۱ جنوری کو میرے کہنے پر مفتی صاحب نے تکمیل آئین کا اعلان بھی کیا۔ میں بہاولپور واپس آیا۔ اب تیار کردہ اسلامی آئین کا انگریزی ترجمہ کرانا ہے کہ وہ اجلاس ڈھا کہ میں ممبران قومی اسمبلی میں تقسیم ہو سکے۔ بہر حال علماء کے ذمہ جو کچھ تھا، وہ پورا ہوا۔ مفتی صاحب خود بھی بڑے کام کے آدمی ہیں اور دوسروں سے بھی کام لینا جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کوشش کامیاب فرماویں۔ برخوردار کو اگر تخصص میں بھیجنا ہے تو مولانا یوسف کے مدرسہ کراچی میں بھیج دیں۔ میں نے ۱۴ دسمبر کو استعفاء دیدیا ہے، لیکن منظوری کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اگر درس کا خیال ہو، تو مناسب جگہ تلاش کی جائے۔ خیر التعلیقات کی اشاعت بہتر ہے، لیکن ان میں اگر زوائد ضروری مضامین کا مرقاۃ سے اضافہ کیا جائے تو بہتر ہوگا۔ سب حضرات کو سلام دعا کرتا ہوں۔

نوٹ :- ۳۰ جون تک تو بہر حال ملازمت ہے۔

شمس الحق افغانی

## مکتوب الیہ کی وصیت :

نوٹ :- احقر نے ۵۷/۱۳۵۶ھ میں خیر المدارس جالندھر میں مشکوٰۃ شریف خیر الاساتذہ حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ سے پڑھی ہے۔ والحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت الاستاد کی برکت سے بارہا اس کے پڑھانے کا موقع نصیب ہوا۔ اس سلسلہ میں مختلف ابواب پر بالخصوص کتاب الایمان پر کچھ نوٹس خیر التعلیقات کے نام سے لکھتا رہا۔ اس وقت وہ بالکل مشغول اور پراگندہ اوراق میں رف کی صورت میں پڑے ہوئے ہیں۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ انہیں بغیر خصوصی ترتیب اور گہرے مطالعہ سے نظر ثانی کے ہرگز شائع نہ کیا جائے۔ عبدالکریم غفرلہ ولولدیہ

مکتوب (۹۲)

## حضرت کشمیریؒ کی درس کتاب و سنت سے دلچسپی

۱۳۹۲ھ

محترم جناب قاضی عبدالکریم صاحب زیدت عوارفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں بجمہ اللہ ۲۱/اپریل سے تندرست ہوا ہوں۔ سالانہ امتحان عنقریب شروع ہے۔ آخر جون میں تعطیلات دو ماہ ہوں گی۔ استعفادے چکا ہوں۔ ۱۲ دسمبر ۷۲ء کو منظور ہوگا۔ ملازمت کے ترک کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ لیکن ضعف اس قدر ہے کہ کسی سفر کا قابل نہیں اور ڈاکٹروں نے بھی ممانعت کی ہے۔ رویا صالحہ آپ کے مبشرات ہیں۔ عرفان اور صحیح سیاست نصیب ہونے اور حضرت علامہ کشمیریؒ سے آپ کے علمی ربط کا نشان ہے۔ پروگرام دلچسپی کی دلیل ہے کہ حضرت کو جمعیت اور درس کتاب و سنت

سے دلچسپی ہے۔ سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔

از شمس الحق افغانی

بہاولپور

مکتوب (۹۳)

## محفوظ اور معصوم میں فرق

۳ صفر ۱۳۹۲ھ

سراپا اخلاص و مودت شرفکم اللہ بانوار المعرفة

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! نیمیہ آل عزیز کاشف احوال ہوا۔ توفیق قیام اللیل و تلاوت قرآن سے خوشی ہوئی۔ مزید شوق و ذوق و استقامت کی دعا کرتا ہوں۔ باقی احساس عصیان مع التأسف والجِدِّ فی الطَّاعَةِ علامتِ محمودہ ہے۔ واثر قبول و ایمان ہے۔ الْإِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں۔ اولیاء و اصلین محفوظ ہیں، فرق بین المعصومیت و المحفوظیت یہ ہے کہ معصومیت میں صدور معصیت میں استحالہ شرعیہ ہے، لیکن محفوظیت کی صورت میں استحالہ شرعیہ نہیں اور استحالہ عقلیہ دونوں جگہ نہیں۔ کبھی صفاتِ جلالیہ کی تجلیات سے محفوظین بلکہ معصومین کو بھی احساس عصیان ہو جاتا ہے اور ایسے مواقع میں وہ کثرت استغفار کرتے ہیں، پھر بھی وَ إِنَّهُ لِيُغَانُ عَلٰی قَلْبِي كَا حِسَاسٍ هُوَتَا هے۔ باقی مقام صالحین صحت اعتقاد کے بعد غلبہ حسنات علی السیئات سے حاصل ہو جاتا ہے، جس میں استغفار و توبہ لازم ہے یا اِيْهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ رہا احقر کو خواب میں حالت مخصوصہ میں دیکھنا، جس کا وجہ کی تقبیل سے تعلق ہے۔ یہاں وجہ کی تعبیر توجہ قلبی ہے۔ فَاَقِمْ

وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا اس پر دال ہے۔ باقی اتصال صدرین میں ڈنڈے کا مانع ہونا ہے، وہ حجابِ خفیف کی علامت ہے، کیونکہ وہ مانع جزئی ہے کلی نہیں یہ کوتاہی یا احقر کی طرف سے ہے یا آپ کی طرف سے دونوں کو تنبیہ ہے، دونوں کو توجہ افادہ و استفادہ کی سعی بلیغ کرنا چاہئے۔ سب متعلقین کے لئے دعا کرتا ہوں۔ بس ٹھہرانا دلیل تعلق و توجہ ہے اور ڈنڈے کا حائل ہونا قطع تعلق و توجہ کی دلیل نہیں، بلکہ غفلت کی دلیل ہے۔ سب اعزہ احباب کو دعا مریضوں کی صحت کی دعا کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

نوٹ : یہ کوتاہی یا احقر کی طرف سے ہے یا تیرے طرف سے۔ کیا حد ہے فناءِ نفس کی۔  
 اَعْلَى اللّٰهُ اَجْرَهُمْ وَ اَفَا زَهُمْ بِاَعْلَى الدَّرَجَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ۔

مکتوب (۹۴)

ضعف و امراض کے باوصف معمولات میں فرق نہیں آیا

۲۹ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ

محترم المقام عزیز القدر رزقکم اللہ العافیة

السلام علیکم ورحمة اللہ ! وتر اول اللیل میں پڑھا کریں۔ صحت و عافیت کی دعا کرتا ہوں۔ وقار دین و علماء کی دعا کرتا ہوں۔ لیکن مراقبہ میں نا اُمیدی معلوم ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ ایسا نہ ہو۔ سعی بہر حال لازمی ہے۔ پشاور ہسپتال موزون ہے۔ اللہ تعالیٰ علاج کامیاب کر دے۔ میرے ذیابیطس کا علاج جاری روزمرہ انجکشن اور دو گولی ڈیپنز استعمال

کر رہا ہوں۔ شاذ و نادر بد پرہیزی بھی ہو جاتی ہے۔ دو ماہ سے پیشاب میں شوگر ختم ہے، لیکن خون میں تھا جو زیادہ خطرناک ہے، لیکن ۹ جون ۱۹۷۲ء کے ٹسٹ کرانے سے معلوم ہوا کہ خون میں بھی شوگر نل ہے اور حالت معمول پر آگئی، لیکن عمر کے لحاظ سے کمزوری لازمی ہے۔ بہر حال اس وقت وہ قوت جو تدریس یا تصنیف کے لئے ضروری ہے، وہ جواب دے چکی ہے، لیکن بحمد اللہ معمولات کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اسمیں فرق نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرماویں۔

(۲) آیت اِنِّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فِیْ سِیْرٍ اَفٰقِیْ كِیْ طَرَفِ اِشْرَاحِ  
ہے اور آخر آیت رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ میں فکر  
آخرت کی طرف ترغیب ہے۔ برخورداران کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ظاہری و  
باطنی آفات سے محفوظ رکھے۔ اور مدرسہ کا غیبی سامان کر دے۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۹۵)

حکومت کارٹیس الجامعہ کے عہدہ پر اصرار

اور درّ المعارف کی اشاعت

۱۶ رجب ۱۳۹۲ھ

الفاضل النبیل قاضی عبدالکریم صاحب زیدت فضا نلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! شوگر پیشاب میں ختم ہے، لیکن خون میں منتقل ہوا ہے۔



علاج جاری ہے۔ کافی فائدہ ہے۔ ڈاکٹری بورڈ نے تقریر و تصنیف پر پابندی لگائی ہے۔ میں نے سابق دو سالوں کی طرح امسال بھی استعفا کی خواہش کی۔ حالانکہ عمر ۷۷ سال ہے۔ محکمہ اوقاف نے غالباً ۷۷ سال یا اس سے زائد عمر کی ملازمین کو ریٹائر اور سبکدوش کیا، جس میں کاظمی صاحب اور ہاشمی صاحب وغیرہ بریلوی حضرات بھی ہیں مؤخر الذکر خود لاہور گئے۔

لیکن میری توسیع کر دی گئی اور وائس چانسلر کا عہدہ یعنی رئیس الجامعہ کا عہدہ بھی سپرد کیا گیا۔ میں نے اس عہدہ کے متعلق عارضی طور پر منظوری تو دیدی، لیکن عرض کیا کہ مستقل رئیس الجامعہ کسی اور صاحب کو مقرر کیا جائے، کیونکہ یہ انتظامی عہدہ ہے، دنیوی فوائد تو ہیں، لیکن حکام سے وقتاً فوقتاً ملاقات ضروری امور کے لئے ہوتی ہے، جو خلاف عادت ہے اور تعطیلات گرما میں بہاؤ پور رہنا بھی دشوار ہے۔ اس عہدے کا حکم گورنر صاحب پنجاب کی طرف سے آچکا ہے۔ یہ رعایت فی الحال دی گئی ہے کہ تعطیلات یہاں گزاروں گا اور رئیس الجامعہ کا عہدہ سے متعلق چک اور بلہائے تنخواہ و دیگر دستخطی کاغذات افسر متعلقہ ترنگزئی میرے پاس لایا کرے گا۔ تین افسر اس بارے میں دستخط کرانے یہاں آئے ہیں اور سلسلہ آمد جاری ہے۔

(۲) حضرت شاہ غلام علی صاحب سید الطائفہ کے در المعارف کے ۲۹ ملفوظات کا ترجمہ بہترین کار خیر ہے اور درکار خیر حاجت پہنچ استخارہ نیست۔ حاشیہ سے مزید خوشی ہوئی کہ اغلاق باقی نہ رہے اور نفع تام اور عام ہو۔ مقبولیت عند اللہ کی دعا کرتا ہوں۔ ۱۴ ستمبر تک تعطیل ہے ..... سب اعزہ و احباب کو دعا و سلام عرض کریں۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی چارسدہ

## شمس العرفان :

نوٹ : درّ المعارف میں سے حضرت شاہ صاحبؒ کے ۲۹ ملفوظات جو آپ نے ماہ مبارک کی تاریخ اول سے تا ۲۹ روزانہ اپنے مجالس مبارکہ میں حاضرین کے سامنے بیان فرمائے ، وہ بترجمہ اردو حامل الممتن احقر نے مرتب کر لئے تھے۔ حضرت نے اس پر خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔ بحمد اللہ ۱۳۹۲ھ میں حضرت شاہ صاحبؒ کے ان ملفوظات کا یہ ترجمہ بعنوان شمس العرفان چھپ چکا ہے اور اسی سال سے گذشتہ سال ۱۴۲۲ھ کے رمضان شریف تک بعد العصر ختم خواجگان رحمۃ اللہ علیہم کے بعد جامع مسجد محلہ برہ خیل متصل نجم المدارس میں بقید تاریخ مسلسل اس کو پڑھا جا رہا ہے۔ یہ حضرتؒ کی دعا کا مبارک اثر ہے۔ والحمد للہ۔

مکتوب (۹۶)

## سقوطِ مشرقی پاکستان کا صدمہ

یکم ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ

جامع العرفان والا یقان قاضی صاحب زیدت معارفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! فی الحال بحمد اللہ خیریت ہے اور آپ اور آپ کے اخوان و فرزند ان و مولوی عزیز الرحمن مدرس نجم المدارس کے لئے تحصیل مقاصد کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق طاعت میں اور اضافہ کردے اور حل مشکلات کے لئے غیبی سامان مہیا فرماوے۔ سقوطِ مشرقی پاکستان سے جو ملی اور اسلامی اور فوجی عظمت مجروح ہوئی وہ زخم ناقابلِ اندمال ہے۔ بھلائے نہیں بھولتا شب کے اکثر حصے میں اس اندوہناک تصور سے نیند نہیں آتی ، پھر دعا کر کے حوالہ خدا کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو

معاف کر کے حالات کی اصلاح فرماوے۔ کئی دن سے الحق اکوڑہ خٹک کے لئے مولوی سمیع الحق صاحب نے سقوطِ مشرقی پاکستان پر مضمون لکھنے کی درخواست کی ہے۔ قلب و قلم میں قوت ہی نہ تھی کہ اس پر کچھ لکھتا، لیکن کل پرسوں تک کچھ لکھ کر بھیج دوں گا۔ مولوی عبداللطیف صاحب، مولوی عبدالحلیم صاحب کو دعا و سلام کہیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اس دورِ فتن میں کم از کم ایمان پر خاتمہ تو نصیب ہو، اگرچہ صلاحِ عمل اور تقویٰ سے محرومی ہے۔ جناب مفتی محمود صاحب یہاں آئے تھے۔

نوٹ : ع ہر چند شوی عالی تو میل با علی کن

ترجمہ : (تو جتنا بھی بلند مرتبہ ہو جائے، پھر بھی اعلیٰ کی طرف میلان کرتے رہئے) قرب الہی کے درجات غیر متناہی ہیں، اسی لئے سید الانبیاء علیہ وعلی آلہ واصحابہ من الصلوٰت افضلہا کا وظیفہ بھی رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (اے اللہ میرے علم کو بڑھا دے) کا رہا۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۹۷)

ترجمہ علی الصغائر کی واضح تعمیل

۱۳ اکتوبر ۱۹۷۳ء / ۱۳۹۳ھ

محترم المقام جناب قاضی صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! مجھے جلد واپسی کی ضرورت ہے، لیکن آپ کے اصرار کے

پیش نظر اگر یہ ممکن ہو کہ میں ڈیرہ اور کلاچی سے فارغ ہو کر ۱۳ اکتوبر بروز اتوار ہوائی جہاز

کے لئے (۱-۲۰) ایک بجکر بیس منٹ ڈیرہ کے ہوائی اڈے پر پہنچ سکوں تو ضروری کام چھوڑ کر اور رخصت لے کر آپ کے اجتماع میں شریک ہو سکوں گا۔ باقی مزید تاخیر میرے لئے ممکن نہیں۔ گھر میں بیماری ہے، مناسب ہے کہ آپ دونوں حضرات باہمی مشورہ سے پروگرام بنالیں۔

شمس الحق افغانی

بہاول پور

نوٹ : ترحم علی الصغائر کی کھلی تعمیل ہے۔ فعلى الله اجرهم حياً و میتاً۔

مکتوب (۹۸)

اہلیہ کی بیماری اور معالجہ و خدمت

۹ نومبر ۱۹۷۳ء

محترم زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا ایک نومبر کا خط مجھے آج ۹ نومبر کو ملا اور دس دن ہوئے کہ میری اہلیہ پرفانج کا حملہ ہوا ہے اور ایک ہفتہ سے ان کو پشاور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ بناء برآں آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اس تنگ فرصت اور شدید بیماری میں مریضہ کی نگرانی چھوڑ کر میں کیسے سفر کر سکتا ہوں۔ آپ سے بھی دعائِ صحت کی درخواست ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ جلسہ کامیاب رہے۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی ضلع پشاور

مکتوب (۹۹)

## غیب سے اعجازی نصرت کا اظہار

۳۰ شوال ۱۳۹۳ھ

محترم المقام جناب قاضی صاحب زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا خط پہنچا۔ اہلیہ احقر پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ جس سے سردماغ زبان اور پوری دائیں جانب تا قدم پر اثر ہوا تھا۔ جس و حرکت زبان اور شنوائی بند تھی۔ دماغ سب معلومات سے خالی ہو گیا تھا۔ عام دعاؤں کے علاوہ آپ جیسے احباب کی دعا بظہر الغیب کا اثر تھا کہ جب ہم نے ہسپتال میں مریضہ کو داخل کیا تو ہسپتال میں دوا بھی وہی دی گئی جو گھر پر ڈاکٹری تشخیص کے تحت ہم مریضہ کو دے رہے تھے، لیکن جس دن داخل کیا صرف دو دن گزرنے پر حالات درست ہو گئے اور ڈاکٹر نے گھر واپس لے جانے کی اجازت دی، لیکن احتیاطاً ہم نے دو چار روز اور بھی ہسپتال میں ان کو رکھا۔ اب بحمد اللہ تندرست ہے، جو اس عمر اور ضعف کی حالت میں غیب سے اعجازی نصرت کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ برخورداران کے لئے دعا علم و عمل کرتا ہوں۔ اللہ نجم المدارس کو ترقی دے۔ آپ کے قصیدہ بردہ ۴۱ بار کا عمل گھر والی کو بتلایا بہت دعائیں دیں۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی چارسدہ ضلع پشاور

مکتوب (۱۰۰)

## خدمتِ دین پیش نظر ہونا چاہئے

۲۸/ ذی قعدہ ۱۳۹۳ھ

محترم قاضی صاحب زیدت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ۲۵/ ذی قعدہ کا خط پہنچا۔ میرے خیال میں اسلام آباد کی تجویز بہتر ہے۔ مرکز ہونے کی وجہ سے قابل آدمی کے لئے آزادانہ خدمت دین کے باوقار مواقع وہاں کافی ہیں۔ ابتدائی معاوضہ اگر کم ہو تو بھی مستقبل قریب میں بہتر سے بہتر صورت پیدا ہونے کی توقع ہے۔ بہر صورت خدمت دین پیش نظر ہونا چاہئے۔ خدا خود میرا سامان است ارباب توکل را۔ میں دعا کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگزئی چارسدہ ضلع پشاور

ف:- غالباً برخوردار حافظ مولوی عبدالجلیم سلمہ کے لئے شغل تدریس خطابت وغیرہ کے لئے مشورہ طلب کیا گیا ہوگا۔

مکتوب (۱۰۱)

## تدریس پر مسرت شرح صدر اور اعانت و فیضانِ علم کی دعا

۱۹/ محرم ۱۳۹۴ھ

العالم العارف قاضی عبدالکریم صاحب زیدت مکارمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! برخوردارم مولوی عبدالجلیم کی تدریس مدرسہ فرید آباد خانیوال

میں۔ اللہ تعالیٰ شرح صدر کر کے اس کو اپنی اعانت و فیضان علم سے نوازے۔ صورت موزون ہے۔ ان شاء اللہ حضرت مخدوم صاحب کی کتاب کی نقل شغل بابرکت ہے۔ یہاں گھر میں افاقہ ہے۔ برخوردارانم سلام عرض کرتے ہیں۔ اپنے اقارب اور متعلقین کو سلام و دعائیں عرض کریں۔

شمس الحق افغانی / ترنگزئی

مکتوب (۱۰۲)

## مرضِ مؤمن کفارہ ذنوب ہے

۲۸ شعبان ۱۳۹۲ھ

محترم عزیز رزقکم اللہ الشفاء والعافیة

السلام علیکم ورحمة اللہ! اخلاص نامہ موصول ہوا۔ جس سے سراء بعد الضراء کی کیفیت حاصل ہوئی۔ یہ راز آپ خوب جانتے ہیں کہ مرض مؤمن کفارہ ذنوب ہے، مرض سے جو تکفیر ہوتی ہے، لاکھوں روپے کے صدقے اور ہزاروں رکعات کے نوافل سے نہیں ہوتی اور بقول حضرت امام شافعیؒ کے کہ صبر و نیت کی بھی اس میں ضرورت نہیں۔ مجھے یہ بیماری چالیس برس سے ہے۔ ابتداء تقریباً ۳۳ء میں جبکہ میں مدرسہ ہاشمیہ سجاول میں قبل از مدرسہ دیوبند اول مدرس تھا۔ اس کا ایسا شدید حملہ ہوا کہ ایک ایک منٹ کی تکلیف کو میں نے نزع کی تکلیف تصور کیا، لیکن الحمد للہ صبر و استقامت سے برداشت کیا۔ علاج بھی بے اثر رہا، لیکن مرض دور نہ ہوا، اس کے بعد ۳۷ یا ۳۸ سال سے بو اسیر کے مسسین موجود ہیں، لیکن نہ کبھی درد ہوا، نہ جریان خون الا نادراً فی العام مرة۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ غیبی تصرف سے یا ان گولیوں کو مؤثر بنا کر آپ کو اس تکلیف سے نجات دلائے۔

آپ اور آپ کی اولاد خصوصاً مولوی عبدالحلیم جو ابھی ملنے کو بھی آئے تھے۔ دعا عموماً کرتا رہتا ہوں۔ خاص کر رمضان میں۔ تعطیلات گرما جولائی اگست گذاری، پھر سخت بیمار ہوا۔ اس لئے مزید ایک ماہ ستمبر کی رخصت لی۔ اب افاقہ ہے۔ لیکن ضعف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ضعف کے باوجود رمضان کے معمولات میں اس کو مانع نہ بنائے اور توفیق معمولات عطا فرماویں۔ (۲) کتے کی آواز تنبیہ ہے جو دلیل مقبولیت ہے۔ کتا آقا کی وفاداری میں معروف ہے۔ اس کی زبان سے عبادت کے لئے جگانا اپنے آقا رب العالمین کی عبادت کی ترغیب ہے۔ (۳) میں ایک ماہ تقریباً بخار کی آگ سینکتا رہا بعد ازاں برودت صحت نصیب ہوئی۔ آپریشن نہ ہونے میں حکمت ہوگی۔ ممکن ہے کہ اس میں اور نقصان مضمر ہو۔

عَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ۔ (بقرہ: ۲۱۶) (اور شاید تم کو بھلی لگے، ایک چیز اور وہ بری ہو تمہارے حق میں)

فقط والذعا

شمس الحق افغانی / بہاول پور

مکتوب (۱۰۳)

## درس قرآن کے انوار و برکات اور نقد ثمرات

۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ

مخلصم قاضی عبدالکریم صاحب اکرمکم اللہ فی الدنیا والآخرۃ  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کا خط ملا۔ الحمد للہ کہ اس احقر ہچمدان کی تشخیص کی رویا صالحہ  
رمضان میں توفیق تلاوت و طاعت و درس قرآن اور سید الکائنات علیہ السلام کی تشریف  
آوری سے درس قرآن کی مقبولیت مستند طور سے ہوگئی۔ اب آپ کو شک نہیں رہے گا،  
کیونکہ مَنْ رَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي۔ (حضور ﷺ)



فرماتے ہیں جس کسی نے مجھے خواب میں دیکھا، تو اس نے مجھے (واقعی) دیکھا، کیونکہ شیطان کو میری صورت بنانے کی قدرت نہیں (کیا غیر مقبولین کے ایسے احوال ہو سکتے ہیں)۔ (۱) قاری نور الحق بہاولپوری نے ایسا ہی ایک خواب احقر کے درس قرآن کے متعلق دیکھا تھا کہ فاروقی مسجد میں جہاں میرا درس قرآن ہوتا تھا، حضور علیہ السلام تشریف لائے کہ میں درس سننے آیا ہوں۔ اس پر جب میں آیا تو حضور ﷺ کو مسند درس سپرد کر دیا اور خود شاگردوں کی صف میں باادب بیٹھ گیا۔ حضور ﷺ کے اصرار پر چند منٹ درس دیا۔ (۲) مولوی سید صفی اللہ صاحب جو میرے خلیفہ مجاز ہیں اور فاضل دیوبند اور اس کے کافی مرید ہیں۔ اس نے خواب دیکھا کہ میں بہاولپور میں آپ کے درس قرآن میں ہوں کہ اولوں کی شکل میں انوار برسنے شروع ہوئے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ مجھے ایک نورانی شخص کہتا ہے، اس کو چن کر اپنی چادر میں جمع کرو۔ یہ انوار درس قرآن کے ہیں۔ میں نے جمع کیا اور سینے سے لگایا۔ یہ دونوں امور باہم مماثل ہیں۔ تسلی کے لئے لکھا۔ اللہم زد فزد۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی ترنگزئی

مکتوب (۱۰۴)

تعلق مع الشیخ اور تکمیل سلسلہ کے منامی اشارات

۱۴ ذی الحجہ ۹۴ھ

عزیزم سلمہ ربہ

بعد از سلام مسنون و دعاء ترقیات آنکہ ڈیرہ سے واپسی کے بعد انفلونزا کا حملہ ہوا

جو ڈاکٹر صدیقی، ڈاکٹر سراج پشاور کی تشخیص کے بعد استعمالِ دوا اللہ نے صحت عطا

فرمائی۔ آپ کے معمولات سے مسرت ہوئی۔ خداوند تعالیٰ مزید استقامت بخشے کہ  
 اِلِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكِرَامَةِ جو اولیاء کرام کا مسلم مقولہ مؤید بالقرآن ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ  
 قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ..... الخ. (حم سجدہ: ۳۰)  
 (تحقیق جنہوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے، پھر انہی پر قائم رہے، ان پر اترتے ہیں،  
 فرشتے۔ الخ)

(۱) رویا اربعہ کی جو تعبیر ذہن میں آتی ہے وہ یہ ہے۔ خواب (۱) کی تعبیر یہ ہے کہ  
 آپ کا احقر کے ساتھ ایک وسیع مکان میں موجود ہونا تکمیل سلسلہ و تعلق مع الاحقر کی علامت  
 ہے اور برائے نام دیوار جو ہاتھ لگانے سے ختم ہو جاتی ہے، صرف حائلِ صوری ہے۔ حقیقی  
 نہیں اور یہ وساوس کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو کالعدم ہے۔

(۲) مکان کے دو در جو نقشبندیہ و چشتیہ صابریہ کی صورت ہے، جس پر جس شخص اور  
 جس سلسلہ کا غلبہ ہو، اس کے پاس اس در سے آنا چاہئے۔ یہی اشارہ کا مطلب ہے۔

(۳) حضرت لاہوری و حضرت درخواسی کی معیت قادر یہ میں اشتراک کی طرف اشارہ  
 ہے اور لکی مروت نہ جانے کا اظہار غیر ضروری ہونے کی طرف اشارہ ہے اور اوقاف کا ذکر  
 کہ ان کے حکمِ حاکم سے مجبوراً جا رہے ہو یا عذر گلہ کے باوجود اختیاراً اگر صورت دوم ہے تو  
 ضروری نہیں۔

(۴) میں اشارہ ہے کہ انوارِ سلسلہ نقشبندیہ کی تجدید اس امر کی دلیل کہ وہ انوارِ حسب  
 ضابطہ ملتوی ہوئے ہیں، منقطع نہیں۔ فقط والدعاء

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۱۰۵)

## متوسلین کے غیر شرعی حرکات کے ارتکاب پر اظہارِ افسوس

۲۱ اپریل ۱۹۷۳ء

محترم القدر قاضی مولانا عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! بجواب خط تحریر ہے۔ حضرت مولانا عزیز گل صاحب کے تاثر اور تشبیہ بالمقبولین سے مسرت ہوئی۔ اور حقانیہ اکوڑہ خٹک کے اثرات بھی دلیل قبول و برکت ہے۔ طلبہ یا مدرسین حضرات کا محمدی سکون و اخلاق کو چھوڑ کر مغربی طرز کو اختیار کرنا قابلِ افسوس ہے۔

جن حضرات کو احقر سے بیعت کا تعلق، ان کا ایسے امور کا ارتکاب کرنا تمام مشائخ

سلسلہ کے لئے اذیت روحانی کا موجب جس میں دین و دنیا کا نقصان ہے۔ فقط دعا و اصلاح احوال کرتا ہوں۔ شمس الحق افغانی

مکتوب (۱۰۶)

## اوامرِ الہی کی بجا آوری اور منہیات

سے اجتناب روحِ تصوف ہے

۱۳ جولائی ۱۹۷۳ء

اخلاص مآب جناب قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! چند دن قبل مولوی عبدالحق صاحب ٹانک کی وفات پر

تعزیت کا خط آپ کو لکھ چکا ہوں۔ خط پہنچ گیا ہوگا۔ آپ کی فکر اصلاح قابل تحسین ہے۔ روح تصوف یہ ہے کہ وصول الی اللہ و قرب الہی کا واحد ذریعہ اتباع شریعت یعنی اوامر الہی کی بجا آوری اور منہیات سے اجتناب ہے اور یہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ بشرطیکہ دوام و استقامت ہو۔ اس سلسلے میں زیر اختیار امور میں عزم و ہمت اور مقابلہ نفس و شیطان کی ضرورت ہے۔ (۲) دوم غیر اختیاری امور میں کلیۃً اور اختیاری امور میں بھی عزم کے علاوہ تضرع کے ساتھ دعا تو فیتق الہی دوام کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔ پھر عقدۃ اتباع شرع کی کشائش لازمی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ سب برادران و برخورداران و احباب کو دعا۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی چارسدہ

مکتوب (۱۰۷)

بعض رویا کے دلچسپ تعبیرات اور منامی ہدایات و مبشرات

۲۸ مئی ۱۹۷۳ء

عزیزم قاضی صاحب زید عرفانہ

بعد از سلام مسنون بجواب اخلاص نامہ تحریر ہے کہ خط کا جواب کیوں نہ پہنچا۔ جبکہ

آپ کے لفافہ پر میرا یہ لفظ حسب عادت لکھا ہوا ہے کہ جواب دیا گیا۔

نمبر اتا نمبر ۴ سے معلوم ہوا کہ مانع قرب الہی امور میں کافی کمی ہے۔ اسم ذات کے ذکر تحت

العرش قیام اللیل تلاوت سوا پارہ ارتکاب مغضوبات الہی میں کمی اسی طرح وساوس کی کمی کی

حالت نہایت امید افزا ہے۔ انفاس العارفین کے واقعات کی تحریر موجب برکت ہے۔ وَ

بِذِکْرِ الصَّالِحِينَ تَنْزِيلُ الرَّحْمَةِ (اللہ والوں کے تذکرہ سے رحمتیں نازل ہوتی ہیں)

مشہور ہے۔ لہذا اجازت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تسکین کے لئے اجازت دیتا ہوں۔  
البتہ جو واقعہ عوام کے لئے شبہ و غلط فہمی پیدا کرنے کا موجب ہو وہ ترک کریں اور جس میں  
طاعت کی ترغیب اور معصیت کی ترہیب ہو، اس پر اکتفا کریں۔

(۲) خواب نمبر ایک میں مٹی کا مخروطی ٹیلہ جو بلند ہے، اس پر نشست ہے۔ وہ..... اِلَيْهِ  
يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (فاطر: ۱۰) (اس کی طرف چڑھتے  
ہیں پاک کلمے اور کام نیک اس کو اٹھالیتا ہے) کی روحانی رفعت کی مثالی صورت ہے تنگی  
اور خشک پنچے کی گندگی جو منفصل ہیں، وہ بعض امور مانع قرب الہی کی مثال ہے۔ اس کے  
لئے بزرگوں کا یہ مراقبہ آدھ گھنٹہ یا کچھ کم تجویز کرتا ہوں۔ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا  
تُخْفِي الصُّدُورُ۔ (مومن: ۱۹) (وہ جانتا ہے چوری کی نگاہ اور جو کچھ چھپا ہوا ہے سینوں  
میں) کا فہم اور اپنے اوپر انطباق اور اس کے خلاف امور اگر موجود ہوں، ان سے نفرت کا  
تصور کریں۔

نمبر ۳ و ۴ نمبر ۳ جن لوگوں کے لئے اللہ کے لئے محبت ہے، اس میں جو آپ کو دوسوسہ ہے، وہ  
نمبر ۴ جو کالی سیاہی سے دائیں پہلو کی طرف جلی حروف سے اللہ لکھا ہوا نظر آ یا دفعہ ہوا۔ یعنی  
تم ان لوگوں میں داخل ہو، لیکن لطیفہ قلب چونکہ بائیں طرف ہے، لہذا کچھ مسافت باقی ہے  
جو ان شاء اللہ جلد طے ہوگی۔

نمبر ۵ کا خیال قابل اصلاح ہے طاعت کا مانع عن قطع الرجاء من المخلوق یا مانع  
دخول نار ہونا یا معاصی و وساوس کا مانع قیام و تلاوت نہ ہونا، ایسا دوسوسہ نماز میں بھی آ سکتا  
ہے۔ حضرت تھانویؒ کا مقصد صرف یہ ہے کہ ایسے خیالات غیر اختیاری ہونے کی وجہ سے  
قابل مواخذہ نہیں۔ اس لئے شیطانی نہیں یہ مطلب نہیں کہ قابل اصلاح بھی نہیں ہیں۔  
علاج وساوس کی تدابیر خود حضرت کے کلام میں موجود ہے۔ ایسے وساوس اگرچہ سطحی ہیں،

لیکن عمقِ قلب میں کوئی محرک اور امر داعی اگر موجود ہو، اس کی اصلاح ضروری ہے۔ وہ احقر کے خیال میں راہِ اعتدال کا فقدان ہے۔ جو خوف و رجاء کے درمیان ہے۔ مانع نار نہ ہونے سے خوف کا غلبہ معلوم ہوتا ہے اور مانع جنت نہ ہونے سے غلبہ رجاء معلوم ہوتا ہے۔ وَالْإِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ۔ وہ یہ ہے کہ ایمان و طاعت کو موجب جنت سمجھے اور وساوس و خیالات اگر غیر اختیاری ہوں، موجب ناریت نہ سمجھیں۔ اور اگر اختیاری ہوں تو توبہ سے ازالہ کر دیں۔ اس طرح معتدل کیفیت پیدا ہوگی۔ البتہ اس میں رجائیت غالب ہے۔ اس کے ساتھ یہ سمجھے کہ طاعت کا موجب ہونا قبولیت پر موقوف جو تحت المشیۃ ہے اور وہ معلوم نہیں، تو کسی قدر خوف ہونا بجا ہے۔ اگر خوف غلبہ ہو تو حدیث اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِيْ سے اس کا ازالہ کریں تاکہ قلب سے پریشانی دور ہو۔ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ پُرْعَمَلٍ پِير اهو۔ فقط والدعا۔

میں آپ کی تحریر کے مطابق دو شنبہ پنجشنبہ بعد از عصر توجہ کروں گا۔ ان شاء اللہ تم بھی ربط قلبی قائم رکھو۔

شمس الحق افغانی / ترنگزئی

مکتوب (۱۰۸)

مقامِ خوف کے غلبہ سے احساسِ عصیان بھی موجب برکت ہے

۹ صفر ۱۳۹۵ھ

اخلاص پناہ فضیلت دستگاہ قاضی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں بجز اللہ خیریت سے ہوں۔ علاج جاری ہے۔ آپ کے

سابق خط کا جواب بروقت بھیجا گیا تھا۔ ڈاکخانہ کا یہ حال ہے کہ آپ کا یہ خط برسلاہ یکم صفر

مجھے آج ۹۹ صفر کو پہنچا۔ البتہ خطوط کی کثرت یا اشغال کے ہجوم کی وجہ سے بعض وقت جواب میں تاخیر بھی ہو جاتی ہے۔ حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہ کے خواب کی احقر نے تعبیر سابق خط میں ارسال کی۔ وہی اس وقت دل میں وارد ہوئی تھی۔ لفظ ملازم کی تعبیر بھی حضرت اقدس کی مجالست و مصاحبت کے تحت لکھ دی گئی۔ گویا اس میں ملازم طبقہ کے لئے ہدایت تھی، اگرچہ لغت ملازم الذنوب و ملازم الطاعت کا مفہوم بطور ترہیب و ترغیب بھی محتمل ہے، لیکن تعبیر الرویا میں عام محاورات الفاظ کو کافی دخل ہوتا ہے۔ آپ کے حالات اچھے ہیں، لیکن مقام خوف کے غلبہ سے احساس عصیان بھی موجب برکت ہے۔

(۲) باقی تین مختلف الخیال حضرات کی پشتوں میں احقر کی تعریف تو اس کا مفہوم یہ معلوم ہوتا ہے (اگرچہ آپ کے تعبیر بھی روحانی انداز میں مستبعد نہیں) کہ احقر اس عصر سیاست میں تین امور کو ملی حیات و بقاء کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ (۱) اِتِّحَادُ عَالَمِ الْاِسْلَامِ (۲) تَحْفِظُ اَرْضِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ بِالْقُوَّةِ الْاجْتِمَاعِيَّةِ (۳) اِنْسِلَاكُ بِلَادِ الْاِسْلَامِيَّةِ فِي سِلْسِلَةِ الْقَانُونِ الْاِسْلَامِيِّ الْاَسَاسُ الْاَوَّلُ قَاطِعٌ لِتَفْرِيقِ الْمُسْلِمِينَ لَوْنًا وَ لِسَانًا وَ نَسَبًا وَ بُقْعَةً وَ الثَّانِي يَزُولُ بِهِ ضَعْفُ الْعَالَمِ الْاِسْلَامِيِّ بِاَعْدَادِ اَلَاتِ الْحَرْبِ وَ الْمَصَانِعِ وَ الثَّالِثُ الْوَحْدَةُ الْفِكْرِيَّةُ۔

(۱) عالم اسلام کا اتحاد و یکجہتی۔ (۲) اجتماعی قوت سے مسلمان ملکوں کی زمین کا تحفظ۔ (۳) تمام اسلامی ممالک اسلامی قانون کے سلسلہ میں آپس میں منسلک رہیں، کیونکہ نمبر ۱ اس سے مسلمانوں کی رنگ و نسل اور علاقائی و لسانی عصبیت کی جڑ ہی کٹ جائے گی، اور نمبر ۲ کے ذریعہ (بوجہ تیار کر لینے اسلحہ کے کارخانے اور دیگر جنگی سامان) عالم اسلام کی کمزوری دور ہو جائے گی اور نمبر ۳ ان میں وحدت فکری (اسلامی تعلیمات کی وحدت) کا ذریعہ ہوگا۔

دورِ حاضر میں ملک سیاسی طور پر عملاً ان اصولِ ثلاثہ سے منحرف ہیں۔ لہذا مقصد تعریفِ ذاتِ احقر نہیں بلکہ ان اصول کی طرف رہنمائی اور یہ غیبی آواز ہے۔ پشتو زبان میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان اصولِ ثلاثہ سے انحراف کو ختم کرنے کا آغاز پشتو بولنے والوں میں شروع ہوگا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

شمس الحق افغانی ترنگزئی

مکتوب (۱۰۹)

سفارشِ مسنونہ

۲۳ مئی ۱۹۷۵ء

عزیز القدر مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! یہاں بجم اللہ خیریت ہے۔ عزیزم مولوی قاضی عبداللطیف کی رہائی کی خبر سے مسرت ہوئی۔ فَا اللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔  
 (۲) حاملِ رقعہ دوست محمد خان سینئر وکیل پشاور جو میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ اس نے اعلانِ حکومت کے مطابق دیگر وکلاء کے ہمراہ ایک عہدہ پر تقرر کے لئے درخواست دی ہے، جس کو وہ آپ سے زبانی بیان کریں گے۔ تقرر کے لئے اسٹنٹ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کی سفارش بھی ضروری ہے۔ یہ دونوں سفارشات بھی تحریری شکل میں ہو چکی ہیں۔ عزیز موصوف سینئر وکیل بھی ہے اور وکلاء پشاور کے یونین کا جنرل سکرٹری بھی ہے۔ اب مذکورہ عہدہ پر تقرر اور امیدواروں میں کسی ایک کی ترجیح کا تعلق محترم عنایت اللہ خان صاحب گنڈاپور کے ہاتھ میں ہے۔ عزیزم دوست محمد خان کے لئے آپ بالذات یا بالواسطہ کوشش کریں کہ



وہ موصوف کو منتخب کریں۔ اس کے انتخاب سے مجھے خوشی ہوگی۔ فقط والد دعا۔

شمس الحق افغانی / ترنگزئی

ف:- نہیں کہہ سکتا کہ یہ ناکارہ اس حکم کی تعمیل سے قاصر رہا یا کوئی حرکت کر سکا۔ راجح تو حرامان نصیبی معلوم ہوتی ہے، کیونکہ نہ شگوفہ ام نہ برگے الخ واللہ اعلم۔

مکتوب (۱۱۰)

## خواب میں زندہ عالم کی موت واقع ہوتے دیکھنے کی تعبیر

۶ جنوری ۱۹۷۵ء

عزیزم قاضی صاحب زیدت استقامتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خبر استقامت سے بید مسرت ہوئی۔ اَعَاذُکُمْ اللّٰهُ مِنْ  
الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ . عزیزہ میمونہ کی شادی سے خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین  
کے لئے بابرکت کر دے۔ مولوی عبدالحق مرحوم کا تعزیت نامہ یا تو میری تعزیت کے جواب  
میں اظہار مسرت کیلئے ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زندہ عالم کی موت کی تعبیر ملک میں کسی  
بدعت کے ظہور کی دلیل ہے۔ اکثر ارباب تعبیر کی رائے یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو  
بدعت کے فتنے سے بچائے۔ آپ نے مرحوم کی تعزیت کے الفاظ نقل نہیں کئے تاکہ تفصیل  
معلوم ہو سکے۔ بعض اہل تعبیر کے نزدیک زندہ عالم کی موت کو عالم برزخ میں کسی مرحوم  
کی میت کا دیکھ لینا اس ملک سے خوف جنگ یا خوف قحط کے ازالے کی دلیل ہے۔ واللہ  
اعلم۔ سب متعلقین کو دعا و سلام پیش کریں۔ میں بجز اللہ سابق کی نسبت تندرست ہوں۔  
صرف کچھ کمزوری باقی ہے۔

فقط والد دعا

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ / ترنگزئی چارسدہ

مکتوب (۱۱۱)

خواب میں رویتِ عنب و دیگر امور

کے دیکھنے کی تعبیر

۱۵ مارچ ۱۹۷۵ء

محترم جناب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خیریت طرفین نصیب۔ تبلیغی پروگرام سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ ماجور فرماویں۔ خواب (۱) تمر بارش و مال و حریمین سے تعلق کی دلیل ہے۔ عنب بقول حضرت امام جعفر صادقؑ "علم و فرائض و مال کی دلیل ہے۔ کذا فی کتاب الاشارات فی علم السیارات لخلیل بن شاہین علی ہامش تعطیر الانام فی تعبیر المنام ص ۱۵۶) دونوں کی تعبیر کا نسبت چشتیہ یا نقشبندیہ سے تعلق ہے اور اسی میں صرف رویت کافی ہے۔ کھانے کی ضرورت نہیں۔

خواب (۲) مولانا محمد شفیع مرحوم کو زینے سے اتارنے میں ثقل اور آخری زینے کے بعد اٹھانے میں خفت کی محسوسیت بالترتیب حرکتِ نزولی میں ثقل اور حرکتِ صعودی میں خفت علی عکس مافی الدنیا دلیل غلبہ روحانیت کی ہے۔ عالمِ قبر و برزخ و آخرت سب احکام روح کے غلبہ کی وجہ سے دنیا کے احکام کے خلاف ہبوط میں ثقل اور صعود میں خفت ہوتی ہے۔ لتبدل الحیز قالہ البدر الزرکشی و الامام عبد العزیز فی التفسیر العزیزی فی سورة القارعة واللہ اعلم۔

مولانا موصوف کا نام بھی طالبِ تعبیر ہے۔ اُمید ہے کہ محمودیہ اور شفاعت نبوی

نصیب ہوگی۔ ۲۳ مارچ ۱۹۷۵ء کو لاہور جلسہ خدام القرآن اور ۲۲ مارچ کو جہلم کے جلسہ مولانا عبداللطیف صاحب۔ ان شاء اللہ جاؤں گا۔ فقط والدعاء

شمس الحق افغانی

ترنگزئی پشاور

ف : مکتوب قدسی کے حرف حرف میں دست مبارک کا ارتعاش ظاہر ہے۔ اس کے باوجود ادنیٰ ترین شاگرد کی دلجوئی شفقت برخورداران اور رحیمیت برنا کارہان اسوۂ سنت سید ولد عدن علیہ وآلہ و أصحابہ صلوات الرحمن مادام الملوآن کی کھلی دلیل ہے واجره علی اللہ تعالیٰ۔

نزولی اور صعودی حرکات میں ثقل و خفت کی ترتیب بلکہ تبدیلی علی عکس مافی الدنیا کا تحریر فرمانا اور مختلف حوالہ جات کے ساتھ تبحر علمی کے ساتھ ساتھ اس عمر میں یہ حافظہ کرامت کے بغیر کیا چیز ہو سکتی ہے۔ فَالْحَقُّ إِنَّهُ قَدْ كَانَ وَ كَانَ فَتَعَمَّدَهُ اللَّهُ بِالْغُفْرَانِ۔  
(از مکتوب الیہ)

مکتوب (۱۱۲)

تہجد میں اضافے پر استقامت کی دعا

۱۲ محرم ۱۳۹۵ھ / ۲۵ جنوری ۱۹۷۵ء از نجم المدارس کلاچی  
سیدی و مولائی دام و دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مغفرتہ ورضوانہ

(۱) توفیق حاضری کے بعد خصوصی شفقت کی برکت سے نوافل تہجد میں دو کا اضافہ

خانقاہ ترنگزئی شریف سے شروع کر دیا۔ چنانچہ اب ۸ رکعات بجم اللہ پوری ہو رہی ہیں۔

جواب (۱) اللہ تعالیٰ اضافہ پر استقامت بخشے۔

(۲) رات کو قبل از خواب سورۃ ملک پڑھنے کی توفیق مل رہی ہے، جبکہ اس سے قبل صرف رمضان شریف میں یہ التزام رہتا تھا۔

جواب (۲) نامہ اعمال میں ایک ایک حرف پر دس حسنت معمولی نعمت و دولت نہیں، مبارک ہو، اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔

زیارت منامی دلیل ربط روحانی ہے :

(۳) شب عاشوراء حضرت تھانویؒ کی زیارت ہوئی۔ بعد میں ایسا محسوس ہوا کہ شاید حضرت تھانویؒ، حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کے سامنے بیٹھے ہیں۔ خیال آتا ہے کہ غالباً حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ اور مفتی محمد حسن صاحبؒ اور شاید حضرت الاستاد مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ سرگودھوی بھی ہوتے ہیں اور بھی بہت سے بزرگ بعد میں ظاہر ہو جاتے ہیں، جن کو میں پہچانتا نہیں۔ ایک آدمی کچھ پڑھنے لگتا ہے۔ میں اس کو سمجھ نہیں رہا تھا کہ تلاوت ہے یا کچھ اور پھر میں مجلس کا صرف ایک جملہ سمجھا کہ اس کو ملازم لوگ خاص طور پر سن لیں، نوٹ کر لیں، اس کے سوا کچھ نہیں سمجھا۔ البتہ مجمع میں شور و شغب رونے کی آواز آنے لگتی ہے، جیسے سب متاثر ہوں۔ ایک شخص دھاڑیں مار کر روتا ہے۔ شاید میرے بھی آنسو آ جاتے ہیں۔ اسی میں آنکھ کھل جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

جواب (۳) زیارت منامی دلیل ربط روحانی ہے۔ جیسے حضرت مولانا خیر محمد

صاحب اور جناب مفتی محمد حسن صاحب نور اللہ مرقدہ کو بیعت و خلافت اور مولانا سرگودھوی کو عقیدۃ ربط روحانی تھا۔ شور و شغب اور رونا مسلک چشتیہ صابریہ کے آثار کا اظہار ہے اور حضرت حاجی صاحبؒ کی زیارت منامی ربط کامل کی دلیل ہے۔ ملازم لوگ عموماً مغربی

تہذیب سے متاثر ہیں، اس میں مغربی فتنہ سے بچاؤ کی طرف اشارہ ہے۔

منامی مبشرات، اخلاص کا ثمرہ ہیں :

(۴) مدرسہ نجم المدارس کے ایک طالب علم نے جو حضرت کا مرید بھی ہے۔ میرے متعلق خواب دیکھا کہ علاقہ ٹانک میں مجھے ایک عالیشان بنگلہ (کوٹھی) صرف چار ہزار روپیہ پر ملی ہے۔ لوگ دیکھنے آتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ قاضی صاحب کو یہ کوٹھی اتنی ارزان کیسے مل گئی۔ احقر نے فوری طور پر اس کی تعبیر یہ کی کہ اس دفعہ سفر ترنگزئی شریف میں جو چار راتیں لگیں، غالباً اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑا اجر عطا فرمایا ہو۔ کاش کہ میرے شامت اعمال سے وہ ضائع نہ ہو جائے۔

جواب (۴) پر حضرت کا ارشاد ہے، تعبیر درست ہے، لیکن یہ آپ کے اخلاص کا ثمرہ ہے۔

(۵) دوسرا پہلو یعنی اپنے حالات کا یہ ہے کہ شامتِ اعمال سے اب تک مراقبات وغیرہ کی توفیق نہیں ملی، نہ ایسا وقت نکالنے کی ہمت ہو رہی ہے۔ گویا دل و دماغ اور زبان اسی طرح محتاج اصلاح و تصرف قاہرہ و توجہ قلبیہ ہے۔ اجر کم علی اللہ تعالیٰ۔

(۶) عزیز قاضی عبداللطیف صاحب سلمہ دورہ بلوچستان سے واپس آ گئے۔ حکومت نے دورہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی۔ البتہ سی آئی ڈی ساتھ ساتھ رہتا تھا۔ بعض مقامات پر رعایا سے ناحق بڑی بے رحمی کا برتاؤ ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ رپورٹ موصوف نے مرتب کی ہے۔ جماعت اسے طبع کرے گی۔ حضرت خصوصی دعا فرمادیں کہ اس کے ردِ عمل سے تکلیف اور پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جواب (۶) پر حضرت کا ارشادِ فاللہ خیر حافظاً و هو ارحم الراحمین۔

## المصنف عبدالرزاق

(۷) کراچی کے مجلس علمی کی توجہ اور دلالت سے نجم المدارس کو محدث کبیر امام عبدالرزاق کی المصنف نو مطبوعہ مکمل گیارہ جلد مفت مل گئی ہے۔ حضرت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس سے استفادہ کی توفیق بخشیں اور اس سے استفادہ کا اہل گردانے۔ آمین۔

جواب (۷) حضرت کا ارشاد۔ الحمد للہ..... شاید تحفہ سعدیہ کے اهداء کو بھی اس میں دخل ہو۔

نوٹ : ازنا کارہ مکتوب الیہ

تحفہ سعدیہ حضرت اقدس و مولانا ابوالسعد احمد خان صاحب مورث اعلیٰ خانقاہ کنڈیاں کے حالات پر مشتمل کتاب کا نام ہے۔ اس ناکارہ نے حضرت کی خدمت میں اس کا ایک نسخہ بطور ہدیہ کے پیش خدمت کر دیا تھا۔ اسی کا ذکر فرمایا ہے۔

مخدومزادہ گان کی خدمت میں تسلیمات و تعظیمات۔ اخوان محترم اور برخورداران کی جانب سے تسلیمات و تکریمات و طلب دعوات مریض اثم و عصیان غفلت ندیم۔

محتاج دعا ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

نمبر (۳) جس میں حضرت تھانوی کی منامی زیارت کا ذکر ہے۔ اس پر حضرت نے دوسرے صفحہ پر نوٹ کے عنوان سے جو تحقیق فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے۔

فتنہ کی تشریح :

نوٹ : فِتْنَةُ الْقَبْرِ قَرِيبٌ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ ..... فتنہ الدجال عالم تکلیف میں ہے (یعنی جب تک انسان مکلف ہے اور زمین کے اوپر زندہ رہ رہا ہے دجال کے فتنے کا تعلق اس عالم سے ہے) اور فتنہ القبر عالم جزاء سے متعلق ہے۔ ”اِذْ بِالْمَوْتِ تَنْقَطِعُ التَّكْلِيفُ“

اس لئے فتنہ القبر جس میں سوال نکیرین بھی داخل ہے۔ اس کو قریب فتنہ دجال فرمایا۔ عین فتنہ دجال نہیں فرمایا۔ مفردات راغب قرآن مجید میں فتنہ خیر و شر دونوں مواضع میں استعمال ہے۔ وَ نَبَلُّوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً اور اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ..... سوال نکیرین امتیاز بین الایمان والکفر والنفاق کے لئے ہے۔ اس لئے حدیث مشکوٰۃ شریف میں وَ اَمَّا الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ کَاذِبٌ ہے۔ قبر دروازہ آخرت ہے، جس طرح گیٹ پر ٹکٹ کی دریافت ہے، قبر میں ایمان کی قیمت (ادا کرنے) کے دریافت ہے۔ جواب.....

مُظْهِرٌ مَا كَانَ فِي عَالَمِ التَّكْلِيفِ ہے نہ کہ احداث ایمان و کفر و نفاق حالی کا اظہار اس سے مقصود ہے، لیکن عالم برزخ جدید (عالم) ہے اس لئے یہ مقام حیرت و وحشت ہے۔ یہی (لفظ) فتنہ سے مراد ہے۔ ورنہ مؤمن کے لئے صحیح جواب قطعی ہے لِقَوْلِهِ تَعَالَى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ اٰی كَلِمَةٍ الْاِيْمَانِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ اٰی الْقَبْرِ هُوَ قَوْلُ جَمْهُورِ الْمُفَسِّرِيْنَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَالْتَشْبِيْهِ بِفِتْنَةِ الدَّجَالِ فِي نَفْسِ الْحَيْرَةِ وَالذَّهْشَةِ..... فَالْحَاصِلُ اِنَّ سَوَالَ النُّكَيْرِيْنَ اِظْهَارُ حَالِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا فِي الْبَرْزَخِ الَّذِي هُوَ بَابُ الْاٰخِرَةِ فَيُجِيبُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حَالِ اِيْمَانِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْمُنَافِقُ مِنْ حَالِهِ لَا اَدْرِيْ فَيُظْهِرُ حَالِيَهُمَا فِي عَالَمِ التَّكْلِيفِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْكَفْرِ مَعَ كَوْنِهِ تَعَالَى عَالِمًا بِالْكُلِّيَّاتِ وَالْجُزْئِيَّاتِ وَ فِي الْمِرْقَاتِ مِنْ شَرْحِ الْمَشْكُوَةِ بَابِ عَذَابِ الْقَبْرِ قَرِيْبٌ مِنْ هَذَا وَ اَوْضَحْتُهُ وَ كَذَا فِي الطَّبِيْبِيِّ شَرْحِ الْمَشْكُوَةِ مَعَ زِيَادَةٍ وَ اِيْضًا ح-

قبر عالم آخرت کا دروازہ ہے :

اصل اثر اور برکات تو حضرت قدس سرہ کی عبارت اور حوالہ جات میں ہیں۔ و

علی اللہ اجرہم۔ حاصل یہ ہے کہ قبر عالم تکلیف کے بعد ہے۔ پھر وحشت اور حیرت کا مقام ہے۔ اس کے سوال و جواب میں کفر و ایمان کا فیصلہ واقعی ہم جیسے نیم خواندہ طالب علموں کے لئے باعث تعجب ہو سکتا تھا۔ حضرت نے بتلایا۔ قبر عالم آخرت کا دروازہ ہے۔ اس پر مفوض فرشتے ٹکٹ پوچھنا چاہتے ہیں۔ یہاں نئے سرے سے مسلمان یا کافر ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جا رہا، عالم تکلیف کی زندگی کا اظہار مقصود ہے۔ اس لئے عالم تکلیف میں جس اطمینان اور یقین قلب سے اسلام کو قبول کیا ہے، اس کا قطعی طور پر صحیح جواب اس کی زبان پر جاری ہوگا۔ اور استشہاد آیت یُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ مع حوالہ جمہور مفسرینؒ اِنِّهَا نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ..... ہم جیسے معصیت زدہ گان کے لئے باعث صد تشفی و اطمینان ہے۔ والحمد للہ۔ حضرت کا مکتوب دیکھا جائے تو لفظ لفظ سے دست مبارک کا ارتعاش اس کی دلیل ہے کہ حضرت کو اپنے خدّ ام اور متوسلین کی اصلاح کی کتنی فکر تھی۔ فَجَزَاهُمْ اللَّهُ تَعَالَى أَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

مکتوب (۱۱۳)

سلف کی تعلیم پر واقع عربی تحریر برائے حکومت لیبیا

یکم شعبان ۱۳۹۵ھ

محترم قاضی صاحب

سلام مسنون کے بعد ہدیہ منظومہ پہنچا۔ شرمندہ ہوا۔ حامل رقعہ نے رقعہ دیا۔ خواب افاضہ کی طرف اشارہ ہے۔ گو میں اس کا اہل نہیں، لیکن حضرت حق جل مجدہ کبھی نااہلوں سے کام لے کر ان کی لاج رکھ لیتا ہے۔ کلاچی میں تصادم بین المسلمین کے رفع



ہونے سے خوشی ہوئی۔ آپ بھی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ  
مَا بَطَّنَ كَمِ اَزْ كَمِ ۲۱ بار پڑھا کریں۔ سب کو دعا و سلام۔

حکومت لیبیا کی وزارت خارجہ نے مجھے خط بھیجا ہے کہ سلف کی تعلیم کے متعلق اپنی  
رائے دلائل کے ساتھ لکھ دیں۔ مضمون تیار ہے۔ عربی خط کے خوشنویس سے لکھوا کر اپنا عربی  
مدلل جواب عنقریب روانہ کروں گا۔ دعا کرو کہ اللہ اثر ڈال دے۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۱۱۴)

## آیت لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ كَامِرَاتِهِ

۱۴ رمضان المبارک ۹۵ھ

عزیز القدر قاضی عبدالکریم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! جانشین خلیفہ موسیٰ زئی شریف صاحب کے فرزند کی وفات  
سے صدمہ ہوا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ مغفرت فرمائے اور جناب خلیفہ صاحب کو صبر و  
اجر سے نوازے۔ یہ دیرینہ خط تاخیر سے ملا، جس کا جواب لکھ رہا ہوں۔ یعنی ۲۴ شعبان کا  
لکھا ہوا خط اس کے علاوہ مجھے علم نہیں کہ کس خط کے جواب سے محرومی ہوئی۔ باقی رمضان  
المبارک میں فقط دعا و توجہ کے لئے صرف اطلاع ہی کافی ہے کہ یہ ماہ مزید اشغال کے لئے  
فارغ نہیں۔ پوسٹ کارڈ کی اطلاع کی ضرورت نہیں۔ اس خط میں پوسٹ کارڈ کا مقصد سمجھ  
لیا۔ دعا کروں گا اگر انس مع اللہ کی کیفیت ہو، جس کی علامت انبساط ہے۔ تو ماہ رمضان  
کے حال کے مطابق اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ اور اگر

ہیبت کی کیفیت غالب ہو، جس کی علامت معاصی و آثام کے تصور کا غلبہ ہو۔ تو رمضان المبارک سے متعلق حدیث اور آیت لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ کا مراقبہ علاج ہے تاکہ یاس و قنوط کی کیفیت پیدا نہ ہو۔ دعاء استقامت و ہمت کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۱۱۵)

قابلِ غبطہ بشارتیں

۲۹ شوال ۱۳۹۵ھ

محترم قاضی عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ

اخلاص نامہ کاشف احوال ہوا۔ خواب رو یا صادقہ میں داخل ہے۔ کتب خانہ اور زیارت نبوی دلیل ہے کہ آپ کا مدرسہ کتب خانہ منبع فیض علمی ہوگا اور سنت نبوی پھیلنے کا ذریعہ ہوگا۔ حضور علیہ السلام کو اٹھانا علم نبوی کے حامل ہونے کی دلیل ہے۔ ثقل نہ ہونا اسی وجہ سے ہوا کہ وہ امر معنوی ہے، جو ثقل سے مبرا ہے۔ یہ سننا کہ کلاچی میں کل ایک شخص مسلمان ہوگا۔ دلیل ہے کہ آپ کا مدرسہ سرچشمہ اشاعت اسلام ہوگا اور اسلام بھی حقیقی جو بعد از اسلام آدمی کو قابل و لائق ہو کر بنا دے۔ بہر حال یہ بشارت قابلِ غبطہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی فیوضات نجم المدارس کو مہیا فرماویں۔ سب کو دعا و سلام۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی ضلع پشاور

ف: واللہ کچھ بھی یاد نہیں کہ خواب کی تفصیل کیا ہوگی یہ ناکارہ ایسے خواب کا اہل تو

نہیں۔ اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ سے محروم نہ فرماویں۔ آمین (عبدالکریم عفی عنہ)

مکتوب (۱۱۶)

## خانگی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اوراد و وظائف

۲۲ ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ

فضیلت ما ب سلمہ اللہ عن الاضطراب

بعد از سلام مسنون و دعا حل مشکلات خانگی آنکہ **يَا مُغْنِي** پر دوام لازمی ہے۔  
 اخیر میں **اللَّهُمَّ اغْنِنِي غِنَاءَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا** تین بار ملائے۔ خانگی پریشانیوں کے لئے  
 سورہ فاتحہ مع التسمیہ سنت فجر و فرض فجر کے درمیان بہ تصور مقصد پڑھے۔ عشاء کے بعد یا  
 عصر کے بعد **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ** سو بار رَبِّ  
**إِنِّي مَغْلُوبٌ فَأَنْتَصِرُ** بہ تصور مقصد پڑھا کرے۔ باقی حالات درست ہیں۔ لطیفہ غیبی کی  
 امداد دلیل قبول و امداد غیبی و توفیق الہی ہے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب نے اپنے فرزند  
 حضرت شاہ ولی اللہ کو وصیت و تاکید فرمائی تھی کہ **يَا مُغْنِي** کے ورد کو نہ چھوڑیں۔ اللہ پر اعتماد  
 کریں۔ حالات بدلنے میں دیر نہیں لگتی۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت کے تحت  
 ہے.....

چوں خدا داری زغم آزاد شو

از خیال بیش و کم آزاد شو

(جب تو خدا (رحیم کریم ذات) رکھتا ہے تو غموں سے بے فکر رہ اور تھوڑے بہت

کے خیال سے بھی بے فکر ہو جا)

میں دعا کرتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَهُ وَلَا تَكُنْ عَلَيْهِ .

شمس الحق افغانی / ترنگزئی

مکتوب (۱۱۷)

## معمولات پر استقامت، دلیل تعلق مع اللہ ہے

۳ مارچ ۱۹۷۶ء / ۲ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

عزیز القدر مولانا عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

(۱) السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! بجواب خط تحریر ہے۔ استقامت علی المعمولات دلیل تعلق مع اللہ ہے۔ شکر کرو۔ خواب نمبر ۱، آپ کے ہاں احقر کا مسلسل قیام اور ٹھنڈے پانی سے خوش ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ احقر کو آپ کے ساتھ اور آپ کو احقر کے ساتھ قلبی و روحانی تعلق بحمد اللہ مستحکم ہے۔ خواب نمبر ۲۔ آپ کا چوٹی پر چڑھنا اور سجدہ ریز ہونا..... فلا افتحہم العقبۃ کے تحت عرفانی عقبہ کو سر کرنا اور اقرب ما یكون العبد و هو ساجد بحمد اللہ قرب الہی کی علامت۔

والدین کا ادب و احترام بہر حال ضروری ہے :

(۲) آپ کے فرزند مولوی عبدالحلیم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے قبل ازیں میرے پاس آئے۔ میں نے اس سے گفتگو کی بحمد اللہ اثر ہوا۔ والدین اگر مشرک ہوں تو بھی شرک میں اطاعت جائز نہیں، لیکن ادب و احترام کا حق باقی ہے۔ فلا تطعہما و قل لہما قولاً کریمًا۔

اب وہ بیحد نادم اور تائب ہے۔ اس نے سفارش رضاء والدین کا مجھے حقانیہ سے

خط بھیجا ہے اور خالی جگہ ندامت و توبہ کی تحریر کے بالمقابل چھوڑی ہے میری سفارش ہے کہ  
 اَلنَّدَامَةُ تَوْبَةٌ وَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ كَتَبْتُ تَحْتَ آفِ اس کی توبہ  
 قبول فرمادیں۔ میں بعینہ اس کی یہ تحریر مع سفارش خود آپ کو بھیجتا ہوں اور اس کو الگ خط  
 لکھتا ہوں کہ جو والدین مومن صالح ہوں اور والد والد ہونے کے علاوہ استاذ بھی ہو، ان  
 کے متعلق پوری زندگی میں تم کوئی قول و عمل و تحریر سے پرہیز کرو، جس سے والدین کی دل  
 آزاری ہو۔  
 فقط والد دعاء

شمس الحق افغانی

نوٹ : برخوردار حافظ عبدالحلیم سلمہ عرصہ سے اب بجمہ اللہ نجم المدارس ہی میں اپنے  
 پاس کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے دعوات صالحہ اور توجہات قلبیہ سے ہم سب کو حسن  
 خاتمہ کی دولت سے نوازیں۔ آمین۔ (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۱۱۸)

استقامتِ قیام لیل کی توفیق، دلیلِ مقبولیت ہے

۲۱ مئی ۱۹۷۶ء

عزیزم قاضی صاحب سلمہ ربہ

بعد از سلام مسنون آنکہ ضعف کے باوجود صحت اچھی ہے۔ استقامتِ قیام  
 اللیل کی توفیق دلیلِ مقبولیت ہے۔ بالغ اولاد کے نکاح سے سبکدوشی بڑی نعمت ہے۔ شکر  
 ہے کہ رسومات کے ادائیگی سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ کیا۔ اگر چند دیندار افراد ایسا عمل شروع  
 کریں تو رفتہ رفتہ یہ بلائیں جائے گی ورنہ ان شیطانی رسموں سے آخرت کی تباہی ہوگی  
 اور دنیا کی بھی اور نکاح سے بہت لڑکے اور لڑکیاں محروم ہو کر اخلاقی تباہی کا اندیشہ ہے۔

سب اعزہ و احباب کو دعا و سلام۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۱۱۹)

احباب و متعلقین کے لئے جوابِ خطوط کا اہتمام

۱۴ رجب ۱۳۸۶ھ

عزیز القدر جناب قاضی صاحب سلمہ ربہ

بعد از سلام مسنون و دعاء اصلاح باطن مرقوم ہے کہ احباب اور متعلقین کے خطوط

کافی جمع ہیں۔ میں چند ایام سے مرضِ خارش میں مبتلا رہا۔ فرصتِ جواب نہ مل سکی۔ اب بحمد

اللہ صحت ہے۔ جوابِ خطوط شروع کروں گا۔ دل سے دعا کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۱۲۰)

امرِ مطلوب کا وظیفہ

۲۵ شعبان ۱۳۹۶ھ

عزیزم قاضی مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ

بعد از سلام مسنون امرِ مطلوب کے لئے سو بار استغفار سو بار اللھم اللھم حَبِّبْ

إِلَى الْإِيمَانِ وَالطَّاعَةِ وَكَرِّهْ إِلَى الْكُفْرِ وَالْفُسُوقِ وَالْعِصْيَانِ۔

اور یہ شعر ۲۱ بار پڑھو .....

بہ حرم چوں سجدہ کردم زحرم ندا برآمد  
 تو بروں درچہ کردی کہ درون خانہ آئی  
 (میں نے جب حرم پاک میں سجدہ کیا تو حرم سے آواز آئی کہ تو نے حرم سے باہر  
 کیا کیا کہ تو اب گھر کے اندر آنا چاہتا ہے) فقط والدعاء

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۱۲۱)

## فیوضِ حریمین سے استفادہ کی ضرورت حج کے بعد معصیات سے اجتناب کی تاکید

۲۹ صفر ۱۳۹۷ھ

محترم الحاج قاضی صاحب

سلام مسنون کے بعد حج مبرور کی تبریک پیش کرتا ہوں۔ تحفہ سنیہ عدۃ الصابریں کا ممنون ہوں۔  
 حج سے غیر متعلق معمولات میں کمی بیشی مضر نہیں۔ وہاں فیوضِ حریمین کے استفادہ کی  
 ضرورت ہے۔ وہ بجمہ اللہ بخوبی حاصل ہے۔ البتہ اس امر کا خیال کہ جو چیز آپ کے خیال  
 میں معصیت ہو تو اس سے اجتناب حج کے بعد انتہائی ضروری ہے۔ دل سے دعا کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

نوٹ : سفر حج مبارک سے یہ کتاب عدۃ الصابریں حضرت کے لئے بطور ہدیہ پیش کی۔  
 حضرت نے ازارہ شفق سے اس کی قیمت بھی عطا فرمائی، وَاَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔

(از مکتوب الیہ)

مکتوب (۱۲۲)

## متوسلین کے لئے کمال و اکمال کی دعائیں

۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ

محترم زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! مکتوب کا شرفِ احوال ہوا۔ آپ کی دینی مساعی میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرماویں۔ دل سے دعا کرتا ہوں کہ خاتمہ ایمان اور استقامت پر ہو۔ آپ کی والدہ ماجدہ اور عزیزان اور حافظ غلام رسول صاحب کو دعا و سلام ابلاغ ہو۔ اللہ تعالیٰ کمال و اکمال کی بخشش سے نوازے۔ آج میں بخار کی حالت میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔ بخار انشاء اللہ تعالیٰ اترنے کو ہے۔ کسی قدر زکام و ریش ہے۔ دعا کریں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۱۲۳)

دوام تلاوت و اشتغال پر مسرت  
اور للہی تعلق پر اظہار و محبت

۷ جمادی الاول ۱۳۹۷ھ

صاحب العرفان و حامی الشرع زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! سابق خطوط کا جواب نہ معلوم کیوں نہیں پہنچا۔ میں بحمد اللہ



دوبارہ ڈاکٹری معائنہ کے بعد جاری علاج اور اللہ جل جلالہ کے فضل اور آپ جیسے مخلص احباب کی دعاؤں کی وجہ سے اب صحت اچھی ہے۔ باقی میرا آپ سے تعلق للہی ہے۔ جو دم آخر تک رہے گا۔ دوام تلاوت و اشغال تحریر کردہ سے معلوم ہوا کہ تعلق احقر میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے برادران کو خدمت اسلام کی توفیق بخشے اور سیاسی آفات سے حفاظت میں رکھے۔ والامر بید اللہ۔ آپ کے تمام متعلقین کے لئے اور خصوصاً اولاد کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں اور خود دعا کا محتاج ہوں۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی ضلع پشاور

مکتوب (۱۲۴)

تاخیر مکانی دلیل تذل نہیں تو اضع ہے

۳۱ اپریل ۱۹۷۷ء

محترم قاضی صاحب

بعد از سلام مسنون آنکہ آپ کا دوسرا خط بھی پہنچا میں دورہ مرض کی وجہ سے اب تک ڈاکٹر کے زیر علاج ہوں۔ ڈاکٹر کی دواء اڑھائی ماہ کے لئے استعمال کرنا ہے۔ تب شکایت بفضلہ تعالیٰ دور ہوگی۔ دعا کریں۔ قیام اللیل اور تلاوت قرآن کی توفیق علامت سعادت۔ خواب کی تعبیر جو آپ نے فرمائی آخر جملہ کے بغیر باقی درست ہے۔ آخری صف میں جگہ ملنا اجتناب منہیات میں سستی یا غفلت کی دلیل ہے اور کبھی تو اضع کی دلیل ہے۔ جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تمام صحابہ سے پیچھے چلنا احادیث میں موجود ہے اور

جیسے خاقانی کا شعر ہے کہ وہ دیگر شعراء کے خلاف شاہی مجلس میں نیچے بیٹھتے تھے تو فرمایا کرتے تھے.....

گرفرو تر نشست خاقانی

نے ترا عجز نے مرا ادب است

قل هو اللہ کہ وصف خالق ما است

زیر تبت یدا ابی لہب است

(خاقانی اگر سب سے نیچے بیٹھا ہے تو نہ تو تیرے پاس جگہ کی کمی ہے اور نہ ہی مجھے

سزا کے طور پر نیچے بٹھلایا ہے۔ دیکھئے سورۃ اخلاص جو خالق تعالیٰ کے وصف پر مشتمل ہے۔

اس سورت کے بعد ہی ہے، جس میں ابو لہب کا ذکر ہے)

لہذا تاخیر مکانی دلیل تذل نہیں تو اضع ہے۔ وَمَنْ تَوَاضَعْ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

شمس الحق افغانی / ترنگزئی

مکتوب (۱۲۵)

اسلامی نظریاتی کونسل میں شرکت

۸ اگست ۱۹۷۸ء

اخلاص مآب قاضی صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! جواب خط کی تاخیر کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ کچھ بیماری

اور کچھ جدید مصروفیات۔ عوام اور حکومت کی طرف سے اصرار تھا کہ میں اسلامی مرکزی

کونسل کی ممبری قبول کروں، لیکن میں بیماری کی وجہ سے معذرت کرتا رہا، پھر کچھ صحت ہو گئی

اور اللہ کا فضل ہوا ڈاکٹروں نے بھی اجازت دی تو ماہ جون میں قبول کیا اور اسی ماہ میں رکنیت کا اعلان اور سرکاری منظوری آئی۔ تقریباً ہر ماہ میں کونسل کا کم از کم ایک اجلاس ہوتا ہے۔ اب تک تقرری کے وقت سے تین اجلاسوں میں شرکت کر چکا ہوں۔ (۱) اجلاس پشاور (۲) اجلاس کراچی (۳) سوم اجلاس اسلام آباد جس سے ۲ اگست فارغ ہو کر گھر آیا۔ (۴) چہارم ۱۲ ستمبر ۱۹۷۸ء کو بھی اسلام آباد میں ہوگا۔

کراچی کے اجلاس میں مؤتمر اسلامی کے علماء شیخ ازہر اور سابق وزیر اعظم دمشق حال مشیر سعودی حکومت بھی شریک تھے۔ تدوین قانون اسلام کی تعزیراتی و جنایاتی شعبہ پر عربی میں ان سے گفتگو ہوئی۔ وہ بہت کتابوں کے مصنف ہیں۔ لیکن احقر کی معین القضاة عربی دیکھ کر اس کی ضرورت اور عمدگی کو سراہا، ملتان سے ملنے کا پتہ بھی لکھ دیا۔ کراچی کے آخری دن میں جناب مفتی محمود صاحب نے پیغام بھیجا اور صحت کی دعا کی درخواست بھی۔ وہ جناح ہسپتال کراچی میں تھے میں اپنے رفقاء کے ساتھ ہسپتال عیادت کے لئے گیا۔ حالت اچھی تھی۔ اسی دن حضرت مولانا محمد یوسف کے مزار پر جو مدرسہ عربیہ میں ہے فاتحہ پڑھی۔ اساتذہ اور مولوی محمد جانشین پہنچے اور شکوہ کیا کہ یہ آپ کا گھر ہے یہاں آئندہ قیام فرمایا کریں۔ میں نے کہا اس (دفعہ) کام بہت اور مصروفیت رہی، لہذا گورنمنٹ ہاسٹل میں قیام کیا۔ انہوں نے آئندہ مدرسہ میں بوقت کانفرنس قیام کا وعدہ مجھ سے لیا۔ حضرت کی کتابیں بھی تحفہ دیدی۔ ٹھہرنے پر زور دیا لیکن ہمت نہ ہوئی۔ بہر حال میں آپ کے والدین برادران و جملہ اقارب کے لئے توفیق تقویٰ اور خاتمہ بالایمان کی دعا کرتا ہوں۔ جلدی میں خط لکھا۔ قاضی عبداللطیف کو خصوصی سلام۔

شمس الحق افغانی

# عنایت الہی دین اور رزق حلال کی طرف متوجہ ہے

یکم اکتوبر ۱۹۷۸ء

محترم قاضی صاحب زید اقبال

سلام مسنون کے بعد آنکھ آخری خط دیکھا۔

(۱) خود اور برخورداران کا وظائف رمضان مبارک سے مستفید ہونا توفیق طاعت الہی کی علامت ہے۔ اللہم زد فزد۔

(۲) حج کی منظوری کی خبر برکات حرمین سے استفادہ کی علامت اور بسط رزق کی نشانی ہے۔

(۳) باطمینان تعمیر مکانات کی توفیق بسط رزق کی نشانی ہے۔ بہر حال مجموعہ امور ثلاثہ میں یہ راز ہے کہ عنایت الہی دین اور رزق حلال کی طرف متوجہ ہے۔ سب حضرات اہل خانہ و عیال کو دعا و سلام۔

شمس الحق افغانی

الحمد للہ ثم الحمد للہ آخری مکتوب حسن اختتام کی علامت تام ہے۔

اللَّهُمَّ كَمَا رَزَقْتَنَا هَذِهِ الْآلَاءِ فَلَا تَنْزِعْهُ مِنَّا وَ آبَائِنَا وَ أُمَّهَاتِنَا وَ أَوْلَادِنَا وَ أَحْفَادِنَا حَتَّى تُوَفَّقَنَا مَعَ الْأَقْرَبَاءِ وَ الْأَجْبَاءِ وَ الْأَسَاتِذَةِ وَ التَّلَامِذَةِ وَ جَمِيعِ مَنْ أَعَانَنَا فِي أُمُورِ الدِّينِ وَ الدُّنْيَا..... آمِينَ آمِينَ حَتَّى أَضُمَّ إِلَيْهَا أَلْفَ آمِينَ.

دوشنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆

القاسم اکیڈمی کی ایک اور عظیم تاریخی پیشکش

معروف سکالر، عظیم داعی، مفسر قرآن، شارح حدیث  
حضرت علامہ مولانا قاضی محمد زاہد اہلبینا<sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> کے علمی و دینی مکتوبات کا مجموعہ

# کشکولِ معرفت

(مکمل)

تالیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

علم و عمل، دین و دنیا، مسنون و طائف، مفید کتابوں کا تعارف، مغربی سیاست  
کی مضرت، دینی سیاست کی ضرورت، تصوف و سلوک اور شریعت و طریقت  
کی جامعیت کا دلچسپ مرقع

صفحات : 458 ..... قیمت : -/180 روپے

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ  
برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان

# توضیح السنن

شرح

جامع السنن للإمام النبیومیؒ

(دو جلد مکمل)

تصنیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

آثار السنن سے متعلق مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی تدریسی، تحقیقی، درسی افادات اور نادر تحقیقات کا عظیم الشان علمی سرمایہ، علم حدیث اور فقہ سے متعلق مباحث کا شاہکار، مسلک احناف کے قطعی دلائل اور دلنشین تشریح، معرکتہ الآراء مباحث پر مدلل اور مفصل مقدمہ اور تحقیقی تعلیقات اس پر مستزاد۔

کاغذ، کتابت، طباعت، جلد بندی اور اب نئے کمپیوٹرائزڈ چار رنگہ ٹائٹل، ہر لحاظ سے معیاری اور شاندار، اساتذہ، طلباء اور مدارس کے لئے خاص رعایت۔

صفحات : 1376 ..... قیمت : 500 روپے

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ  
برائچ پوسٹ آفس، خالق آباد، ضلع نوشہرہ، سرحد، پاکستان

# القاسم اکیڈمی کی ایک تاریخی پیشکش

سوانح شیخ الاسلام

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ

تالیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

☆ سلسلہ نسب، ابتدائی تعلیم، اساتذہ اور دلچسپ واقعات ☆ احترامِ اساتذہ، شیخ الہند سے عشق و محبت اور دورانِ اسارت خدمت و مصابحت ☆ شیخ الہند کا جانشین ☆ سیرت و کردار، اخلاص و للہیت، جود و سخا، بے نیازی و استغناء اور جامعیت ☆ اندازِ تدریس، درسِ حدیث سے عشق و انہماک، طلبہ پر شفقت و محبت، محدثانہ جلالتِ قدر اور بعض درسی افادات ☆ خوفِ خدا، تقویٰ، ایثار و توکل، اعلیٰ اخلاقی اقدار، خدمتِ خلق اور مہمان نوازی ☆ انابت و عبادت، نماز سے محبت اور شوقِ تلاوت ☆ حضورِ اقدس ﷺ سے عشق و محبت، اطاعت، اتباع سنت اور استقامت ☆ سادگی و بے نفسی، صبر و تحمل، عفو و کرم اور تواضع و خاکساری ☆ احسان و تصوف اور سلوک و معرفت میں عظمتِ مقام، مرجعیت، محبوبیت اور فنائیت ☆ وعظ و خطابت، ارشادات و ملفوظات اور ایمان افروز باتیں ☆ رویائے صالحہ اور کرامات ☆ ذوقِ شعر و ادب اور پسندیدہ اشعار ☆ مکتوبات ☆ لطائف و ظرائف ☆ حضرت مدنیؒ کا سفر آخرت ☆ خوانِ یغما ..... اور اس جیسے دیگر دلچسپ واقعات کا حسین مرقع۔

صفحات : 272 ..... قیمت : 120 روپے

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد، ضلع نوشہرہ صوبہ سرحد پاکستان



# رُوءے زیبا کی تاہانیاں

مولانا عبدالقیوم حقانی

محبوبِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفیں، اقسام و احکام، مانگ، تیل، کنگھی،  
سرے، لباسِ مسنون و اعتدال، لباسِ فقر و فاخرہ میں فرق، گذرانِ اوقات،  
مجموعہ فقر و غنا اور روءے زیبا کے موضوع پر شمائل ترمذی کے اڑتالیس (۴۸)  
احادیث کی مفصل توضیح و تشریح.....

صفحات : 160 ..... قیمت : -75/ روپے

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ

سرحد پاکستان ..... فون : (0923)630237 فیکس : 630094



## جمالِ یوسف

تصنیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کا تذکرہ و سوانح، تحصیل و تکمیل علم، فقر و درویشی، عبدیت و انابت، عشقِ رسول ﷺ و اتباعِ سنت، درس و تدریسِ حدیث، محدثانہ جلالتِ قدر، عظیم فقہی مقام، فضل و کمال، دینی و علمی کارنامے، سیرت و اخلاق، مجاہدانہ کردار، دعوت و تبلیغ، تصنیف و تالیف، قادیانیت کا فاتحانہ تعاقب، اعلاء کلمۃ الحق کے لئے مساعی و جہاد ..... الغرض دلچسپ، جامع اور بعض رُلا دینے اور عملِ صالحہ کی انگیخت کرنے والے حیرت انگیز واقعات .....

صفحات : 304 ..... قیمت : 120 روپے

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابو ہریرہ، برانچ پوسٹ آفس، خالق آباد، ضلع نوشہرہ

سوانح قائد ملت  
حضرت مولانا  
مفتی محمود رح

تصنیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

تذکرہ و سوانح، سیرت و اخلاق، تحصیل علم و تکمیل، درس و افادہ، ذوقِ علم اور شوقِ مطالعہ، علمی انہماک، زہد و تقویٰ، عشقِ رسول ﷺ و اہتمامِ سنت، تواضع و عبدیت، عزیمت و توکل، بے نفسی و فنائیت، سیاسی بصیرت و عظمت، علمی و دینی اور سیاسی کارنامے، حکمت و بصیرت، لطائف و بذلہ سنجیاں، مرزائیت کا تعاقب و ردِ فرقِ باطلہ، اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جہاد اور مساعی مسلسل، قید و بندگی صعوبتیں ..... الغرض ایک تاریخ، ایک تحریک اور انقلاب کی داستان۔ مضبوط جلد بندی اور شاندار طباعت، کمپیوٹرائزڈ ٹائٹل۔

صفحات : 320 ..... قیمت : 120 روپے

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابو ہریرہ، برانچ پوسٹ آفس، خالق آباد، ضلع نوشہرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# جمال محمد ﷺ

## کادرِ بامنظر

مولانا عبدالقیوم حقانی

محبوبِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ جہاں آراء، چہرہ انور کی صباحت و ملاحت، جسمِ اطہر کی خوبصورتی، زلفوں، ناک، دہن، رخسار، کاندھوں، انگلیوں کے پوٹوں، دانتوں، جوڑوں، الغرض تمام اعضاء و اندام کا تناسب و نورانیت، قد و قامت کا اعتدال، نگاہوں کا حسن و جمال، معتدل رفتار، خاندانی تفوق و امتیاز، محبوبیت اور ہیبت و جلال، مہر نبوت کا تعارف اور دلچسپ تفصیلات، شمائل ترمذی کی (۲۲) احادیث کی مفصل تشریح و توضیح کی روشنی میں جمال محمد ﷺ کا حسین و ایمان افروز اور دلربا منظر.....

صفحات : 206 ..... قیمت : -/120 روپے

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ

سرحد پاکستان ..... فون : (0923)630237 فیکس : 630094



